مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

جس میں حالات و مقامات حضرت سلطان اُمت مصطفویہ
برہان حجت نبویہ - واقف اسرار متشابہات قرآنی - ماہر رموز
مقطعات فرقانی - محبوب صمدانی حضرت شیخ احمد فاروقی
سرہندی درج ہیں

مؤلفہ مولانا محمد حسن صاحب مجددی مظہری الٰہی ساکن کیرتپور
ضلع بجنور مرید حضرت قطب الاقطاب غوث الاوتاد - آفتاب شریعت
ماہتاب حقیقت واقف علوم نقلی و عقلی حضرت مولٰنا غلام نبی صاحب
احمدی الٰہی مدظلہم العالی

بعد ترمیم و نظر ثانی

مطبع جیون پرکاش دہلی میں چھپکر مقبول
خاص و عام ہوئی

۱۳۲۳

قیمت فی جلد ۱ر ——— محصول ڈاک ۰

 تعداد جلد ۱۳۰۰ بار دوم

علاوہ کتب مندرجہ ذیل کے جملہ اقسام کی کتب کتبخانہ منشی بہوانی پرشاد و گردہر لال واقعہ دہلی دریبہ کلان سے قیمت نقد پر مل سکتی ہیں

سیرۃ محمدیہ - یعنے سوانح عمری آنحضرت صلعم

الفاروق - یعنے سوانح عمری حضرت عمر

مشارق الانوار - جس کی ترتیب بسلسلہ [illegible] دی گئی ہے اور نہایت صحت کے ساتھ طبع کی گئی ہے اور قابل دید شائقین ہے -

سوانح شیطان مصنفہ منشی بہوانی پرشاد دہار گوہلی شیطان کا حسب نسب ملائکہ میں داخل ہونا - حضرت جبریل سے افضل بنا ترقی کرنا - پہر مغضوب ہونا - بہشت سے نکلنا - جنت میں پہونچنا - حضرت آدم علیہ السلام کو نکلوانا - مخلوق خدا کو بہکانا وغیرہ وغیرہ -

عمرو عیار معروف بہ فسانہ حیرت جلد اول

یہ فسانہ دلچسپ اور لطیف واقعات کا انبار ہے جسکے دیکہنے سے یہ ثابت ہوگا کہ ناول یا فسانہ کا یہ ڈہنگ ہوتا ہے بلکہ فسانہ نویسون کے واسطے یہ ایک نمونہ ہے

الف لیلہ شہرزاد معروف بہ شبستان حیرت

یہ اس الف لیلہ عربی کا بامحاورہ ترجمہ ہے جو خاص خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں تیار کی گئی تھی ستر قصہ بمقابلہ دیگر الف لیلاؤن کے جو مختلف مطابعون میں آج تک طبع ہو چکے ہیں زیادہ ہیں - وہ بطور ضمیمہ لگا دئے گئے ہیں - کہ ناظرین کو علیحدہ علیحدہ معلوم ہون -

الف لیلہ دنیا زاد معروف بہ مشاطہ بغداد

اسکے چار جلدیں ہیں اور عربی زبان سے اردو میں ناول کے طرز پر ترجمہ ہے یہ وہ الف لیلہ ہے جو کسی کو دریافت ہی نہیں ہوئی - قصہ سب نئے اور پر مذاق ہیں -

سیر نابالغ در دو جلد - اس کے مضامین اور کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے ہم وعدہ کرتے کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے اگر آپکا شوق اس کے مطالعہ سے آپکے پیٹ میں [illegible] کے باعث بل نہ کہائے تو بلا عذر واپس لینگے لیکن واپسی تاریخ پہنچنے سے تین دن کے اندر ہونی چاہئے خرچہ آمد و رفت سب صاحب فرمائش کے ذمہ ہوگا -

قصہ ٹہگ - یہ سچا قصہ امیر علی ٹہگ اور اسکے [illegible] کا ہے - جس سے فریب - مکاری دہوکہ - وغیرہ [illegible] عیان ہوتا ہے اول حصہ دوم حصہ سوم حصہ چہارم حصہ زیر طبع ہے -

قصہ تاج کامیاب یہ ایک عجیب دلچسپ [illegible]

پہول بنی سیر - میلہ کی کیفیت کا پورا فوٹو ہے -

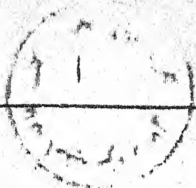
مجموعہ قانون پولیس - مصنفہ مسٹر [illegible] صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس طرز ترقی - اہلکاران پولیس کے واسطے پوری ہدایت ہے کامیابی امتحان کے واسطے کنجی ہے درحقیقت صاحب موصوف نے ایک [illegible] میں بند کیا ہے کوئی معاملہ متعلق قانون پولیس ایسا نہیں ہے جو اس مجموعہ میں موجود نہو -

مشکل کشا - جس کی دردناک نظم کی [illegible] تعریف کرتا ہے اس میں قوم کی ردی حالت کا ایسا [illegible] قوم تنگ عالم ہو رہی ہے ممکن ہے کہ مشکل [illegible] مشکل آسان نہو بہی تو اچہا اسمین بہت [illegible] قیمت معہ محصول چار آنہ -

انصاف - مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلی کا اردو زبان میں ترجمہ عربی زبان سے کیا گیا ہے [illegible] ہے بہت ہی روشن دلیلون سے مقلدون [illegible] فیہ باتون کا فیصلہ ہے کہ جس کے سبب سے [illegible] قیمت معہ محصول چہ آنہ -

شرح ایکٹ ۱۸۸۹ء قانون [illegible] بابو جناب [illegible] وکیل رئیس دہلی معہ فیصلہ [illegible] مدراس الہ آباد چیف کورٹ پنجاب قیمت [illegible]

خلاصہ اصول فقہ دہرم شاستر [illegible] نظایر کے جو وقت تعلیم لا کلاس آگرہ [illegible] بابو شیاما چرن صاحب وکیل [illegible] صاحب [illegible]





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اللھم یسر لی وتمم

اما بعد۔ کمترین محمد حسن ساکن کوٹلہ متصل کیرتپور ضلع بجنور عرض کرتا ہے کہ ابتدا مین بہیچکارہ آوارہ دنیائے دنی کی تلاش مین سرگردان وپریشان پہرا کرتا تہا اگر دن کو کسی قسم کا خیال آتا تہا تو رس مغضوبہ کا اور اگر رات کو خواب آتا تہا تو اس ملعونہ کا غرضکہ چو مبیر و مبتلا میر وچو خیز و مبتلا خیز کا مصداق تہا کہ یکایک کشش آب و دانہ ملک پنجاب جانیکا اتفاق ہوا اور صرف بنائید غیبی کہ جس کا شکریہ ادا نہین ہوسکتا طریقہ مجددیہ مین جناب معلی القاب قبلۃ الاولیا وکعبۃ الاصفیا قیوم زمان غوث دوران محبوب رب العالمین خلیفہ سید المرسلین فیض رسان ہر شیخ وصبی حضرت مولنا حافظ غلام نبی صاحب احمدی للہی سے داخل طریق ہوا شعر زبان پر بار خدایا یہ کس کا نام آیا ﴿ کہ میری نطق نے بوسہ میری زبان کے لئے ﴾ واجب آمد چونکہ بردم نام او ﴿ شرح کردن رمزی از انعام او ﴾ حضرت کے من وعن حالات انشاءاللہ تعالٰے اگر توفیق رفیق ہوئی تو علیحدہ لکہونگا مگر اسجگہ مجمل حاوی مفصل تبرکاً حوالہ کاغذ کرتا ہون وھو ھذا

حضرت کا دولتخانہ مقام اللہ شریف ضلع جہلم واقع ملک پنجاب مین ہے سن شریف اسوقت ماشاء اللہ ساٹہہ سے متجاوز ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سب مسلمانون پر سلامت وباکرامت رکہے آمین یا رب العالمین علم ظاہری مین حضرت نے خیالی تک اپنے والد بزرگوار سے پڑہا بعد ازان پشاور

تشریف لیجا کر تین برس مین تکمیل معقول و منقول کما حقہ فرمائی تحصیل علم سے فارغ ہوکر وطن مراجعت فرمائی اور زینت بخش مسند درس و تدریس ہوئے کہ یکایک جذب الٰہی شامل حال ہوا اور بے اختیار کسی بزرگ سے بیعت ہونیکا شوق پیدا ہوا اور اُسی شوق مین سفر اختیار فرمایا دو ہی دن گذری تھے کہ شاہ پور مین بشرف صحبت حضرت جامع النورین مجمع البحرین مخزن علوم رحمانی مظہر فیوض یزدانی امام المتقین حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری خلیفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی کے علیہ الرحمتہ مشرف ہوئے جناب مولٰینا نے حضرت کو ایک ماہ اپنے پاس رکھکر تا ولایت کبریٰ توجہ فرمائی اور خلوت مین طلب کر کے فرمایا کہ آج حضرت شاہ صاحب دہلوی ملے تھے اونسے عرض کی تھی کہ فلان شخص کو یعنے حضرت صاحب کو تا ولایت کبریٰ توجہ کی ہے جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ کلاہ اجازت دینی چاہیئے چنانچہ یہ کہکر حضرت کو کلاہ اجازت عطا فرمائی اور طریق توجہ دہی تعلیم کر کے رخصت فرمایا حضرت نے دولتخانہ پر تشریف لاکر جو بعض بعض کو توجہ فرمائی تو نہایت اثر ظاہر ہوا اُوسکی کچھہ مدت کے بعد پہر حضرت مولٰنا کی خدمت مین تشریف لیگئے اس مرتبہ جناب مولٰینا نے تا بکمالات نبوت توجہ فرمائی حضرت فرمایا کرتے ہین کہ مجھکو اس مقام مین قرآن شریف کا ایسا شوق اور لذت پیدا ہوگئی کہ چھہ مہینہ مین حفظ کر کے رمضان مبارک مین محراب سنا دی اُسکے بعد پہر حضرت اپنے پیر بزرگوار کی خدمت مین اون کے مکان پر مقام قصور تشریف لیگئے اور وہان چھہ مہینہ تک رہنے کا اتفاق ہوا اس دفعہ جناب مولٰنا نے حضرت کو باقی جملہ مقامات مجددیہ کمالات ثلثہ و حقائق امکانی و وجوبی طے کرا کے دستار خلافت مطلقہ عطا فرمائی اور بشارت حصول نسبت خاصہ محمدیہ و ولایت محمدی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام و بعض دیگر بشارات کہ جنکی تصریح مصلحت نہین معلوم ہوتی پیشگاہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دلوا کر رخصت کیا دولتخانہ پر تشریف لاکر حضرت مصروف خلق اللہ ہوئے اور صدہا کو ضلالت سے راہ مستقیم پر لائے چند مدت مین پہر شوق دیدار پیر بزرگوار ہوا اور حضرت قصور شریف مین حاضر حضور ہوئے حضرت مولٰنا بکمال عنایت پیش آئے اور اکثر طالبین کو توجہ کیواسطے حضرت کے سپرد کیا کرتے کہ یکایک جناب مولٰینا نے اس جہان فانی سے بتاریخ ۲۲ ذیقعدہ ۱۲۷۰ہجری بوقت دوپہر انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون جناب مولٰینا کے انتقال کے بعد عید الضحیٰ کو جب حضرت عیدگاہ مین

نماز کو تشریف لیگئے تو دیکھنے والے کہتے تھے کہ حضرت کی بعینہ جناب مولنا کی شکل ہوگئی ہے ازان بعد حضرت دولتخانہ پر تشریف لائے اور رونق بخش مسند ارشاد ہوئے ہزار ہا کو نسبت مجددیہ سے سیراب و مالا مال کردیا بعد دخل طریق ہونیکے راقم سیہ کار کا بہ برکت صحبت جناب حضرت صاحب قبلہ نوکری وغیرہ کی طرف سے دل سرد ہوگیا اور چند مدت ملازمت کیمیا خاصیت مین حاضر رہنے کا اتفاق ہوا کتب خانہ عالیہ مین چند کتب مثل زبدۃ المقامات و حضرات القدس و روضۃ القیومیہ و رسالہ معشوقیہ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات مین مطالعہ سے گذرین اون کو دیکھکر بے اختیار دل مین آرزو ہوئی کہ کوئی کتاب اردو مین حضرت کے حالات کی تحریر کرون لہذا یہ چند اوراق بعبارت نامربوط سیاہ کیئے ؎

شعر

چشم دارم کہ وہے اشک مرا حسن قبول ؎ ایکہ در ساختہ قطرۂ بارانے را

مقام اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ذکر پیدایش و تحصیل علم ظاہری و اپنے والد بزرگوار سے نسبتہائے چشتیہ و قادریہ حاصل کرنیکے بیان مین

ولادت باسعادت اوس تاج الاولیا سلطان الاصفیا غوث المحققین قطب المدققین واقف اسرار متشابہات قرانی ماہر رموز مقطعات فرقانی محبوب الصمدانی قیوم ربانی مجدد الف ثانی بتاریخ ۱۴ شوال روز جمعہ بوقت نصف شب سن نوسو اکہتر ۹۷۱ ہجری مین بمقام سرہند ہوئی آپکے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الاحد چشتی قدوسی نے بموجب الہام و بشارت حضرت رسالت ابو البرکات کنیت ولقب شریف بدر الدین اور اسم مبارک شیخ احمد رکھا آپکا نسب حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے روضۃ القیومیہ مین لکھاہے کہ آپکی ولادت کے قبل آپکے والد نے مراقبہ مین دیکھا تہا کہ تمام جہان بہ ظلمت ہوگیا ہے اور خوک اور بندر اور ریچھ جہان مین لوگون کو ہلاک کرتے ہین کہ اسی اثنا مین آپکے والد کے سینہ سے ایک نور نکلا ہی کہ اوس سے تمام عالم نورانی ہوگیا ہی اور ایک بجلی اوس نور مین سے نکلی ہے کہ اوسنے تمام خوک و خرس جلا دیئے اور اوسی نور مین سے

ایک تخت ظاہر ہوا ہی کہ اوسپر ایک شخص نورانی تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور ہزاروں آدمی نورانی بلکہ فرشتہائے آسمانی اوسکے سامنے بادب تمام کہڑے ہین اور ساری جہان کے ظالم و زندیق و ملحدونکو پکڑ کر اوسکی سامنی لاکر مثل بکریون کے ذبح کرتی ہین اور کوئی شخص باواز بلند کہتا ہی قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا حضرت کے والد نے صبح اوٹھکر اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی سی کہ فرد زمانہ تہے دریافت کی حضرت شاہ نی بعد توجہ باطنی فرمایا کہ تمہاری فرزند پیدا ہوگا جس سے تمام ظلمت و بدعت دور ہو اور سنت محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام قایم ہو۔ فوقع کما قال۔ حضرت مثل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مختون پیدا ہوئے اور لڑکپن مین ہرگز برہنہ نہوتے تہے اور اگر اتفاقاً ہوجاتا تو جلدی سے اپنی بہین ڈہک لیتے تہی اور بچونکی طرح آپ آلودہ نجاسات نرہتی تہے اور ہر دم فرحان و فرخندان رہتی تہے اگر دودھ کے پلانے مین تساہل ہوجاتا تہا تو دودھ کیواسطی آپ کبہی نروتے تہی غرضکہ جملہ آثار و علامات ہونہار ہونیکی ظاہر تہین نقل ہے کہ ایام رضاعت مین ایک دفعہ آپ ایسے بیمار ہوگئے کہ کسیکو توقع حیات نرہی اتفاقاً حضرت شاہ کمال کیتھلی کا وہان گذر ہوا حضرت کے والد آپکو دم کرانیکے واسطی حضرت شاہ صاحب کے پاس لیگئے حضرت شاہ ولایت پناہ نی آپ کو گود مین لیکر اپنی زبان آپکے دہن مبارک مین دی اور حضرت اوسکو دیر تک چوستے رہے آخرکار حضرت شاہ نی سبکی تسلی کی کہ گہبراو نہین آرام ہوجائیگا اور اللہ تعالی کو اوس سے بہت کام ہین اور حضرت شاہ صاحب نے حضرت کو اپنی فرزندی مین قبول کیا چنانچہ اوسی وقت صحت کلی حاصل ہوئی ہرچند کہ یہ معاملہ ایام رضاعت کا تہا لیکن حضرت کو بخوبی یاد تہا جب آپ سن تعلیم کو پہونچے تو آپکے والد بزرگوار نے مکتب مین داخل کیا چنانچہ وہان اپنے چند مدت مین قرآن شریف حفظ کرلیا اوسکے بعد آپنے کچھ اپنے والد بزرگوار سے کہ عالم متبحر تہے پڑہا اور پہر سیالکوٹ تشریف لیجاکر مولانا کمال کشمیری سی کہ جامع علوم ظاہری و باطنی تہے بعض کتب معقولہ بکمال تحقیق و تدقیق پڑہین اور بعض کتب احادیث کی شیخ یعقوب کشمیری کہ خلفاء کبرویہ سے تہے اور حرمین شریفین مین بڑے بڑے محدثین سے تصحیح حدیث کی تہی سند لی بلکہ اخذ طریقہ کبرویہ بہی اونہین سے کیا علاوہ ازین بعد جلوس مسند ارشاد سند تفسیر قاضی بیضاوی و صحیح امام بخاری و مشکوۃ و تبریزی و شمایل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیدہ بردہ شیخ سعید بوجری وغیرہا و حدیث مسلسلہ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

اپنے مرید و مخلص خاص قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے لی ہے بعد تحصیل علوم ظاہری کہ اوسوقت حضرت کی عمر سترہ برس کی ہوگی مسند آرائے درس و تدریس ہوئے اور نہایت سعی و کوشش سے پڑہایا کرتے اگر کوئی جگہ مغلق و دقیق نظر سے گذرتی تو اوس پر حاشیہ تحریر فرماتے اسی اثناء میں آپ اکبرآباد عرف آگرہ کہ اوس زمانہ میں دار الخلافہ تہا اور باینوجہ وہان بڑے بڑے عالم رہتے تہے تشریف لیگئے وہان آپکے علم کا نہایت چرچا ہوا چنانچہ اکثر لوگ مشتاق ہوکر حضرت کی ملاقات کو آئے فیضی و ابوالفضل بہی شہرت سنکر نہایت شوقمند ہوے اور چاہا کہ حضرت اونکے مکان پر تشریف لیجائیں لیکن یہ امر اپنے منظور نہ رکہا آخرکار وہ خود حاضر ہوئے اور نہایت اخلاص و خصوصیت سے پیش آئے اور بتقریب دعوت حضرت کو اپنے مکان پر لیگئے اور کمال مہمان نوازی سے تین روز تک اپنے مکان پر رکہا اوسکے بعد اکثر آپس میں ملاقات ہوتی تہی اور حضرت بہی گاہ گاہ اونکے مکان پر قدم رنجہ فرماتے۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ ابوالفضل کے مکان پر تشریف لیگئے اوسوقت وہ تفسیر بے نقط لکہتا تہا مگر ایک مقام میں آکر ایسا پہنسگیا تہا کہ نکلنا دشوار ہوگیا تہا کہ ناگاہ حضرت تشریف لیگئے آپکو دیکہکر نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اسوقت آپ خوب آئے ایک ایسی جگہہ تفسیر میں آئے کہ اوسکو بے نقط عبارت میں بیان کرنا متعسر ہے ہر چند غور و فکر کیا لیکن خیال میں نہیں آتا باوجودیکہ حضرت کو بے نقط عبارت کے لکہنے کی مشق نہ تہی لیکن اوسوقت فی البدیہہ ایسا قلم برداشتہ اوس مقام کو لکہا کہ فیضی و ابوالفضل حیران رہگئے نقل ہے کہ ایک روز ابوالفضل فلاسفہ اور فلسفہ کی ایسی تعریف کرنی شروع کی جس سے علماء اسلام کی توہین پائی جاتی تہی حضرت نے جوش اسلام میں آکر فرمایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جن علوم کا فلاسفہ اپنے تئیں واضع بتلاتے ہیں وہ دراصل علوم انبیا سے مسروقہ ہیں اور جو علوم انہون نے مثل ریاضی وغیرہ ایجاد کئے ہیں وہ دین میں مفید نہیں اسبات سے ابوالفضل سخت متغیر ہوا اور کہنے لگا کہ غزالی نے نامعقول کہا ہے حضرت اسبات سے بہت خفا ہوئے اور اوٹھہ کھڑے ہوئے اور بغضب فرمایا کہ اگر اہل علم کا شوق ہے تو یہ باتیں منہ سے مت نکالا کرو اور اوسیوقت وہاں سے مراجعت فرمائی پہر چند روز تشریف نہ لیگئے جب دو تین دن کے بعد اوسنے کمال معذرت کی تب پہر جانا شروع کیا۔ نقل ہے کہ عید فطر کے دن حضرت ابوالفضل کے مکان پر تشریف لیگئے اوس سال عید کا چاند

اونتیس کا ہوا تھا لیکن بباعث کدورت آسمان سواے سلطان کے اور کسی نے نہیں دیکھا تھا مگر سلطان کی رویت پر سب نے عید کرلی تھی الا حضرت نے عید نہیں کی تھی ابو الفضل نے اِنکو دیکھکر کہا کہ چہرہ مبارک پر آثار صوم پائے جاتے ہین کیا روزہ ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہان میرا تو روزہ ہے ابو الفضل نے کہا کہ تمام جہان مین عید اور اِنکا روزہ اس کا کیا سبب حضرت نے فرمایا کہ عاطفت اسقدر نہ تھی کہ سوا بادشاہ کے اور کسیکو چاند دکھائی ندے اس معاملہ مین دو تین آدمیونکی گواہی کا بہی اعتبار نہین جبتک جم غفیر اکی شہادت ندین اور یہ گواہی سلطان تو بالکل ناقابل اعتبار ہے کہ دین سے منحرف ہیں ابو الفضل نے کہا کہ یہ شقین جانے دو اور روزہ افطار کرو یہ کہکر پانی منگوایا اور چونکہ دعوی خلاص تہا خود کٹورہ لیکر حضرت کے دہن مبارک سے لگا دیا حضرت نے کٹورہ پر ایسا ہاتہ مارا کہ تمام پانی اوسکے کپڑون پر گر پڑا یہ بات غالباً اوسکو ناگوار گذری مگر کچھ اظہار نکیا کہ اتنے مین ایک جمع کثیر نے اکر رویت ہلال کی شہادت دی یہ سنکر آپ اوٹھ کہڑے ہوئے اور خود پانی لیکر روزہ افطار کیا اور یہی آپ گاہ گاہ تشریف اونکے مکان پر بیجا یا کرتے مگر آخر کار حضرت اونکی بے دینی سے آزردہ ہوگئے اور جانا چھوڑ دیا بلکہ ترک سلام علیک کردی کچھ مدت کے بعد حضرت کی والد ماجد اکبر اباد تشریف لیگئے اور اپنی ہمراہ لے آئی راستہ مین جب تھانیسر پر پہونچی وہان کے رئیس اعظم شیخ سلطان نے کہ مقربان شاہی سے تہا خواب مین دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اپنی لڑکی کی شادی شیخ احمد سے کردی اور خواب مین حضرت کی شکل بہی دکہائی صبح اوٹھکر اوسنے اوس شکل وشمایل کا آدمی جو کہ رات کو خواب مین جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دکہایا تہا تلاش کرنا شروع کیا حسن اتفاق سے حضرت بہی اوس جگہ موجود تہے پہچان کر رات کا خواب حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین میرا اختیار نہین ہے حضرت والد سے پوچہو چنانچہ شیخ نے حضرت مخدوم سے عرض کی انہون نے بکمال فرحت قبول فرمایا اور انہین دنون مین اِنکا خطبہ نکاح شیخ سلطان تہانیسری کی لڑکی سے پڑہا گیا بعد نکاح حضرت کو نہایت ثروت ہوئی اور یہ سنت نبوی کی مطابق ہوا کہ بعد تزویج حضرت خدیجۃ الکبریٰ جناب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال ثروت ہوئی تہی بعد فراغت سفر اکبر اباد ومناکحت حضرت اپنے والد بزرگوار کی صحبت کے ملتزم ہوئے اور نسبت خاندان چشتیہ وقادریہ حاصل کی حضرت مخدوم نے وقت وصال اِنکو بلا کر خرقہ خلافت چشتیہ جو کہ اِنکو شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے وقادریہ شاہ کمال کیتھلی رح سے ملا تہا عطا فرما کر قائمقام وجانشین

اپنا مقرر کیا چنانچہ خود حضرت اپنے رسالہ مبدٔ المعاد مین تحریر فرماتی ہین کہ این فقیر را مایہ نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے کہ جذب قوی داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ اسجگہ صاحب جذب قوی سے شیخ کمال کیتہلی مراد ہین اور پہر اوسی جگہ لکہا ہے کہ این درویش را توفیق عبادات نافلہ خصوصاً اداے صلوٰۃ نافلہ مددے از پدر وے ہست و پدر بزرگوار این سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودند حاصل شدہ بود شیخ خود سی حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ مراد ہے انہین دنون کا ذکر ہے کہ حضرت ایسی سخت علیل ہوئے کہ زندگی کی امید نہ رہی اور جب کسی دعا و دوا سے شفا نظر نہ آئی تو حضرت کے گہر مین باوضو ہوکر آپکی صحت کیواسطے دعا کرنے لگین اتنے مین آواز آئی کہ تم کسی طرح کا فکر نہ کرو انکو صحت ہوگی اور ابہی اللہ تعالے کو اونسے بہت کام لینے ہین چنانچہ بفضلہ تعالی جلدی تندرستی ہوگئی - حضرت کو شوق زیارت بیت اللہ و روضہ مطہرہ رسول اللہ صلعم از حد تہا لیکن بوجہ رعایت خدمت والد بزرگوار تامل رہتا تہا جب ایکہزار ننانوے ہجری مین آپکے والد ماجد کا اس جہان سے انتقال ہوگیا تو حضرت نہایت مشتاق زیارت حرمین شریفین ہوکر مکان سے کعبۃ اللہ تشریف لیچلے

مقام دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے نسبت نقشبندیہ حاصل کرنے مین

کعبۃ اللہ کو جاتے ہوئے جب حضرت دہلی مین پہونچے تو مولانا حسن کشمیری سے کہ دوستان قدیم سے تہے ملاقات کی اونہون نے حضرت خواجہ باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب و مآثر بیان کئے چونکہ حضرت کو نسبت علیہ نقشبندیہ کے حاصل کرنیکا کمال شوق تہا بے اختیار ہوکر اونکی خدمت مین حاضر ہوئی حضرت خواجہ بکمال شفقت وعنایت پیش آئے اور استفسار عزم کیا حضرت نے ارادہ سے آگاہ کیا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر ایک مہینہ یا ایک ہفتہ اسجگہ قیام کرو تو کیا مضایقہ ہے حضرت نے قبول فرمایا اور ٹہر گئے ابہی تین چار روز نہ گذرے ہونگے کہ حضرت کے دل مین دخل طریق ہونیکا شوق پیدا ہوگیا بلکہ غالب ہوا اور اس امر کا اظہار حضرت خواجہ سے کیا ہر چند کہ حضرت خواجہ نہایت دیر آشنا تہے اور بلا استخارہ و لیت و لعل تلقین طریقہ نہ فرمایا کرتے تہے مگر حضرت کو بلا تامل تک خلوت مین طلب کرکے توجہ فرمانی لگے چنانچہ اوسیوقت حضرت کا دل ذاکر ہوگیا اور آرام و جمعیت و التذاذ بخوبی پیدا ہوگیا اور اوسکے بعد پہر دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی شروع ہوگئی اور ایسی عروجات عالیہ اور واردات متعالیہ ہوئین کہ عقل مین

باہر چنانچہ تحریض طالبون کیواسطے ایک جگہ انہین ایام کے حالات اسطرح تحریر فرماتے ہین این
درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل شانہ ہادی کار او گشتہ بخدمت
ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایت فی البدایت والی السبیل الموصل الی درجات
الولایت موائید الدین الرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس اللہ تعالی سرہ کہ یکے از خلفاء کبار خانوادہ
حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالے اسرارہم بودہ اند رسانید و ایشان این درویش را ذکر
اسم ذات جل سلطانہ تعلیم فرمودند و بطریق معہود توجہ نمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد و از کمال
شوق گریہ دست داد بعد از یکروز کیفیت بیخودی کہ نزد این اکابر معتبر ہست و مسمی است بغیبتہ رو
نمود و دران بیخودی یک دریاے محیط دیدم و صور و اشکال عالم را در رنگ سایہ دران دریا می یافتم
و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلاء پیدا کرد و بامتداد کشید گاہے بایک پہر روز میکشید و گاہے تا دو پہر
و در بعضے اوقات استیعاب شب مینمود و چون این قصہ را بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند نحوے
از فنا حاصل شدہ است و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاہداشت آن آگاہی امر نمودند بعد از دو روز
از فناے مصطلح حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد از ان فناء فنا حاصل شد
چون بعرض رسانیدم فرمودند تمام عالم را یکے مے بینی و متصل واحدے یابی عرض کردم کہ بلے فرمودند کہ معتبر
در فناء فنا آنست کہ با وجود دید آن اتصال بے شعوری حاصل شود در ہمان شب فنا بآن صفت حاصل شد بعرض رسانیدم

و حالیکہ بعد از فنا حاصل شد نیز بعرض رسانیدم و گفتم کہ من علم خود را نسبت بحق سبحانہ حضوری می یابم
و اوصافیکہ بمن منسوب بودہ بحق سبحانہ منسوب مے یابم بعد از ان نوریکہ محیط ہمہ اشیاء است ظاہر
گشت و من از ان را حق دانستم جل و علا آن نور رنگ سیاہ داشت بعرض رسانیدم فرمودند کہ حق مشہود
ہست جل سلطانہ اما در پردہ نور و نیز فرمودہ اند کہ این انبساط کہ دران نور مے نماید در علم ہست بواسطہ
تعلق ذات جل شانہ باشیاء متعددہ کہ در بالا و پست واقع شدہ اند منبسط مینماید نفی انبساط باید کرد
بعد از ان سیاہ منبسط رو بانقباض آوردہ تنگ شدن گرفت تا آنکہ بنقطہ کشید فرمودند کہ این نقطہ را ہم
نفی باید کرد و بحیرت آمد ہمچنان کردم ان نقطہ موہوم از میان زایل شد و بحیرت انجامید کہ دران موطن
مشہود حق سبحانہ خود بخود است چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ ہمین حضور حضور نقشبندیہ است
و نسبت نقشبندیہ عبارت ازین حضور ہست و این حضور را حضور بے غیبت نیز میگویند و اندراج

حضرت کے سلوک ابتدائی حالات

مسئلہ وحدت الوجود

حضرت خواجہ باقی باللہ کی حضرت کی نسبت افادات

نہایت دربدایت دربن موطن صورت می بندد وحصول این نسبت مرطالب را دربن طریق درنگ اخذ
کردن طالب است درسلاسل دیگراذکار دا وراد از پیر تابران عمل نماید وپے بمقصود بردع قیاس کن زگلستان
من بہار مرا، واین درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دوماہ وچند روز از ابتداء زمان تعلیم
ذکر حاصل شدہ بود۔ الغرض کہ جو حالات اوردن کو سالہاسال مین پیش آتے ہین حضرت کو آناً فاناً
مین بسبب محبوبی ومرادی حاصل ہوئی بارہا حضرت کی نسبت حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ محبوب و
مراد ہین۔ نقل ہے۔ کہ اونہین دنون مین حضرت خواجہ نے کسی اپنے دوست کو خط لکھا ہے
اوسمین حضرت کا اس طرح ذکر لکھا ہے کہ شیخ احمد نام مردی است از سرہند کثیر العلم وقوی العمل روزے
چند فقیر باو نشست خاست کرد عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود بان ماند کہ چراغی شود
کہ عالم ہا از روشن گردد الحمد للہ تعالےٰ احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ اور حضرت بہی فرمایا کرتی تھے کہ جب روز
سی حضرت خواجہ کی خدمت مین حاضر ہوا تہا اوسیروز سے یقین کامل ہوگیا تہا کہ عنقریب اللہ تعالےٰ
اپنے فضل وکرم سے مجہکو تا نہایت اس راہ کے پہونچایگا اور یہ شعر اکثر ورد زبان تہا شعر آزان
نورے کہ از تو بر دلم تافت ٭ بیقین دانم کہ آخر خواہمت یافت ٭٭ حضرت خواجہ قدس سرہ نے حضرت
کی علو استعداد دیکہکر ایک روز خلوت مین طلب کیا اور اپنے وقائع جو کہ قبل ازین حضرت کے بارہ مین
دیکہی تہی بیان فرمانے شروع کئے چنانچہ فرمایا کہ جب حضرت خواجہ امکنگی نے مجہکو واسطے رواج طریقہ
کے ہندوستان کی جانب آنیکا حکم فرمایا تو مین نے اپنی تئین اس کام کے لایق نہ سمجہکر عذر کیا خواجہ
امکنگی نے استخارہ کیواسطے فرمایا چنانچہ مین نے استخارہ کیا کیا دیکہتا ہون گویا ایک طوطی سبز شاخ پر بیٹھی ہے
مین نے اپنے دلمین کہا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتہہ پر اکر بیٹھ جائے تو مجہکو اس سفر مین کشایش ہوگی بجرد اس
خطرہ کے وہ طوطی اڑکر میرے ہاتہہ پر آبیٹھی مین نے اپنا لعاب دہن اوسکی چونچ مین ڈالا اور اوسنے میرے
منہ مین شکر ڈالی صبح کو مین نے یہ واقعہ حضرت خواجہ امکنگی سے بیان کیا حضرت خواجگی نے فرمایا کہ طوطی
ہندوستانی جانورون مین سے ہے وہان تم سے کوئی شخص ظاہر ہوگا کہ اوس سے تمام جہان منور ہوگا اور تمکو
بہی اوس سے فایدہ ہوگا پہر جب مین وہان سے چلا اور ہندوستان مین سرہند پہونچا تو واقعہ مین آگاہ کیا
تو قطب کے جوار مین ہے چنانچہ حلیہ بہی دیکہا یا صبح اوٹہکر بیٹے ہرچند کہ وہان کی گوشہ نشینون اور درویشونکی
زیارت کی لیکن وہ حلیہ اور وہ استعداد کسی مین نپائی مین نے خیال کیا کہ شاید یہان کے باشندون مین کسی

ہین جو استعداد ہو کہ بعد ازین ظاہر ہو گی چنانچہ جسوقت تمکو دیکھا بعینہ وہی حلیہ پایا و نیز نشان
قابلیت بہی پایا گیا غرض کہ تہوڑی مدت مین حضرت خواجہ نے حضرت کو بشارت حصول دولت
کمال و تکمیل عطا فرماکر وطن کو رخصت فرمایا کچھہ مدت تک حضرت وطن مین رہے بعد ازان پہر
مشتاق ہوکر حاضر حضور حضرت خواجہ ہوے چنانچہ حضرت خواجہ بکمال نوازش پیش آئے اب کے
مرتبہ اجازت ارشاد و افادہ طلاب بہے عطا فرمائے و نیز اپنی منتخب منتخب اصحاب بہی حضرت کو
کامل مکمل سمجھکر حضرت خواجہ نے سپرد کئے لیکن اوسوقت حضرت کو اپنے کمال و تکمیل مین تردد تہا
حضرت خواجہ نے یہ امر اپنی کرامت سے دریافت کرکے فرمایا کہ تردد نکرنا چاہئے کہ اس سے کمالیت
شیخ مین تردد لازم آتا ہے اور خلعت خلافت عطا فرماکر رخصت کیا جب حضرت سرہند شریف
مین پہونچے تو ترتیب و تہذیب طالبان مین مشغول ہوئے اور اثر عظیم ظاہر ہوا کہ سالہا سال کا کام
گہڑی و ساعت مین ہو جاتا اور لوگ مثل مور و ملخ اگر گرد ہو گئے کہ اسی اثنا مین پہر حضرت کو اپنے نقص کا
علم ظاہر ہوا اور مریدون و مسترشدون کو جمع کرکے اپنا نقص ظاہر کیا اور فاتحہ رخصت پڑھا مگر سعادتمندون
نے یہ امر حضرت کی تواضع پر محمول کیا اور حاضر رہے چند روز کے بعد حضرت کی بہی مقصد براری
ہو گئی اور جن مقامات کے آپ خواہشمند تہے وہ حاصل ہو گئے اور حضرت پہر سرگرم افادہ طالبان ہوے
اسکے کچھہ دنون کے بعد حضرت کے پاس حضرت خواجہ کا خط متضمن کلمات مشتاقانہ و عبارات دلربایانہ
پہونچا حضرت اوسکو پڑھکر بے اختیار ہو گئے اور دہلی تشریف لیگئے جب حضرت خواجہ نے حضرت
کی تشریف آوری کی خبر سنی فی الفور مع مریدان و خادمان تا دروازہ کابلی واقع شہر دہلی پاپیادہ استقبال
کیلئے گئے اور شہر مین لاکر نہایت اعزاز و اکرام فرمایا چنانچہ حضرت کو اپنے سامنے سر حلقہ بناکر اپنے اصحاب
و مریدون کو تاکید کی کہ خبردار انکے سامنے کوئی میری تعظیم نکرے اور نہ کوئی موجودگی مین اس طرف
متوجہ ہو بلکہ سب انہین کی جانب متوجہ رہا کرو اور میر نعمان کو جو تعمیل حکم مین کچھہ تامل ہوا تو فرمایا
کہ میان شیخ احمد آفتاب ہین کہ ہم جیسے ستارہ اونکی روشنی مین گم ہین اور خود بہی مثل دیگر مریدون کے
حلقہ مین تشریف لاکر داخل حلقہ ہوا کرتے اور جب حلقہ و مجلس سے اوٹھکر باہر تشریف لیجاتے تو
حضرت کی جانب پشت نکرتے بلکہ چند قدم برجعت قہقری تشریف لیجاتے نقل ہے ایکمرتبہ
حضرت اپنے حجرہ مین بچھونے پر آرام فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ درویشانہ طور پر حجرہ مین آئے

خادم نے چاہا کہ حضرت کو بیدار کرے لیکن حضرت خواجہ نے منع کیا اور خود باہر آکر بہ نیاز تمام بانتظار بیداری بیٹھ گئے ایک لمحہ نگذرا تھا کہ حضرت بیدار ہوئے اور پوچھا کہ دروازہ کے باہر کون ہے حضرت خواجہ نے بادب تمام کہا کہ محمد باقی یہ سنکر حضرت بیقرار ہوکر باہر آئے اور باتفاق و بانکسار تمام خدمت مین بیٹھ گئے اور اس طرح تحریر مین بھی نیازمندی کیا کرتے تھے چنانچہ بطور نمونہ حضرت خواجہ کے دو خطون کی نقل جو کہ حضرت کے نام بھیجے تھے درج کرتا ہون **مکتوب اول** حق سبحانہ تعالے باعلی کمال برساناد۔ وللارض من کاس الکرام نصیب **تکلفی نیست** آنچہ حقیقت حالست نوشتہ میشود پیر انصاری قدس سرہ میفرمود من مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی دریبوقت میبود با وجود پیریش مریدی من میکرد ہرگاہ صفت آن بے صفتان این باشد گرفتاران آثار صفات چرا جان فدائے لوازم طلبگاری نکنند و از ہر کجا بوے بمشام ایشان برسد در پے آن نروند اکنون تامل و اہمال ما نہ از استغنای و بے نیازی ہست موقوف باشارت است ؎ گر طمع خواہد ز من سلطان دین ٭ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ٭ بارے حال و نسخہ ارادہ ما این ہست خدائے عزوجل بر آنچہ میباید مہتدی گرداناد و از عجب و پندار مخلصی بخشناد **مکتوب دوم** اللہ تعالے فقرا و مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدرگاہ خود بہرہ مند برساناد مدتیست کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت نکردہ ام آرے این کلمہ قاصد صادق حال میتواند شد الحمد للہ این قسم خود صورت مے بندد دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت بے شرمیست و حکایت اوضاع صوریہ بس بیجا الغرض ما را حد خود باید دانست و از فضول احتراز باید کرد انتہی مگر با وجود این ہمہ کثرت عنایت و شفقت حضرت کا بھی یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسام الدین نے حضرت سے اگر کہا کہ حضرت خواجہ آپکو یاد فرماتے ہین حضرت یہ سنکر کانپنے لگے اور رنگ چہرہ مبارک کا فق ہوگیا خواجہ حسام الدین دیکھکر حیران ہوگئے اور کہنے لگے سبحان اللہ نزدیکان را بیش بود حیرانی ایک روز حضرت خواجہ نے حضرت سے کہا کہ ضعف غالب ہوگیا ہے اور امید حیات تھوڑی ہے لڑکون کے حال سے آگاہ رہنا اور اوسیوقت صاحبزادون کو کہ ہنوز شیرخوار تھے طلب کیا اور حضرت سے توجہ کرنیکے واسطے فرمایا لیکن حضرت نے تواضع کی مگر جب حضرت خواجہ اصرار کیا تو حضرت نے روبرو پیر دستگیر توجہ کی اور اوسکا اثر بھی ظاہر ہوا چنانچہ بعد ارتحال حضرت خواجہ

جب صاحب زادہ سن شعور کو پہونچے تو سرہند شریف کو روانہ ہوئے جب حضرت نے خبر آمد آمد سنی تو کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی والد کی وصیت کے بموجب آتے ہین تو چلے آوین اور اگر پیرزادگی کے طور پر تشریف لاتے ہین تو ویسا فرمایئے کہ استقبال وجملہ لوازم ادا کئے جاوین انہون نے کہلا کہ ہم مرید ہونے آتے ہین چنانچہ جب سرہند مین داخل ہوئے تو حضرت نے بکمال خاطر وتواضع کی اور نسبت خاصہ سے مشرف فرماکر اور خلعت خلافت عطا فرماکر رخصت کیا- الغرض کچہہ مدت حضرت دہلی مین رہکر پہر وطن واپس تشریف لائے اُسکے بعد پہر حضرت کی حضرت خواجہ سے ملاقات نہین ہوئی تہوڑے دن حضرت دارالارشاد سرہند مین مقیم رہے ازان بعد باشارت حضرت خواجہ لاہور تشریف لیگئے حضرت کے آنیکی خبر سنکر اکابر لاہور مثل مولینا طاہر ومولانا حاجی محمد ومولانا جمال بلوی حاضر خدمت ہوئے اور نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آئے ایک روز کا ذکر ہے کہ جب حضرت مجلس سے اوٹہنے لگے تو مولانا جمال بلوی نے نہایت ادب سے حضرت کی نعلین مبارک چوم کر آگے رکہین مولانا کی اسقدر تواضع ایک اُون کے شاگرد کو گران گذری اور جب مولانا باہر آئے تو کہا کہ آپ اسقدر کیون تعظیم کرتے ہین مولانا نے جواب دیا کہ وہ عالم باللہ ہین اُونکی تعظیم ہم پر لازم ہے اور موجب اجر عظیم ہے- **نقل** ہے- کہ ایک روز مولانا ممدوح نے حضرت سے دریافت کیا کہ آپ علوم ظاہر وباطن ہین مسئلہ وحدت الوجود کی کیا اصلیت ہے کہ ظاہراً مخالف شرع ہے اور ہہندا اکابر اولیا کا یہ مذہب ہی ہے حضرت نے جہک کر چند کلمہ مولانا کے کان مین کہے کہ اُونکے سننے سے مولانا کی آنکہون سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے چہرہ متغیر ہوگیا اور آثار سکر پیدا ہوئے ؎ ندانم چہ گفتی چہ انگیختی + کہ گفتی وازدیدہ خون ریختی خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہے کہ بتقریب اس قصہ اور نسبت توحید کی ایک حضرت کے مخلص نے زبانی حضرت کے بیان کیا کہ فرماتے تہے کہ جن ایام مین مجہپر غلبہ نسبت احاطت وسریان ومعیت تہا ایک شخص نے میرے سامنے قلم پر قط رکہا میری اُنگلی کٹ گئی آمدم برسر مطلب کہ حضرت لاہور مین سرگرم افادہ طلبا تہے کہ یکایک خبر ارتحال حضرت خواجہ پہونچی سنکر نہایت پریشان ہوئے اور بکمال اضطرار قصد دہلی کیا حضرت خواجہ کے خادمان نے جب حضرت کی تشریف آوری کی خبر سنی تو حضرت خواجہ کی سنت کے موافق حضرت کا استقبال کیا اور نہایت تعظیم وآداب سے لاکر اوتارا اور حاضر حلقہ ومجلس ہوا کرتے اور اخذ فیوض کرتے کہ دفعتاً شیطان الرجیم نے اپنا شعشہ چہوڑا اور بعض بعض حضرت

سی منحرف ہو گئے کہ حضرت کی ہلاکت کیواسطے ختم حضرت خواجہ کے مزار پر پڑہے مگر چراغے را کہ ایزد
برافروزد ہر کسے کو تف زند ریشش بسوزد۔ نقل ہے کہ ایک روز اون ہین سے کسی اہل کشف
نے دیکھا کہ گویا سب کے چراغ جلتے ہین کہ یکایک ایک برق خاطف آئی اور سبکو بجہا دیا ندا آئی کہ یہ چراغ
منکران کی توجہ تہی اور برق خاطف حضرت کی توجہ تہی کہ اوس سے سب بجہہ گئی حضرت نے اول
اول توسبکو خوب نصیحت وپند فرمائین لیکن جب کچہہ اثر نہوا تو کسی کسیکی سلب نسبت کی اور جب ایسے
بہی خیال نکیا تب حضرت اپنے وطن کو مراجعت فرما ہوئے شیخ تاج الدین گو بائیس الخدمہ حضرت
خواجہ تہے اون کے دل مین بہی بوجہہ صحبت بعض منحرفان کچہہ شکوک و ترددات حضرت کے طرف سے
آگئے تہے۔ جب مکان پر واپس گئے۔ ہرچند متوجہہ نسبت باطنی ہوے۔
لیکن مطلق اثر نسبت نپایا اس بات سے شیخ کمال متفکر ہوئے اور درپے ہوے کہ یہ معاملہ
ظاہر ہو کہ ایک شب خواب مین دیکہا کہ جمیع اولیاء امت ایک مجلس مین جمع ہین اور شیخ بہی ایک
مجلس مین بیٹہے سب نے شیخ سے علیحدہ علیحدہ کہا کہ تم کمل اولیا امت سے انکار کرتے ہو معلوم نہین
کہ اوسکے انکا باعث خسارت دارین ہے شیخ سنکر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ وہ کون کمل اولیا امت ہے
جس کا مین منکر ہون کہ ناگاہ حضرت پر نظر پڑی کہ صدر مجلس مین بیٹہے ہین اور جمیع حاضرین حضرت کے
طرف متوجہہ ہین اور کہتے ہین کہ یہ کمل اولیاء امت ہین یہ دیکہکر شیخ اپنی دل مین نہایت نادم ہوے
اور حضرت کے پاس آکر عفو تقصیر کرائی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا جب شیخ بیدار ہوئے تو اپنے خیالات
سے تائب ہو کر کمال تضرع و زاری کی چنانچہ اوسکا اثر بہی ظاہر ہوا کہ شیخ نے اپنی نسبت باطنی کو مثل
پہلے کے بحال پایا بعد ازان ایک خط مولانا فلیح خیرپوری کو لکہا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی کو عریضہ لکہو تو میری طرف سے بعد تعظیمات لکہنا کہ آپنے واقعہ مین میرا جرم معاف فرمایا ہے واقع
مین بہی معاف فرماین اور یاران دہلی سے کہنا کہ جو حضرت مجدد الف ثانی سے رجوع لاکر پہر گیا ہی
وہ مرتد طریقہ ہے اور جس نے رجوع نہین کیا اور انحراف کیا وہ بہی مرتد طریقہ ہے کہ انکار اولیاء کامل
ارتداد ہی یہ زندگانی دو روزہ سہل ہے آخر مرنے وقت سلب ایمان کا اندیشہ ہی چونکہ آپسمین رشتہ
پیری ہے لہذا لکہا گیا اور آگاہ کیا ادہر ایک خط حضرت کی خدمت مین بہی بطلب عفو تقصیرات خود
و شفاعت یاران بہیجا اور اوسمین یہ حکایت لکہی کہ ایک بزرگ ایک مسجد کے گوشہ مین مراقب

بیٹھے تھے کہ وہان ایک سوداگر آکر نماز پڑہنے لگا بعد نماز جو خیال کیا تو ہمیان زر جو اوسکی کمر سے بندہی تہی نپائی اوسکا گمان اون بزرگ پر گیا کہ شاید انہون نے چورالی ہے چنانچہ نوکر چاکرون سے اون پر ایسا تشدد کرایا کہ وہ بچارہ چار ناچار اوسکے روپیہ دینے کو آمادہ ہوئے اور جو کوئی خادم مرید تہے اون سے ادا کرنیکو کہا اونہون نے فی الفور ادا کردیئے بعد ازان ہمیان زر اوس سوداگر کو اور جگہ سے ملگئے دل مین بہت ڈرا اور اون بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی وہ فرمانے لگے کہ جسوقت تو نے مجھکو ایذا پہونچائی تہی اسیوقت مین نے اللہ تعالی سے عہد کرلیا تہا کہ جب تک یہ شخص بہشت مین نہ جائیگا مین نہ جاونگا اسکے بعد جب شیخ تاج دہلی مین گئے تو سب پیر بہائی جمع ہوئے اور دریافت کیا کہ آپکی طرف سے اس مضمون کا خط آیا تہا وہ آپکا ہی خط تہا یا کسی اور نے آپکی جانب سے لکھہ بہیجا تہا شیخ نے کہا کہ وہ خط بیشک میرا ہی تہا اور تمام ماجرا جو کہ واقعہ مین دیکہا تہا بیان کیا اور جب حضرت بتقریب عرس حضرت خواجہ دہلی تشریف لائے تو شیخ وجملہ یاران نے استقبال کیا اور شہر مین لائے شیخ نے بالمشافہہ اپنے دیگر پیر بہائیونکی عفو تقصیر چاہی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا قبل ازین حضرت خواجہ سلم الدین نے ایک شب واقعہ مین دیکہا تہا کہ کوئی کہتا ہے کہ یاران فیروزآباد پر یعنے مریدان حضرت خواجہ جو کہ فیروزآباد مین رہتے تہے ایک بلائے عظیم نازل ہوگی لیکن جو شخص حضرت شیخ احمد کا غسالہ وضو پیئیگا وہ نجات پائیگا اس واقعہ کو حضرت کے سامنے بیان کیا آپنے فرمایا کہ آب مستعمل پینا مکروہ ہے تب کتب فقہ پر رجوع کیا اوسمین یہ نکلا کہ اگر چوتہی دفعہ کا پانی بلا نیت قربت پیا جاوے تو کراہت نہین چنانچہ حضرت کے وضو کی چوتہی مرتبہ کا پانی یاران فیروزآباد وغیر حضرت کے اپنے خادمون نے پیا اور قادر مطلق نے ببرکت اوسکے سبکو بلا سے محفوظ رکہا اوسکے بعد یاران فیروزآباد بکمال اخلاص وصدق پیش آتے اور بہ تعظیم تمام حاضر حلقہ ومجلس ہوا کرتے اور حضرت بہی ہر سال ایام عرس مین دہلی تشریف لاتے اور پہر دولت خانہ واپس آجاتے اسکی سوا حضرت نے سفر نہین کیا البتہ دو مرتبہ آگرہ جانے کا اتفاق ہوا یا کچھہ مدت ہمراہ لشکر سلطانی بطور اضطرار سفر فرمایا ورنہ ہمیشہ دار الارشاد سرہند مین مقیم رہے اور طالبان کو فیض پہونچاتے رہے۔

مقام تیسرا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حلیہ وعبادات وعادات مین

حضرت تمام قدنازک اندام گندم گون مایل بسفیدی کشادہ پیشانی تہی ناصیہ اور رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تہا کہ دیکہنے والے کی آنکہہ کام نکرتی تہی آپکے ابرو سیاہ دراز باریک کشادہ تہے آنکہین بڑی بڑی اونکی سیاہی نہایت سیاہ اور سفیدی نہایت سفید سر مبارک بلند اور باریک تہا لب سرخ دہن مبارک نہ بڑا نہ چہوٹا دانت متصل متصل چمکتے ہوئے داڑہی مبارک بانبوہ شکوہ مربع تہی رخسار مبارک پر بال متجاوز نہ تھے آپکے پاشنہ نہایت صاف رہتی تہے۔ بدن مبارک پر میل نہ بیٹھتا تہا پسینہ مین خواہ گرمی ہو خواہ برسات کبہی بو نہ آتی تہی غرضکہ آپکی شکل ایسی محبوبانہ تہی کہ جو دیکہتا تہا بے اختیار سبحان اللہ و ہذا ولی اللہ کہتا تہا حضرت ہمیشہ سرما و گرما سفر و حضر مین بعد نصف شب بیدار ہوتے تہے اور یہ دعا پڑہتے تہے - الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ البعث والنشور اور یہ آیت بہی پڑہتے تہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون ھو الذی خلقکم من طین ثم قضا اجلا و اجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون و ھو اللہ فی السموات و فی الارض یعلم سرکم و جہرکم و یعلم ما تکسبون بعدازان استنجہ کو تشریف لیجاتے پہلے بایان پیر خلا مین رکہتے بعد اوسکے داہنا اور یہ دعا پڑہتے اللہم انی اعوذبک من الخبث والخبائث بعدازان اوسجگہ جب بیٹھتے تو بایئن پیر پر زور رکہتے بعد فراغت کلوخ طاق استنجا کرتے اوسکے بعد پانی سے استنجا کرتے اور بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلی داہنا پیر نکالتے بعدازان مستقبل بقبلہ وضو کو بیٹھتے اور بوقت وضو کسی سے مدد طلب نہ کرتے اور آفتابہ بہ جانب دست چپ رکہتے اور ابتدا ہاتہہ دہونے مین یہ دعا پڑہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ العظیم والحمد اللہ علی دین الاسلام الحق والکفر باطل پہلے داہنے ہاتہہ پر پانی ڈالتے بعدازان بایئن پر بعدازان دونو ہاتہہ جمع کرکے دہوتے اور اونگلیو نمین کف دست کی طرف سے خلال کرتے اور بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے اور تین دفعہ داہنی طرف اور تین مرتبہ بایئن طرف کرتے پہر زبان پر کرتے اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر کرتے اور پہلے داہنی طرف کے اوپر کے دانتون مین پہر نیچے کے دانتون مین بعدازان بایئن طرف کے اوپر کے دانتونمین پہر نیچے کے دانتون مین اور ہر وضو مین التزام مسواک رکہتے تھے بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم

کے پیسر و کرتے اور وہ اوسکو اپنی پگڑی کے پیچ مین رکھہ لیتا اور آپ مضمضہ دور ڈالتے تھے اور رعایت تثلیث رکھتے تھی بوقت مضمضہ یہ دعا پڑہتے تھے اللھم اعنی علی ذکرک وعلی تلاوۃ القرآن وعلی صلوۃ حبیبک علیہ الصلوۃ والسلام اور تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سی ادا کرتے اور بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ وانت عنی غیر غضبان اور بعدہ منہ مبارک پر کمال آہستگی وسہولیت سے بالاے پیشانی سے پانی ڈالتے اور داہنا ہاتہہ داہنے رخسار مبارک اور بایان ہاتہہ بایئن رخسار پر گذارتے اور داہنے کو بایئن پر تقدم کرتے تاکہ ابتدا داہنے سے ہو اور منہ دہوتے وقت دستار مبارک پیچھے ہٹا دیتے تھی کہ ربع سر کہلجائے اور وہان سے دہویا جاوے اور منہ مبارک پر اس انداز سے پانی ڈالتے اور احتیاط کرتے کہ کپڑون پر قطرہ نہ پڑے اور منہ دہوتے وقت یہ دعا پڑہتے اللھم بیض وجہی بنورک یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجہی یوم تسود وجوہ اعدائک اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ بعد ازان داہنا ہاتہہ کہنیون تک تین مرتبہ دہوتے اور ہر مرتبہ اوسپر ہاتہہ پہیرتے تاکہ قطرہ نہ بچ جاوے اور اسی طرح سے بایان ہاتہہ دہوتے اور انگلیون کی جانب سے پانی ڈالتے اور داہنے ہاتہہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور بایئن ہاتہہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذبک ان تعطنی کتابی بشمالی ومن وراء ظھری ولا تحاسبنی حسابا عسیرا واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ بعد ازان داہنے چلو مین پانی لیکر بایئن کف دست اور انگلیون پر ڈالکر اسطرح زمین پر ڈالتے کہ چھینٹین نہ اوڑین اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونون ہاتہون کی ہتیلیان پیچھے سے آگے تک پہیر لاتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم غشنی برحمتک وانزل علی برکاتک واظلنی تحت ظل عرشک بعد ازان اوسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ سے اور پشت گوش نرانگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم اعتق رقبتی ورقاب آبائی من النار واعذنی من السلاسل والاغلال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ بعد ازان داہنا پیر تین مرتبہ ٹخنون سے اوپر تک

دہوتے اور ہر مرتبہ اُوس پر اسطرح ہاتھ پھیرتے کہ قریب خشک کے ہوجاتا اور اسی طرح سے بائیں پیر دہوتے وقت یہ دعا پڑہتے اللھم انی اعوذ بک ان تزل قدمی وقدم والدی علی صراط المستقیم یوم تزل اقدام المنافقین والکافرین فی النار بحرمت النبی المختار اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ علیہ الصلوۃ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑہتے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من ورثۃ الجنۃ النعیم واجعلنی من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون واجعلنی عبدا شکورا واجعلنی ان اذکرک کثیرا واسبحک بکرۃ واصیلا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم انا انزلناہ تا آخر یہ دعا پڑھتے اللھم اشفنی بشفائک وداونی بدوائک وعافنی من البلاء واعصمنی من الاھوال والامراض والاوجاع اور اعضاء وضو کپڑے سی پونچھتے بعد ازان پوشاک لطیف ونفیس پہنتے وبہ تجمل ووقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گزارتے اور اون رکعت مین قرات بعد فاتحہ یہ آیۃ پڑہتے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون ۝ اولئک جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتہ الانھار خالدین فیھا ونعم اجر العاملین ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما۔

باقی نماز تہجد کو بطول قراءت ادا کرتے غالباً دو تین سیپارہ قران پڑہتے تھے اور گاہ گاہ حالت غلبہ حضور مین نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت مین گذر جاتے اور جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرماکر سلام پھیرتے پس ازان دوسری دو رکعتین بقرات طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علی ہذا القیاس بعد کی رکعتین ایک دوسری سے کم ادا فرماتے بعد ازان اگر اول شب مین وتر نہ پڑہے ہوتی تو تین وتر پڑہتے اور بعد فاتحہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربک اور دوسری مین قل یایھا الکفرون اور تیسری مین قل ھو اللہ احد پڑہتے سیوم رکعت مین بعد قل ہو اللہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب مین موجود ہے اللھم اھدنا فی من ھدیت وعافنا فی من عافیت وتولنا فی من تولیت وبارک لنا فی ما اعطیت وقنا ربنا شر ما قضیت انک

تقضی ولا یقضی علیک انه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب

الیک وصلی الله علی النبی

اور اگر وتر اول شب مین پڑھا کرتے تو نماز تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دس بھی اکتفا فرماتے

اور اکثر نماز تہجد مین سورۃ لیٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اسکی قرات مین نفع بسیار اور نتایج بیشمار

پاتی ہین علاوہ سورۃ الم سجدہ و سورۃ ملک اور سورہ مزمل اور سورہ واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے اور بعد نماز

آخر سورہ ال عمران اسجگہ سے پڑھتے ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنہار

والنہار الی آخر السورۃ اور ستر دفعہ استغفر الله پڑھتے اور کبھی آیہ کریمہ رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی

ستر مرتبہ پڑھتے بعدہ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سید علی صاحبہا

الصلوۃ والسلام سو جاتے تا تہجد بین النومین واقع ہو اور قبل صبح بیدار ہوتے اور وضو جدید

فرما کر سنت گہر پڑھتے بعد ازان بجانب قبلہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھکر لیٹ جاتے

پہر اوٹھکر متوجہ مسجد ہوتے لیکن آخر مین یہ اضطجاع ترک کر دیا تہا بعد ازان فرض فجر بجماعت کثیر

اول وقت آخر غلس مین ادا کرتے اور خود امامت فرماتے اور طوال مفصل پڑھتے اور بعد ادا

فرض اوسی جلسہ مین دس مرتبہ لا اله الا الله وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت

بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر اور سات دفعہ اللھم اجرنی من النار بعد ازان یہ آیہ کریمہ

تلاوت کرتے الٰھکم اله واحد لا اله الا ھو الرحمن الرحیم و حم تنزیل الکتب الله المصیر و آیۃ

الکرسی و کریمہ فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون الی تخرجون پہر پہین دیبار قوم کی طرف رجوع

ہو کر دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھاتے بعد دعا دونون ہاتھ منہ مبارک پر لاتے بعد ازان

مع اصحاب حلقہ ذکر فرماتے اور شغل باطنی مین تا بلندی آفتاب بقدر نیزہ مشغول رہتے

حلقہ مین کبھی کبھی حافظ سے قران بھی سنتے اور بعد فراغ دو رکعت نماز پڑھتے اول رکعت مین

بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورہ لیٰسین تا نفخ فی الصور اور دوسری رکعت مین اس آیۃ

سے تا آخر سورۃ مذکور و سورۃ والشمس ہر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھتے کبھی اول رکعت

مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو الله اور کبھی پہلی مین سبح اسم والم نشرح وقل یا ایہا الکافرون اور

دوسری مین قل ہو الله احد تین مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے اور بعد تشہد درود و استغفار اسطرح پڑھتے

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت واعوذبک من شر ما
صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت بعدہ دعاء استخارہ پڑھتے
اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر و
تعلم ولا اعلم انک انت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ما ارید من ای عمل کان خیرا لی فی دینی و
دنیای ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری واجلہ الیوم فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت
تعلم ان ما ارید من العمل ای عمل کان شرا لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری واجلہ الیوم
فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد
والہ واصحابہ اجمعین۔ بوقت شام بعد اتمام اوابین بھی دعاء استخارہ پڑھتے اور جب بعد نماز صبح
سکوت فرماتے تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے دعوات یہ ہیں اصبحنا (امسینا) واصبح (امسی) الملک و
والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم انی اسئلک خیر
ھذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذبک من شر ما فی ھذا الیوم (اللیلۃ) وشر ما بعدہ اللھم ما اصبح (امسی) بی من نعمۃ
او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر شام کہتے یوم اللیل واصبح امسی پڑھتے
اور تین مرتبہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور تین دفعہ بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور سات دفعہ اللھم نجنی
قبل ان یبنی الموت اور سات دفعہ اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور سات
دفعہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب
اور سات مرتبہ یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی طاعتک اور سات دفعہ اللھم اغفر لامۃ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سات دفعہ رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی اور سو دفعہ
سبحان اللہ وبحمدہ اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ
اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ
الخیر وھو علی کل شیء قدیر اور بعض ادعیہ کو بعد نماز اوابین پڑھتے اور ان چہار کلمات
کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکور بالا پڑھتے بعد ازان خلوت میں تشریف لیجاتے اور اثنائے
حال کبھی قرآن شریف پڑھتے اور کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے اور گاہ گاہ طالبان خدا کو جدا جدا

طلب کر کے احوال پرسی فرماتے اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور بسا اوقات ایسا ہوتا کہ اونکا احوال خفیہ اگلا پچھلا سب خود بہ تفصیل و شرح فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے اور کبھی خاص خاص اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ بیان فرماتے اور اون کے پوشیدہ رکھنے مین کوشش کرتے اور معارف بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا القا و اعطا حال کرتے ہین بارہا ایسا اتفاق ہوتا کہ جسوقت کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے بمجرد سننے کے اوس معرفت سے بتوجہ حضرت متحقق ہوجاتے اکثر حضرت کے صحابون سے خاموشی کی صحبت ہوتی اور اصحاب پر اسقدر دہشت و ہیبت غالب تہی کہ مجال انبساط و دم زدن نہ تہے اور حضرت کی تمکین اسدرجہ کی تہی کہ باوجود تواتر و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہین ہوا البتہ بسبیل ندرت چشم پر آب ہوجاتے اور گاہ گاہ اثناے بیان حقایق مین تلون رنگ رخسار و دیدہ ہوجاتا جب ضحوٰ کبری ہوجاتا تو حضرت نماز ضحی کی آٹھ رکعت ادا کرتے ہرچند کہ چار رکعت جو اول پڑہتے تہے داخل ضحی تہین حاصل یہ کہ نماز ضحی بارہ رکعت پڑہتے تہے اور کبھی بسبب قلت اونہین چار رکعت پر جو کہ اول روز پڑہتے اکتفا فرماتے اور کبھی دو ہی اول پر۔ اور قراءت نماز چاشت مین بعد فاتحہ سبح اسم والشمس واللیل والضحی و چہار قل پڑہتے تہے بعد ازان گہر مین تشریف لیجاتے اور کہانا تناول فرماتے اور کہاتے وقت خویشون اور درویشون کو طعام تقسیم فرماتے حضرت کے گہر کا کہانا نہایت لذیذ ہوتا تہا جب حضرت لشکر سلطان ہمراہ ہین تہے تو لشکر کا ایکدفعہ سرہند گزرا ہوا حضرت نے سلطان کی دعوت کی سلطان نے جب کہانا کہایا تو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ ایسا لذیذ کہانا کبھی نہین کہایا اپنے باورچیون کو حکم دو کہ ہمارے باورچیون کو ایسا کہانا پکانا سکہلادین حضرت نے فرمایا کہ تمہارے باورچیون سے ایسا کہانا پک نہین سکتا۔ راقم کہتا ہی کہ اس کہانی سے اور سلطان کی کہانی سے کیا نسبت یہ سراسر حلال وہ سراسر مشتبہ اسمین حضرت کے نسبت و انوار ساری اوسمین سلطان و مطبخون کی ظلمت بہری ہے چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک یہ میرے تجربہ کی بات ہی کہ جو حضرت مرشدی و مولائی حضرت مولینا حافظ غلام نبی صاحب احمدی الٰہی کی کہانے مین لذت ہوئی خواہ وہ کیسا ہی خشک ہو دوسری جگہہ کی کہانی مین خواہ وہ کیسا ہی مرغن ہو مزا نہین وہ ہی سراپا نسبت و نور سب سے اور حضرت تین اونگلیون سے نوالہ لیتے اور گاہی گاہی تا بہ طبق تک لیجاتے اور مزہ لیتے گویا کہانے

کی رغبت نہین ہے محض اس نیت سے کہ کہانا سنت ہی تناول فرماتے اور کہانے وقت سنت
طریق سے جلسہ فرماتے اور بعض اوقات کہانے سے قبل بسم الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی
الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم فاللہ خیر حافظا وھو الرحم الراحمین اور سورہ
لایلف پڑہتے اور بعد فراغ از طعام یہ پڑہتے الحمد اللہ الذی اطعمنی ھذا الطعام اللطیف
الملیح بغیر حول ولا قوۃ اور اگر طعام شیرین ہوتا تو ھذا لطعام اللطیف الحلو فرماتے اور کبہی
کبہی یہ دعا بہی پڑہتے الحمد للہ الذی اطعمنا واسقانا واشبعنا واوانا وجعلنا من المسلمین
اللھم اغفر لاکلہ ولباذلہ ومن کان لہ شیئاً فیہ وصلی اللہ تعالی خیر اخلقہ محمد و
الہ واصحابہ وسلم واگر صاحب طعام حاضر ہوتا تو فرماتے جزاکم اللہ خیرا اور اگر صاحب طعام
غائب ہوتا تو جزاھم اللہ خیرا اور کبہی یہ دعا پڑہتے اللھم ارزقنی مما تحب وترضی جعلھا
عونا علی ما یحب بعد طعام کے تہوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے اور جیسے ہی سایہ پہرتا اور
موذن اذان کہتا بمجرد استماع اللہ اکبر بے اختیار بقوت وعجلت تمام بستر سے زمین پر اوتر
آتے اور اسمین ناغہ نہوتا اور بوقت سننے اذان کے اعادہ کرتے مگر وقت حیلتین لاحول پڑہتے
اور بعد اذان دعا اذان پڑہکر فی الفور ہی اوٹہہ کہڑے ہوتے اور وضو کر کے نفیس پوشاک
پہنکر مسجد مین تشریف لیجاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتے بعد ازان چار رکعت
سنت زوال بطول قرأت ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زمان
طفولیت سے تا زمان رحلت سنت زوال ترک نہین کین اور اوسمین طوال مفصل پڑہتے
اور کبہی بمقتضائے گنجائش اقتصار قرأت پر اکتفا فرماتے بعد ازان چار رکعت سنت موکدہ
ظہر کی پڑہتے اور ازان بعد تکبیر اقامت کہتے اور خود امام ہوتے اور فرض ظہر پڑہتے اور قرأت
طوال پڑہتے اور بعد فراغ فرض یہ دعا اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذی
الجلال والاکرام پڑہکر کہڑے ہو جاتے بعد ازان دو رکعت سنت موکدہ پڑہتے اور پہر چار
رکعت سنت زایدہ پڑہتے بعد ازان دعوات کہ بعد ظہر ماثورہ ہین پڑہتے اوسکے بعد قوم کی
جانب ہو بیٹہتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور حافظ قران پڑہتا اور حضرت یارون کی طرف مراقب
و متوجہ بیٹہ جاتے بعد فراغ از حلقہ دو ایک سبق دینی درس فرماتے اور جب وقت عصر ہو جاتا

تو تجدید وضو کیواسطے اوٹھتے اور بعد گزرنے دومثلون اور سایہ اصلی کے اول وقت عصر مسجد مین آتے اور آتے ہی دو رکعت تحیت اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے بعدازان خود امام ہوتے اور جماعت فرض عصر بجماعت کثیر ادا کرتے بعدازان ادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھکر قوم کی طرف پھر بیٹھتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور حافظ قران پڑھتے اور حضرت اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال پرسی کا شغل کرتے اور متوجہ حال طالبان ہو اون کی ترقی کے واسطے ہمت فرماتے اور کبھی کچھہ اور عمل صالح کرتے بعدازان اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادای فرض دس مرتبہ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شي قدير پڑھتے اور سات دفعہ اللهم اجرني من النار پڑھتے اور بعدازان چار رکعت نماز اوابین پڑھتے اور اکثر اوقات اوسمین سورہ واقعہ وسورہ اخلاص مکرر وغیرہ قرارت پڑھتے اور نماز عشا کو بعد از زوال بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم شفق اوسی سے مراد وقت متفق علیہ ہے مسجد مین تشریف لاتے اول دو رکعت تحیت المسجد پڑھتے بعدازان چار رکعت سنت یا دو رکعت گذارتے اور پہلی رکعت مین الم سجدہ اور دوسری مین سورۃ الملک ہمیشہ پڑھتے اور بغیر اسکے کہ ادعیہ پڑھین اللهم انت السلام پڑھکر اوٹھہ کھڑے ہوتے اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے بعدازان چار رکعت اور مستحب پڑھتے بعدازان وتر پڑھتے بعدازان سورہ الم السجدہ پڑھتے اور کبھی بعد فرض چار رکعت مین سورہ سجدہ و تبارک و قل یا ایہا الکافرون پڑھتے اور کبھی چار قل ہی پڑھتے اور وتر مین اکثر سبح اسم و قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ پڑھتے اور دعا قنوت حنفی وشافعی کہ حنفیون نے جمع کیا ہے جمع کرتے بعدازان دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اول رکعت مین اذا زلزلت الارض پڑھتے اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پڑھتے اور آخر مین ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا اور فرماتے تھے کہ اسمین اختلاف ہے بروقت نماز حضرت ہر دو ابہام کان کی لو تک لے جاتے اور ہاتھون کی اونگلیون کو بغیر اسکے کہلی یا جڑی رکھین بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھون کو نیچے لاتے اور زیر ناف داہنا ہاتھہ بایین ہاتھہ پر اس طرح سے رکھتے کہ داہنے ہاتھہ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا اور تین اونگلیان کلائی پر لمبی لمبی رکھین جاتین اور دونو پیرون کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونون

پیرون پر برابر زور رکھتے اور ایک پر زور دیگر دوسری کو آرام نہ دیتے اور قیام مین سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے
اور نہایت تجوید و تحقیق معانی و اسرار قرانی سے قرارت پڑھتے بعد ازان تکبیر کہتے ہوئے رکوع مین
جاتے اور قدمون پر نظر رکھتے اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے اور زانو او نگلیان کھولکر مضبوط پکڑتے
اور زانون کو ٹیڑھا ہونے دیتے بعد ازان قومہ بمقدار تسبیح کرتے اور در حال انفراد سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد پڑھتے اور دونون سجدون کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ مین ناک کے
نرمہ پر نگاہ رکھتے اور پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتا اور بوقت سجدہ تمام اعضا
پر برابر زور دیتے اور تشہد مین دونون پیرون کی اونگلیون کو قبلہ کیجانب متوجہ رکھتے اور کنار پر
نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز مین حضرت کی تقلید کرتے بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے
ہوئے دیکھکر فریفتہ ہوگئے بعد نماز عشا اور قبل سونے کے حضرت سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی و آمن
الرسول تا آخر- ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض من المحسنین قل ادعوا اللہ
او ادعوا الرحمن الخ اور چہار قل پڑھتے اور جسوقت لیٹتے پہلوے راست پر تکیہ کرتے اور داہنے ہاتھ
کو داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ
ان امسکت نفسی فاغفرلہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم انی
اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا
ولا منجا منک الا الیک اللھم انی امنت بکتابک الذی انزلت وبرسولک الذی ارسلت ولیجعلہن
اخر ما یتکلم بہ اللھم انی احمدک بکل لسان واستعیذ بک من البلایا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شر ما خلق تین مرتبہ اس کلمہ کا تکرار کرتے پھر تینتیس مرتبہ
سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو حی
لا یموت ابدا ابدا ذو الجلال والاکرام وھو علی کل شیٔ قدیر

اور سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ

پڑھتے اور سو دفعہ بعد نماز تہجد کی بھی پڑھتے اور سو دفعہ ہر روز مواظبت رکھتے پھر خواب کرتے
نماز جمعہ کو جسطرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اوسی طرح آدا کرتے اور بعد فرض جمعہ سات

دفعہ سورہ اخلاص اور سات سات دفعہ معوذتین مع بسم اللہ پڑہتے اور صلوۃ ظہر کو قبل جمعہ نہ ادا
کرتے بلکہ اوسکو مکروہ جانتے لیکن بعد ادائے جمعہ پڑہتے اور فرماتے کہ شرایط جمعہ بقول بعضے
اسوقت پائین نہین جاتین اور اسطرح نیت کرتے نویت ان اصلی اللہ تبارک وتعالیٰ اربع
رکعت الخر فرض ظہر ادرکت وقتہ ولم اداء نماز ظہر کو بجماعت نہ پڑہتے اگر کبہی کچہہ بیماری وغیرہ ہوتی
اور نماز جمعہ کو نہ پہونچتے تو سفر ادا کرتے اور اسیطرح سفر مین بہی طریقہ جاری رکہتے باوجود اسکے کہ نماز
بجماعت ادا کرنیکی نہایت حریص تہے اور فرماتے تہے کہ ہم تابع مجتہدین ہیں اونہون نے جو کچہہ فرمایا ہے
کرنا چاہیئے اور جس کو منع کیا ہے نہ کرنا چاہیئے اور آخر عشرہ رمضان مین مسجد مین معتکف بیٹھتے اور
عشرہ ذالحجہ مین بہی عزلت کرتے اور اون عشرات مین طاعات واذکار وصیام کے بہت حریص ہوتے
اور درود پڑہتے اور شبہاے جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کرکے درود شریف پڑھتے عید الضحی کو راہ مین
تکبیر بلند کہتے جاتے اور عشرہ ذالحجہ کو حاجیون کی شباہت کرکے سر اور ناخن نہ ترشواتے لیکن یہ
جو متعارف ہے کہ عرفہ کے روز لوگ صحرا مین سر برہنہ دو رکعت نماز واسطے شباہت اہل حج کے
ادا کرتے ہین نہ کرتے لیکن بعضے ادعیہ ماثورہ پڑہا کرتے اور عشرہ ذالحجہ مین ہر روز نماز عشا اور
نماز فجر کی دوسری رکعت مین سورہ والفجر پڑہتے نماز کسوف وخسوف پڑھتے اور نماز تراویح کو بیس رکعت
ادا کرتے اور سفر وحضر مین بجمعیت تمام ادا کرتے اور تین قرآن شریف سے کم ایام صیام مین ختم نہ کرتے
اور ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزت و
العظمت والہیبت والقدرت والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا
یموت لاینام سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اللہم اجرنی
من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر اور دیگر ایام مین چونکہ حافظ قران تہے بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتی تہے
اور حلقات مین استماع قران شریف ہمیشہ جاری تہا اور نماز وغیرہ مین اس طرح قرائت پڑہتے
تہے کہ گویا اولے معنی ضمن الفاظ مین فرماتے جاتے ہین اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تہا
کہ اسرار قرانی اوس مقرب سبحانی پر وارد ہورہے ہیں بہت سے آدمی جو کہ مرید بہی نہوتے تہی کہتے کہ
حضرت قران اسطورسے پڑہتے ہین گویا الفاظ اون کے دل سے نکلتے ہین اور ہرگز آواز بنا بنا کر نہ
پڑہتے تہے اور نماز تراویح مین اکثر سامعین کو غنودگی ہوجاتی تہی لیکن حضرت کو کبہی کچہہ نہوتی تہی

اور اسیطرح کہڑے کہڑے قران سنتے ملا بدر الدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت
سی عرض کی کہ کیا باعث ہی کہ آپ کو کبہی غنودگی نہین ہوتی فرمایا کہ شنا ورمی دریا اسرار قرانی فرصت
نہین دیتی کہ ایک بہی جہکاؤن سفر مین منزل پہونچتے تک تلاوت قران فرماتے اور جس وقت آیہ سجدہ
آتی فی الفور سواری سے اوتر کر زمین پر سجدہ کرتے اور حالت انفراد مین تسبیحات رکوع و سجود پانچ و سات
بلکہ نو و گیارہ پڑہتے اور کبہی تین ہی مرتبہ پر اقتصار فرماتے حسب موقع اور حالت امامت مین چار
دفعہ کہتے چند مدت بحالت امامت پانچ مرتبہ تسبیح رکوع و سجود مین کہتے کہ حضرت حق جل و علی سے ممنوع
ہوگئی اور چار دفعہ کہنا شروع کیا تاکہ مقتدی تین مرتبہ بفراغت کہہ لین اور جسطرح اسباب کی احتیاط
کرتے کہ سنت مین نقصان نہو اوسیطرح اسمین بہی احتیاط کرتے کہ زیادتی بہی نہو اور سوائے نماز تراویح و کسوف
و خسوف اور کسی نفل کی جماعت نکراتے اور اسکو مکروہ جانتے اور ہر کلام نماز استخارہ سے شروع کرتے اور کبہی دعا استخارہ پر اکتفا فرماتے اور تشہد
مین انگشت سبابہ سے اشارت نکرتے کہ مذہب حنفی مین حرام و مکروہ ہی ہر چند کہ بہت سے علما اوسکی
سنیت کے قائل ہین مگر بحکم انکہ اذا دار الامر بین السنت والکراہت فترکہ اولی مع ذا
لک کبہی کبہی بمقتضائے حدیث نوافل مین اشارت بہی کرتے تہے تاکہ یہ عمل متروک مطلق نہو اور
مریض کی عیادت کو جاتے اور ادعیہ ماثورہ مریض پر پڑہتے اور دفع مرض کیواسطے توجہ باطنی
فرماتے اور قبرون کی زیارت کو جاتے اور بدعا استغفار مدد فرماتے اور اموات سے استعانت
جایز رکہتے بلکہ خود بہی کرتے اور باطن سے توجہ برفع عذاب و ترقید رجات کرتے دعوت خاص قبول
فرماتے اور دعوت عام مین تشریف نہ لیجاتے اور مجلس سرود خوانی و مولود خوانی مین حاضر نہوتے
(مولود عبارت از قصاید نعت و اشعار غیر نعت خواندن مکتوب دوسو تہتر جلد اول) ذکر جہر ترک ادبی
بلکہ بدعت جانتے خواص بشر کو خواص فرشتون پر فضل دیتے اور نبوت کو ولایت سے افضل جانتے
اگرچہ ولایت اوسی نبی کی کیون نہو اور غلبہ صحو کو غلبہ سکر پر ترجیح دیتے اور صحو خالص نصیب عوام
کالانعام کہتے اور اولیاء عشرت کو جو کہ خلایق کی ہدایت مین مشغول ہوتے ہین اولیاء عزلت سے
جو کہ جنگل و پہاڑون مین بیٹہتے ہین بہتر جانتے اور تمام اصحاب کو تمام اولیاء امت سے خواہ وہ
قطب ہون یا غوث افضل جانتے اور مشاجرات صحابہ کو اجتہاد پر محمول فرماتے اور ہوائے نفسانی
سے مبرا سمجہتے طریق مشایخ مین طریقہ نقشبندیہ کو افضل سمجہتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ طریقہ صحابہ

ع حضرات القدس ... ملا بدر الدین سرہندی ... خلیفہ حضرت ...

ع مکتوب ... جلد اول ... جلد دوم

ہی شیخ محی الدین ابن العربی کو نیکی یاد فرماتے بلکہ اظہار محبت فرماتے معہذا یہ بھی ارشاد فرماتے کہ ہر چند مجھکو شیخ سی محبت ہے مگر بعض علوم کشفی مین اونکی پسند نہین کرتا اور حق اون کی خلاف سمجھتا ہون مگر خطا کشفی کو در رنگ خطاء اجتہادی بعید از مواخذہ جانتے بعض کتب مثل بیضاوی و بخاری و مشکواۃ و ہدایہ و شرح مواقف و بضیاء حاشیہ عضدی و عوارف کا درس بھی فرماتے تحصیل علوم کو سلوک صوفیہ پر مقدم کرتے اور فرماتے کہ صوفی جاہل مسخرہ شیطان ہی اور اگر کبھی سفر جانیکا اتفاق ہوتا تو دوشنبہ و پنجشنبہ کو شروع کرتے اور باقی ایام کو بھی سفر کیواسطے مبارک جانتے کہ الایام ایام اللہ والعباد اللہ اور جب سفر پر متوجہ ہوتے تو دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے اول رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد اور دعا استخارہ بھی پڑھتے اور برامد ہوتے وقت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور چارون قل پڑھتے اور جسوقت سوار ہوتے تکبیر کہتے اور یہ آیت پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اور جب شہر یا قریہ مین داخل ہوتے تو یہ پڑھتے اللہم اسئلک خیرہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا اور جب منزل پر نزول فرماتے تو یہ دعا پڑھتے رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اور اثناء عبور راہ مین اوتر پڑھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور دو رکعت نماز بھی پڑھتے اور سفر مین ہمراہیون کو تلاوت سورۃ قریش کی ترغیب دیتے اور اسیطرح جس منزل مین پہونچتے واسطے خیریت منزل کے دعا استخارہ پڑھتے اور بوقت تند ہوا چلنے کے یہ دعا پڑھتے اللہم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا اللہم انی اسئلک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ اور بوقت رعد وظہور صاعقہ یہ تسبیح پڑھتے سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور اگر کسیکو بلا مین مبتلا دیکھتے تو یہ پڑھتے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا وجعلنی من المسلمین اور اگر کافر یا بت پرست کو دیکھتے تو بھی یہی دعا پڑھتے اور کافر کی کبھی تعظیم نکرتے چنانچہ ایک مرتبہ کی نقل ہے کہ حضرت سلطان کے ہمراہ تھے ایک مرتبہ لشکر سلطانی گنگا پر خیمہ زن ہوا حضرت نے جمیع توابعین سے منع کر دیا کہ اس دریا کا کوئی پانی نپیے کہ ہندوں کا معبد ہے وہان سے دور ایک کنوان

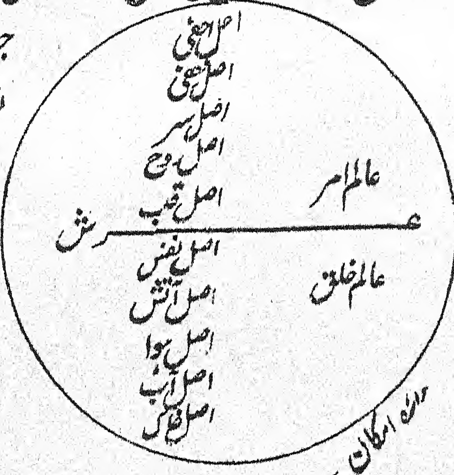
تہا وہان سے پانی منگایا اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت کسی جگہ تشریف لیگئے وہان کنوان پانی عمدہ کا نہ تہا کسی مخلص نے دریاے جمنا کا پانی کہ وہان سے تین چار کوس پر تہا حضرت کے استعمال کیواسطے منگایا جب آپکو معلوم ہوا فرمایا کہ اس پانی کے پینے مین اسکی تعظیم پائی جاتی ہے اس سے فقط استنجا کرین اور جبتک دیکہتے یہ پڑہتے اللھم کما احسنت خلقی فحسن خلقی وحرم وجہی علی النار اور اگر اتفاقاً بازار مین گذر ہوتا تو کلمہ توحید پڑہتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت وھو علی کل شیئ قدیر ابداً ابداً ذا الجلال والاکرام اور جسوقت مسجد مین آتے اگر وقت مکروہ نہ ہوتا تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتے اور اسمین کبہی فرق نہ آتا اور بوقت داخل ہونیکے نیت اعتکاف فرماتے اور اسطرح نیت کرتے اعتکف ما دمت فی ھذا المسجد اور جب دولتخانہ سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑہتے توکلت علی اللہ واعتصمت باللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب ہلال دیکہتے تو پڑہتے اللھم اھلہ علینا بالامن والامان اور ہاتہون کی انگلیون سے نقش لفظ اللہ بناتے اور اگر مریض کی عیادت کو جاتے تو عفاک اللہ کہتے اور جب نیا لباس پہنتے تو پڑہتے الحمد للہ الذی کسانی ھذا الثواب بغیر حول منی ولا قوۃ اور لباس کا نام بہی تعیین کرتے اگر عمامہ پہنتے تو ھذا العمامہ اور قمیص ہوتا تو ھذا القمیص فرماتے اور اگر کوئی اور پوشاک ہوتی تو فرماتے البس جدیداً وعش حمیداً ومت شہیداً الغرض کہ ہر ایک امر مین حضرت کمال رعایت سنت و مستحب رکہتے تہے اور اس امر کی خادمون کو بہی نہایت تاکید ہوتی تہی۔ **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت نے خادم سے فرمایا کہ فلانی جگہ قرنفل رکہی ہیں اون مین سے تہوڑی سی لے آؤ خادم نے چہ دانہ لاکر سامنے رکہے آپ نے ترش ہو کر فرمایا کہ ہماری صوفی کو ابہی اسقدر بہی معلوم نہین کہ اللہ وتر و یحب الوتر پہر فرمایا کہ رعایت وتر مستحبات سے ہے۔ مستحب کو لوگ کیا سمجہتے ہین مستحب دوست داشتہ اللہ تعالی ہے اگر دنیا و آخرت کو ایک ایک مستحب کے عمل مین دین تو بہی کچہہ نہین فرمایا کہ مین اسقدر رعایت مستحب کی کرتا ہون کہ منہ دہوتے وقت خیال رہتا ہے کہ پہلے پانی داہنے رخسار پر پڑے کہ تیامن یعنے داہنے سے شروع کرنا مستحب سے ہے **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے ایام سخت مین

روزہ رکھنے شروع کئے اور بباعث نحافت بدن کے دشواری ہوئی کسی نے عرض کی حضرت پیرکیا دن روزہ رکھنے کے ہین فرمایا کہ ایک مرتبہ انہین ایام مین ماہ رمضان گزرا ہے اوسمین اکثر دن کو استنجا کرنیکا اتفاق ہوا تہا اوسکی قضاء احتیاطی ہے اور اسی تقریب مین اپنی والد کا ذکر کیا کہ جہان تک ممکن ہوتا روزہ دنمین دنکو استنجا کرتے اور اگر بضرورت اتفاق ہوجاتا تو اُس کی قضاء رکہتے سبحان اللہ نعم السلف ونعم الخلف اور جس طرح حضرت رعایت مستحب کی کرتے تھے اسیطرح رعایت اداب بہی تہے **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت پلنگ پر بیٹہکر دفعتاً اوٹہہ کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ بچھونے کے نیچے کاغذ ہے لکال لوگویا اسقدر گوارا نگیا کہ اتنے کاغذ نکالنے آپ بیٹھے رہین اور ایک مرتبہ کاذکر ہی کہ ایک حافظ فرش پر بیٹھا ہوا قران پڑہتا تہا حضرت نے جو خیال کیا تو اپنی نیچے فرش زیادہ پایا جیساکہ صدرنشین کے نیچے ہوتا ہے فی الفور وہ فرش زیادہ اپنی نیچے سی لکال دیا اور اس حافظ کے ہم فرش ہوگئے خواجہ محمد ہاشم کشمی نے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت پیشاب کرنے تشریف لیگئے جب وہان بیٹھے تو دیکہا کہ ناخن پر سیاہی کا نکتہ لگا ہے دل مین خیال گزرا کہ یہ نکتہ اسباب کتابت حروف قرانی سے ہی مع اوسکی اسجگہ بیٹھنا خلاف ادب ہے یہ سوچکر فی الفور باہر نکل آئے اور ہاتہہ دہوکر پہر استنجہ کو تشریف لیگئے

مقام چوتہا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے سلوک کے بیان مین

سلوک مجددی جو اس ناچیز کو بواسطہ حضرت سیدنا و مولینا غلام نبی صاحب للہی اور اونکو اپنی پیر جناب مولینا غلام محی الدین صاحب قصوری اور اون کو اپنے پیر حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی اور اونکو اپنی مرشد حضرت مرزا مظہر جانجانان اور اونکو اپنی شیخ سید نور محمد بداونی اور اونکو شیخ سیف الدین اور اونکو اپنی والد حضرت خواجہ محمد معصوم اور اونکو اپنی والد امام الطریقہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہم سے پونچا ہے وہ طے لطایف عشرہ وسہ گانہ ولایت و کمالات ثلثہ و حقایق سبعہ سے مراد ہی واضح ہو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے نزدیک انسان ایک مجموعہ اجزاء عشرہ یعنی اربعہ عناصر و نفس ناطقہ و قلب و روح و سر و خفی و اخفی ہے اور انہین کو لطائف عشرہ بہی کہتے ہین منجملہ آزان اربعہ عناصر و نفس ناطقہ عالم

خلق سے ہین اور لطایف خمسہ یعنے قلب و روح و سر و خفی و اخفی سے امر سے جملہ قوائے انسانی انہین اجزا سے مرکب ہین اور یہ اجزا اپسمین ایک دوسرے کے ضد ہین جسطرح کہ اربعہ عناصر ایک دوسرے کی ضد ہین اسیطرح پنجگانہ امر مین بھی علیحدہ علیحدہ خاصیت ہی نفس ناطقہ خود خواہان خودی ہے یہ کسیکا تابع ہی نہین ہونا چاہئے بلکہ یہی چاہتا ہی کہ سب اسکے فرمانبردار ہون اللہ تعالی نی اپنی قدرت کاملہ سے ان ضدون کو ایک جگہ جمع کرکے ایک مزاج خاص اور ہیئت وحدانی عطا فرمائی اور اوسکو ایک صورت خاص بخشی کہ اجزاء متفرقہ و متضادہ کی حفاظت کرے اور اس مجموعہ کا نام انسان رکہا اور باعتبار جامعیت و حصول ہئیت وحدانی بتشریف خلافت مشرف فرمایا یہ دولت عظمی سواء حضرت انسان کے اور کسیکے نصیب نہیں ہوئی اصول ان لطایف عشرہ کے عالم کبیر مین ہین منجملہ لطایف عشرہ اصول قلب و روح و سر و خفی و اخفی فوق العرش جسکو لامکان بہی کہتے ہین و اصول عناصر اربعہ و نفس تحت العرش مگر اصل ہر لطیفہ عالم خلق کی اصل لطیفہ از لطایف عالم امر ہے چنانچہ اصل نفس اصل قلب ہے و اصل باد و اصل روح و اصل آب اصل سر و اصل نار اصل خفی و اصل خاک اصل اخفی ہے اور یہ جملہ خلق و امر داخل دایرہ امکان ہی



جب حق تعالی نے اپنی حکمت بالغہ سے بعد تسویہ اس ہیکل جسمانی مین خمسہ عالم امر کو اپنے اپنی محل و موقع سے جگہ عطا فرمائی تو بسبب علایق و عوایق حظوظ نفسانی انہون نے اپنی اصل کو بالکل فراموش کردیا لیکن توجہ پیر کامل مکمل مین اللہ تعالی نے یہ تاثیر رکہی ہے کہ اوسکی برکت سے وہ اپنی اصول سے آگاہ و خبردار ہوتے ہین اور اوسی کی جانب میلان اور طیران کرکے اوس مین داخل ہوکر استہلال و اضمحلال پیدا کرتے ہین سلوک مجددیہ بہ نفی و اثبات شروع ہوتا ہے اور اوس کے تین طریقہ فرمائے ہین طریق اول فکر اسم ذات لطیفہ قلب سی اسم ذات کا طریقہ یہ ہے کہ دل کو جمیع خطرات و حدیث نفس سے خالی کرکے صورت پیر کی باادب تمام مقابل یا اندر دل کے حاضر کرے کہ تصور

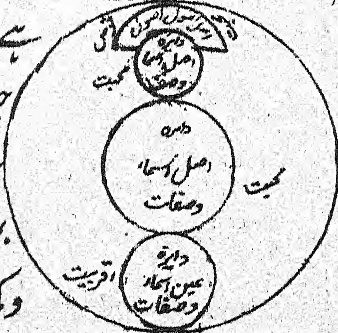
صورت شیخ واسطی رفع خطرات کے عجیب الاثر ہے اور زبان کو تالو سے لگائے اور بجمیع ہمت توجہ
قلب صنوبری کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت واقع ہے ہوا اور اسم مبارک اللہ اللہ بلا لحاظ
کسی صفت کے زبان دل سے کہے بغیر اس کے کہ صورت دل کا تصور کیا جائے یا سانس بند کیا
جائے بلکہ سانس بجائے خود ائی جائے اور ذکر بجائے خود کرے اور جب پچیس مرتبہ کہہ لے تو زبان
سے کہے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اپنی محبت و معرفت مجھی عطا کر یہ لطیفہ زرد رنگ
زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو آدمی
المشرب کہتے ہین بعد ازان بطریق مذکورہ بالا لطیفہ روح سے کہ اوسکا محل زیر پستان راست ہی ذکر کرے
یہ لطیفہ برنگ سرخ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول
ہوتا ہے اوسکو ابراہیمی المشرب کہتے ہین بعد ازان سر سے اسکا رنگ سفید زیر قدم حضرت عیسے
علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اُسکو عیسوی المشرب کہتے
ہین ازان بعد خفی سے اُسکا رنگ سیاہ زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام ہے جس کسیکو اس
لطیفہ کی ذریعہ سی وصول ہوتا ہے اوسکو موسوی المشرب کہتے ہین اسکے بعد اخفی سے اس کا رنگ
سبز زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کسی کا وصول اس کے ذریعہ سے
ہوتا ہی اوسکو محمدی المشرب کہتے ہین اوسکے بعد لطیفہ نفس سے کہ اوس کا محل پیشانی ہے ذکر
کرتے ہین اور اُس کے بعد لطیفہ قالب ہے کہ اوس کی جگہ تمام بدن ہے چاہیے کہ ہر بن مو سے
ذکر جاری ہو جاے اور اسی کو سلطان الاذکار کہتے ہین طریق ذکر نفی و ثبات کا یہ ہے کہ
دو زانو بیٹھے اور سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور بزبان خیال لا کو ناف سی کھینچکر فرق پر
پہونچائے اور پھر وہان سے الٰہ کو کھینچکر داہنے مونڈھے پر لاوے اور الا اللہ کو مونڈھے سی
قلب پر پونچاوے کہ اس مجموعہ کا نقش لا معکوس ( ) ہو جاتا ہے اور بروقت چھوڑنے
سانس کے محمد رسول اللہ خیال مین کہے اور ذکر کرتے وقت کسی عضو کو جنبش نہو اور ہر سانس
مین طاق عدد کہے کہ اوسی کو وقوف عددی کہتے ہین اور جب پچیس مرتبہ کہہ لے تو زبان سے
کہی کہ الٰہی مقصود میرا تو ہی اور رضا تیری اپنی محبت اور معرفت مجھی عطا کر اور بروقت کہنے لا
الٰہ خیال کرے کہ نہین کوئی مقصود اور بروقت الا اللہ کہنے کے مگر اللہ *

واضح ہو کہ حبس مفید حرارت قلب وذوق وشوق ورقت ونفی خواطر وترقی محبت وپیشتر
موجب حصول نفس کشف ہوتا ہے دوسرا طریقہ مراقبہ ہے مراقبہ مشتق ہے ترقب سے اور ترقب
انتظار کو کہتے ہین پس مراقبہ گویا انتظار فیض الہی ہے چاہئے کہ ہر وقت بہ نیاز وشکستگی
تمام متوجہ الی اللہ ہو اور کوئی خطرہ دل پر نہ آنے دے اس صورت مین ذکر کی کچھ ضرورت
نہین ہوتی طریق سیوم ذکر رابطہ ہی یعنی پیر کی صورت اپنی مدرکہ یا دل کے اندر تصور کرے
جب اس شغل کا غلبہ ہو جاتا ہے تو ہر چیز بصورت پیر نظر آتی ہے اور اُسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں
اور یہ اقرب طریق ہے ہر چند کہ ذکر اذکار موجب ثمرات وبرکات ہین مگر اس طریقہ مین مدار کار
محبت ورابطہ شیخ پر ہے براہ محبت طالب صادق ہر ساعت شیخ سے اخذ فیوض وبرکات
کرتا ہے اور بوجہ مناسبت باطنی انا فانا پیر کے رنگ مین رنگا جاتا ہے ذکر تنہا بے رابطہ شیخ
اس طریقہ مین موصل نہین ہے بلکہ بخلاف اس کے صرف رابطہ بارعایت ادب صحبت وتوجہ
والتفات پیر بلا ذکر موصل ہے البتہ اور طریقون مین کہ مدار کار اوراد واذکار وریاضات و
اربعینات پر ہے اون مین رابطہ کی چندان ضرورت نہین ہے لیکن اس طریقہ مین بعینہ طریقہ
اصحاب کرام ہے وافادہ واستفادہ انعکاسی ہے اس مین صرف صحبت شیخ بارعایت ادب
کافی ہے جسطرح صحبت حضرت خیر البشر علیہ وعلی الہ الصلوہ والسلام بشرط ایمان وانقیاد
کافی تھی اور یہی وجہہ ہے کہ یہ طریقہ جملہ طرق مین اقرب واسبق واوفق واسلم واحکم واصدق
واولی واجل وارفع واکمل ہے نظم نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند ٭ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ
را ٭ از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان ٭ می برد وسوسہ خلوت وفکر چلہ را ٭ قاصرے گر کند
این طایفہ را طعن قصور ٭ حاش للہ کہ برارم بزبان این گلہ را ٭ ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را ٭ حضرت مجدد رضی اللہ تعالی فرماتی ہین کہ شکر این نعمت عظمی
بکدام زبان بجا آرد کہ حضرت حق سبحانہ تعالی بافقرا ابتدا از تصحیح عقیدہ بموجب آرا اہل سنت
وجماعت شکر اللہ تعالے سعیہم بسلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مشرف ساخت واز مریدان ومنتسبان
این خانوادہ بزرگ گردانیدہ نزد فقیر یک گام درین طریقہ زدن برابر ہزار گام طریق دیگر است
راہے کہ بکمالات نبوت بطریق تبعیت ووراثت کشادہ میشود مخصوص باین طریق عالیست منتہائی

طرق دیگر تا نہایت کمالات ولایت است از انجا راہے بکمالات نبوت نکشادہ اند از ینجا است کہ این فقیر در کتب و رسایل خود نوشتہ کہ طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است علیہم الرضوان چنانچہ اصحاب کرام بطریق وراثت از کمالات نبوت خط وافر گرفتہ اند منتہیان این طریق نیز ازان کمالات بطریق تبعیت نصیب کامل میابند و مبتدیان و متوسطان کہ ملتزم این طریق اند و محبت کامنتہیان این طریق دارند نیز امید دارند المرء مع من احب نسبتے نیست ودر افتادگان را بعد اختتام لطایف سبع مراقبات شروع ہوتی ہین مراقبہ اول مراقبہ حضور ہے یہ مراقبہ ولایت صغری کا ہی فیض اس کا لطیفہ قلب پر آتا ہے حضرت کا معمول ہی کہ قبل بیعت مفہوم اللہ حاضری وناظری تلقین فرمایا اور جب سالک کو خوب جمعیت وبیخطرگی ہو جاتی تو قطع دایرہ امکان کا خیال فرماتے اور پہر مراقبہ معیت کی مفہوم وہو معکم اینما کنتم تعلیم فرماتے یہ مراقبہ ولایت صغری ہے اسمین بہی

دایرہ ولایت صغریٰ

فیض لطیفہ قلب پر آتا ہی یہان ظلال اسما وصفات ہین سیر ہوتی ہی نسیان ما سوا وعلبات نسبت وتوحید فعلی وتجلی برقی وشہود وحدت در کثرت وشوق وطپش وسکر ومستی وجذبات وواردات وفنا وبقا واہ ونعرہ واستغراق وبیخودی ورفت ودوام حضور ودیگر حالات مثل وحشت وحیرت وانکشاف سر معیت وحصول مقامات عشرہ یعنی توبہ وانابت وزہد وقناعت وورع وشکر وصبر وتوکل وتسلیم ورضا اجمالاً وکشف قبور وکشف قلوب وکشف ارواح اس مقام مین حاصل ہوتی ہین ذکر اسم ذات ونفی اثبات وتہلیل لسانی اسجگہ فایدہ بخش ہے بعد ازان ولایت کبری ہین کہ ولایت انبیا ہے سیر واقع ہوتی ہے اور اسمین تین دائرہ اور ایک قوس ہے دائرہ اولی مراقبہ اقربیت مفہوم ایۃ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ہی اس کا فیض لطیفہ نفس اور لطایف خمسہ پر آتا ہی حضور ونگرانی وعروج ونزول وجذبات مانند قلب اس جگہ بہی حاصل ہوتی ہین لیکن بہ نسبت قلب کے اس جگہ بدمزگی و وکم حلاوتی ہے ذکر تہلیل بزبان وخیال اس جگہ ترقی بخش ہے



بعد ازان مراقبہ محبت کہ مفہوم یحبہم ویحبونہ ہے یہ مراقبہ بہی ولایت کبری کا ہے اطمینان شورش مقام جذبات واستہلاک واضمحلال حقیقت فنا وحقیقت اسلام وشرح صدر ودوام شکر ورضا

اسجگہ حاصل ہوتی ہے اور قضا پر چون وچرا جاتی رہتی ہے قبول تکلیفات شرعیہ مین احتیاج دلیل نہین رہتی دفع انانیت و انہدام تیات و دید قصور و تہذیب اخلاق و تزکیہ رذایل مثل حرص و بخل و حسد و کبر و حب جاہ و عجب اس مقام مین حاصل ہوتا ہے بعد تمام ہونے ولایت کبریٰ کے **ولایت علیا** پیش آتی ہے اسجگہ مورد فیض عناصر ثلثہ یعنے آب باد آتش ہین یہان عناصر ثلثہ کو عروج و نزول ہوتا ہے سلطان الاذکار سے جو بتدریج ان کو صفائی ہوتی ہے وہ اور ہی اور یہ تصفیہ عناصر اور یہان کے حالات و کیفیات بکمال لطافت و نزاکت ہین اور کچھ عجیب و غریب وسعت باطن مین پیدا ہوتی ہے اور ملاء اعلیٰ سے مناسبت حاصل ہوتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ ملائکہ کرام سے ملاقات بھی ہو اور اسرار قابل استتار ظاہر ہون ذکر تہلیل و صلوٰۃ نافلہ اسجگہ مفید ہین بعدہ ازان

دائرہ ولایت علیا

اگر فضل الٰہی شامل حال ہو تو **کمالات نبوت** مین سیر ہوتی ہے کمالات نبوت عبارت دوام تجلی ذاتی ہے بے پردہ اسماء و صفات سے ہے اسجگہ ایک نقطہ طے کرنا جمیع مقامات ولایت سے افضل و بہتر ہے۔ یہان حضور بے جہت ہوتا ہے پچھلی طلب و تپش و بیتابی و شوق حال و مقام توحید وجودی و شہودی بمراحل دور رہجاتی ہین اور بجاے اون کے برد یقین و نکارت و جہالت حاصل ہوتی ہے یہان وصل عریان و صفائی وقت و حقیقت اطمینان و اتباع ہوا و ماجاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و کمال وسعت نسبت باطن و بے کیفی و حرمان نقد وقت ہوتا ہے یافت و ادراک اس جگہ علامت نارسائی مورد فیض یہان صرف لطیفہ خاک ہے اسجگہ اور اسکے جملہ مقامات مین نماز بطول قنوت و تلاوت قران شریف ترقی بخش ہے مگر تین سپارہ سے کم نہین چاہیے اور اگر قران شریف یاد نہو تو ایکہزار مرتبہ سورہ اخلاص بھی کافی ہے اور اوراد و اذکار ماثورہ کہانے و پینے و سونے مین معمول کرنا چاہیے غرضکہ اس جگہ جسقدر اتباع رسول اللہ صلعم ہوگا اوسی قدر ترقی باطنی ہوگی بعد ازان مقام **کمالات رسالت** ہے اسجگہ مورد فیض ہیئت وحدانی ہے کہ بعد تقرر و تکمیل لطایف عشرہ حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کوئی حکیم حاذق متفرق اجزا کی ترکیب وزن درست کرکے ایک معجون خاص مزاج کی بنایا ہے عروج

دائرہ کمالات نبوت

دائرہ کمالات رسالت

و نزول و انجذاب تمام بدن کو نصیب ہوتا ہے بعد ازان مراقبہ **کمالات اولوالعزم** پیش آتا ہے اس جگہ بھی مورد فیض ہیبت و صداقت ہے یہ مقامات یعنے کمالات ثلاثہ آپس مین قشرہ مغز کا فرق رکھتے ہین مقام فوق مثل مغز خیال کرنا چاہیے اور مقام تحت مثل قشر واضح ہو کہ اس کے آگے ذات بحت کو ایک دو راہ پیش آتا ہے ایک بجانب حقایق انبیا اور ایک بجانب حقایق الہیہ خاندان مجددیہ مظہریہ سعیدیہ بین بعد کمالات حقایق الہیہ کی سیر کراتے ہین اور خاندان مظہریہ للہیہ مین بعد کمالات حقایق انبیا کے چونکہ راقم الحروف الٰہی ہی اس سبب سے بعد کمالات حقایق انبیا لکھتا ہے

دائرہ
کمالات اولوالعزم

حقیقت ابراہیمی

دائرہ
حقیقت ابراہیمی

مقام خلت از بس شگرف و کثیر البرکات ہی اس مقام مین انبیا تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور حضرت حبیب رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ اکملہا ماتباع ملت ابراہیم حنیفا مامور ہین اور اسی واسطے آنحضرت صلعم نے برکات مطلوبہ اپنی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلوٰۃ و برکات سے تشابہ کیا ہے کہ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید فرمایا ہے بس اس سے ہی خیر و برکت اس مقام کی دریافت کرنا چاہیے اس جگہ سالک کو انس خاص حضرت حق سبحانہ سے پیدا ہوتا ہے اور تمام خلایق سے اسقدر بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی کی توسط پر راضی نہین ہوتا گویا کہ واما الیک فلا صاحب لی کا مصداق ہوتا ہی درود مذکورہ بالا تین ہزار مرتبہ پڑھنا اس جگہ ترقی بخش ہے

حقیقت موسوی

دائرہ
حقیقت موسوی

مقام محبت صرف ذاتیہ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ پیغمبر نبیا بعث حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اس مقام پر پہونچی ہین اس مقام مین کیفیت عجیب بقوہ تمام ظاہر ہوتی ہے اور باوجود ظہور محبت ذاتی شان استغنائی و بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہی اور یہی بھید ہی کہ بعض مواضعات پر حضرت کلیم اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سی کلمات گستاخانہ سرزد ہوئے کما قال اللہ سبحانہ حکایۃ عن قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ھی الا فتنتک اور ایک قسم کا اس جگہ شور و شوق بھی پیدا ہوتا ہے کہ منشاء رب ارنی انظر الیک ہے لیکن جو شور و شوق قلب مین ہوتا ہے وہ اور ہی اور یہ اور ہے وہ موجب شورش ہے اور یہ

باعث کمال اطمینان و وسعت و بیرنگی باطن و المعہ طاعت و مثنوائے ایلام و انعام محبوب ہوتا ہے
درود شریف اللھم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ و علی جمیع الانبیاء والمرسلین خصوصاً علی کلیمک موسیٰ بقدر
مذکور بالا ترقی بخش ہے **حقیقت محمدی**

دائرہ حقیقت محمدی

یہ مقام محبت و محبوبیت ممتزجہ کے وابستہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اس مقام میں تابع کو اپنی متبوع
ایسی شباہت و مناسبت پیدا ہوجاتی ہے کہ گویا تبعیت درمیان سے اُٹھ گئی اور امتیاز تابع
و متبوع زائل ہوجاتا ہے اور ایسا متوہم معلوم ہوتا ہے کہ گویا تابع و متبوع دونوں ایک ہی چشمہ سے
پانی پیتے ہیں و ہم آغوش ایک کنار و ایک بستر میں مگر تابع اپنے تئیں طفیلی اپنے متبوع کا جانتا ہے و
معنی قول امام ربانی مجدد الف ثانی کہ خدا را از ان دوست میدارم کہ رب محمد است اسجگہ ظاہر ہوتے
ہیں اس مقام میں جمیع حرکات و سکنات دینی و دنیوی میں اتباع محبوب رب العالمین سید المرسلین
مرغوب ہوتا ہے درود اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و اصحاب سیدنا محمد افضل صلوٰتک
بعدد معلوماتک و بارک وسلم بتعداد مذکورہ بالا ترقی بخش ہے **حقیقت احمدی**

حقیقت احمدی

یہ مقام محبوبیت ذاتیہ صرفہ سے ناشی ہے اور یہ نسبت حقیقت سابق کے حضرت ذات سے ایک
مرحلہ نزدیک ہے اور حکم روح رکھتی ہے کیونکہ حقیقت سابق حضرت صلعم کی تعین جسدی ہے
اور یہ تعین روحی اس جگہ علو نسبت باشعشان انوار ظہور فرماتی ہے اور یہ عجیب و غریب کیفیت
حاصل ہوتی ہے امام الطریقہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے رحمۃ اللہ علیہ اس مقام کے
ایضاح میں اس طرح فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمی بدو اسم است کہ ہر دو اسم
مبارک در قرآن مجید مسطور است فرمود محمد رسول اللہ و در حکایت بشارت روح اللہ اسمہ احمد

و ہر کدام این دو اسم مبارک را ولایت علیحدہ است ولایت محمدی ہرچند ناشی از مقام محبوبیت اوست علیہ الصلوٰۃ
والسلام اما آنجا محبوبیت صرف کائن نیست مزجی از انتشار محبیت نیز دارد و اگرچہ آن مزاج بالاصالت اور اثابت
نباشد اما منشأ مقام محبوبیت صرف است و ولایت احمدی ناشی از محبوبیت صرف است کہ شائبہ محبیت ندارد این ولایت از ولایت سابق پیش
قدم است و یک مرحلہ از مطلوب نزدیکتر است و محب مرغوب ترچہ محبوب ہرچند در محبوبیت تمامتر بود و استغنا و بی نیازی او ابعد و اکمل تر باشد
و در نظر محب زیباتر در آید و عشاق تر نماید و بیشتر محب را بخود جذب سازد و شیفتہ و دلاشتر گرداند سہ نہ تنہا آنکہ گفتم زیبا اوست ؛ بلا گویند
نیکو را کہ اوست ۔ مراد از بلا افراط عشق است سبحان اللہ احمد عجب اسمی است سامی کہ مرکب از کلمہ مقدسہ احد است و از حلقہ

حرف میم کہ از غوامض اسرار الٰہی است جل شانہ در عالم بیچون گنجائش ندارد کہ در عالم چون تعبیر از ان سر
مکنون بغیر از حلقہ میم توان کرد اگر گنجائش میداشت حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ بان تعبیر میفرمود واحد احد
است کہ لا شریک لہ است و حلقہ میم طوق عبودیت است کہ بندہ را از سوائے تمیز گردانیدہ است پس نہ
ہمان حلقہ میم است و لفظ احد از برائے تعظیم او آمدہ است و اظہار و اختصاص او کردہ علیہ و آلہ الصلوٰۃ
والسلام ؎ چو نام اینست نام آور چہ باشد ٭ مکرم تر بود از ہرچہ باشد ٭ بعد از ہزار سال کہ آنرا تا پنج
نہادہ اند در تغیر امور عظام معاملہ آنو لایت با ینولایت کشید و ولایت محمدی بولایت احمدی انجامید
و کار و بار از دو طوق عبودیت بیک طوق رسید و بجائے طوق تحتین حرف الف کہ رمزے از رب
اوست متمکن گشت تا محمد احمد شد علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام بیانش آنست کہ دو طوق عبودیت عبارت
از دو حلقہ میم است کہ در اسم مبارک محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وبارک اندراج یافتہ است
تواند بود کہ آن دو طوق اشارت بدو تعین او باشد علیہ وعلےٰ الہ الصلوٰۃ والسلام یکے از ان دو
تعین جسدی بشری است و دوم تعین روحی ملکی و در تعین جسدی ہرچند بواسطہ عروض و ت فتور رفتہ
بود و تعین روحی قوت گرفتہ اما اثر آن تعین باقے ماندہ بود ہزار سال بائست تا آن اثر نیز زایل شود
و نشانی ازان تعین نماند و چون ہزار سال آخر آمد و اثرے ازان تعین نماند و یک طوق عبودیت
ازان دو طوق گسستہ شد و زوالے و فنائی بان طاری گشت والف الوہیت کہ آنرا در رنگ
بقائے بامد توان گفت بجائے آن نشست تا چار محمد احمد گشت و ولایت محمدی بولایت احمدی انتقال
فرمود پس محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ عبارت از دو تعین آمد و احمد کنایت از یک تعین باشد
و بس این اسم بحضرت اطلاق اقرب باشد و از عالم دور تر بود سوال فنا و بقا کہ مشائخ
قرار دادہ اند و ولایت را بان مربوط ساختہ بچہ معنے است و این فنا و بقا کہ در تعین محمدی گفتہ شد بکدام
معنے جواب فنا و بقا کہ ولایت بان مربوط است فنا و بقا شہودیست اگر فنا و زوال است باعتبار
نظر است و اگر بقا و ثبات است ہم باعتبار نظر آنجا صفات بشری را استتار است نہ زوال و فنای این
تعین بچنین است بلکہ اینجا صفات بشری را زوال وجودی متحقق است و انخلاع از جسدی بروحی
کا این و در جانب بقا این جا نیز ہرچند بندہ حق نشود و از بندگی نہ برآید اما بحق نزدیکتر افتد و معیت
بیشتر پیدا میکند و از خود دور تر گشتہ احکام بشری از وے مسلوب تر میگردد و بسط حقیقت

دائرہ حب صرفہ

احمدی حب صرفہ پیش آتا ہے علو و بیرنگی اس مقام کے بسبب قرب ذات مطلق
والاتعین بیان نہین ہوسکتی اول چیز کہ گنجینہ مخفی سے ظہور پذیر ہوئے یہی حب ہے
اور یہی حب منشاء ومبدا خلق ہے اگر یہ حب نہوتی در ایجاد نکھلتا چنانچہ حدیث
شریف کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف اس پر نص قاطع ہے یہ مقام خاص
جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پچھلے حقائق اس مقام کے ظل ہین سر حدیث قدسی لولاک لما
خلقت الافلاک اس سے دریافت ہوتا ہے دیگر حقایق انبیا کا اسجگہ کچھہ نشان نہین ملتا اسکے بعد لا

دائرہ لاتعین

تعین ہے کہ سیر قدمی کی اسجگہ گنجایش نہین ہے البتہ سیر نظری ہوتی ہے اور یہ
سیر نظری ذات بحت وصفات ثمانیہ یعنے تکوین وقدرت وسمع وبصر وکلام
وعلم و حیاۃ وان کے اصول واصول اصول مین ہوتی ہے حقیقت کعبہ

دائرہ حقیقت کعبہ

یہ مقام سرادقات عظمت وکبریاے ذاتیہ الہیہ ہے اسجگہ باطن سالک پر ایک
ہیبت وارد ہوتی ہے اور جب اس مقام مین فنا وبقا حاصل ہوجاتی ہے تو
سالک توجہ ممکنات اپنی جانب پاتا ہے حقیقت قرآن

دائرہ حقیقت قرآن

عبارت مبدء وسعت بیچون حضرت ذات سے ہے اسجگہ نکات واسرار مقطعات ومتشابہات
ظاہر ہوتے ہین اور وقت قرأت زبان فارسی حکم شجرہ رکھتی ہے بلکہ بسا اوقات تمام قالب حکم زبان
پیدا کرتا ہے اور غالباً علامت انکشاف انور قرآن مجید ایک ثقل باطن عارف پر ہوتا
ہے گویا انا سنلقی علیک قولاً ثقیلا اس سے مراد ہے حقیقت صلوٰۃ

دائرہ حقیقت صلوٰۃ

عبارت کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے ہے یہ مقام جامع جمیع
کمالات ہے اگر حقیقت کعبہ ہے وہ بھی جزو صلواۃ ہے اور اگر حقیقت
قرآن ہے وہ بھی جزو صلوٰۃ ہے جس شخص کو اس مقام سے مناسبت تامہ پیدا
ہوجاتی ہے وہ بروقت نماز گویا از نشاء دنیوی سے خارج اور نشاء اخروی مین شامل ہوجاتا
ہے اسجگہ سیر حقایق انبیا ختم ہوتی ہے اور سالک کو حقایق الہیہ کی سیر کرائی جاتی ہے ومضمون حدیث ان
تعبد اللہ کانک تراہ بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے اور جو دولت کہ مخصوص بآخرت ہے اس سے حظ وافر حاصل ہوتا ہے ار
حنی یا بلال وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اسجگہ کہلتا ہے صاحب فتوحات مکیہ نے لکھا ہے کہ صوم سے

کہ ترک اکل وشرب اوسمین ہوتا ہے صفات صمدیت مین شامل ہوتا ہے اور نماز سے کہ عابد ومعبود
کا امتیاز کرتا ہے غیر اور غیریت مین اتم ہے امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہین کہ صاحب
فتوحات کا یہ کلام نبھی بر توحید وجودی ہے کہ جس کا منشا وسکر وعدم آگاہی از حقیقت نماز ہی جو لوگ
کہ سماع ووجد وتواجد در قص ورقاصی کے خوگر ہین اگر شمہ ہی حقیقت صلوۃ سے آگاہ ہوتے تو ہرگز
اوس طرف خیال نکرتے مگر کیا کرین چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند معبودیت صرفہ (معبودیت)
یہان کیسکی مجال قدم زدن نہین عابدی ومعبودی مین گنجائش قدم ہی مگر جب معاملہ معبودیت صرفہ
پر پہونچا تو پہر قدم کجا مگر الحمد للہ کہ سیر نظری کو اس جگہ جائز رکہا ہے اور بقدر استعداد گنجائش رکہی ہے بلا
بودی اگر این ہم نبودی - شاید کہ قف یا محمد اسی کوتاہی قدم سے اشارہ ہے سیر نظری وسیر قدمی سے
یہ مراد نہین ہے کہ وہان شہود ومشاہدہ ہے یا قدم رکہنے کی گنجائش ہے بلکہ یہ سیر از قبیل متشابہات
ہین من لم یذق لم یدر یہ ایک وصول مجہول الکیفیہ ہی اگر صورت مثالیہ مین نظر آیا تو اوسکو سیر
نظری کہا اور اگر وصول قدمی ہوا تو سیر قدمی کہا و اگر نہ وہان نظر کجا اور قدم کہان اسیجگہ عبادت
صلوتیہ سے حدت نظر وترقی بصر کو ترقی ہوتی ہے واضح ہو کہ طے مقامات مجددیہ توجہ والتفات
پیر کامل مکمل پر موقوف ہے اور بلا توجہ پیر کامل مکمل پائے سعی لنگ ہے ایسا شخص جسکی نسبت
صحبت مین یہ مقامات حاصل ہون النادر کالمعدوم ہین کاتب الحروف کے علم مین اسوقت
حضرت مرشدنا وقبلتنا حضرت مولینا حافظ غلام نبی صاحب احمدی للّٰہی مدظلہم العالی کی مجددیت
بافر وسعادت ہین تو البتہ یہ مقامات بوجہ احسن حاصل ہو سکتے ہین اللہ تعالے نے اونکو تسلیک
مقامات مجددیہ مین ایسی قوت قدسیہ عطا فرمائی ہے کہ جس کا نظیر حکم عنقاے مغربی رکہتا ہی
وسننی ہمین بڑا فرق ہے سہ قدر این مے نشناسی بخدا تا نچشی ؎ باوجودیکہ جہان خصوصاً
ہندوستان پر از کفر وشرک وبدعت ووہابیت ہی مگر مبدء فیاض نے حضرت مرشدنا مولینا
کو ایسا سراپا تاثیر بنایا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بمجرد تلقین مقام سالک پر فیوض وبرکات
اوس مقام کے وارد ہوجاتے ہین اور قوت تسلیک مقامات اس سے قیاس کرنا چاہیے کہ کسیکو صرف
ایک مہینہ کے عرصہ مین اور کسی کو ہر ایک مقام پر صرف سات سات توجہہ فرماکر طے سلوک مجددیہ
کرا دیا ہے اور سالک نے بقدر اپنی استعداد کے ہر مقام کا بخوبی امتیاز کیا وہذا من اعجب العجوبات

ومن اعظم التصرفات اس وقت تک حضرت کی خدمت سراپا برکت مین چالیس کے قریب آدمی جملہ مقامات مجددیہ حاصل کر چکے ہین اور اجازت صغری وکبری تک تو اس قدر پہونچے کہ شمار نہین اللہ تعالے حضرت کی عمر شریف مین برکت کرے کہ وجود مسعود ایک آیت آیات الہی ورحمت رحمتہاے رب العالمین سے ہی ؛؛

ز اقتضاے خطا تا نہایت مغرب زمین مرزبر — نباشد ہیچ کس مانند او از نوع انسانی

ز اقطاب جہان دعوای ہمتایش مپرسید — نہار اگر سزد با مہر تابان لاف رخشانی

ز خورشید جمالش نیست جز خفاش بے بہرہ — بجز احول نہ بیند کس درین عالم ورا ثانی

نرسید مہر را با فیض او لاف جہانگیری — نباشد چرخ را با قدر او امکان ہمشانی

بجان شو بندہ اش ای آنکہ میخواہی شدن آزاد — ز تسویلات نفسانی و تلبیسات شیطانی

تمناے قبولش دارم و دانم کہ تا اہلم — مددیار روح شاہ نقشبند و غوث گیلانی

سگم از سگ بسے کمتر تو نجم الدین صفت جانا — برین سگ بنگر از روے کرم زانسان کہ میدانی

لیکن جس شخص کو ان مقامات کی بشارت ملے وہ یہ نہ خیال کرے کہ مین مثل اولیاء متقدمین ہوگیا ہون اور مقامات مذکورہ مین مثل اون حضرات کے رفعت وقوۃ پیدا کر لی ہے یہ خود عجب دیندا ہے واضح ہو کہ نسبت حضرات مجددیہ بالکلیہ ہے جس طرح کہ آئینہ کو آفتاب کے مقابل مین کرین تو نور آفتاب آئینہ مین منطبع ہو جاتا ہے اسی طرح اس طریقہ مین بھی انوار پیر کا پرتو باطن پیر پڑتا ہے پس بعد پرتو پڑنیکے اگر مرید استو بحفاظت رکھے اور اوس کی پرداخت کرے تو انشاء اللہ تعالے مستحق ہو جاویگا بلکہ اگر مرد خوش استعداد ہے اور جد وجہد کرے تو کچھ بعید بھی نہین کہ شریک دولت مشایخ کبار ہو جاے کہ کوئی کمال بجز مرتبہ نبوت ختم نہین ہوا اور مبدء فیاض مین بخل ودریغ ممکن نہین بقول شخصی ہے فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ؛ دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ؛

مقام پانچوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ملفوظات مین

ایک روز شب کے وقت حضرت نے یہ اشعار مولینا روم کے ؛ عشق معشوقان نہانست وستیر ؛ عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر ؛ لیک عشق عاشقان تن زہ کند ؛ عشق

معشوقان خوش وفربہ کند - مگر بکمال لطف وکیفیت پڑہے بعدازان فرمایا کہ معشوقون کے عشق کو عاشقون کے عشق سے بسبب علو کچہہ مناسبت نہین کیونکہ معشوقون کا عشق صرف ذات عاشق کے متعلق ہوتا اور اسمین صفات کا کچہہ لگاؤ نہین بخلاف عشق عاشق کہ اسمین سراسر معشوق کی صفات سے صفات کا لحاظ ہے مگر ہان اگر عاشق لبسبب غلبہ واستیلای عشق صفات معشوق سے ذات معشوق پر گذر جائے تب البتہ اُسکے عشق کو معشوق کے عشق سے مناسبت ہوجاتی ہے جیسے کہ مجنون عامری کے آواخر حال کی نقل مشہور ہے والا ابتدا و توسط مین عشق عاشق مین صرف صفات منظور ہوتی ہین جیسے کہ عشق عاشق مجازی مین خال وخط مد نظر ہوتا ہے اور عشق معشوقان مین سوا ذات عاشق کے اور کچہہ منظور نہین ہوتا پہر فرمایا کہ صفات کیواسطے بے آرامی وتلوین ضرور ہے اور اسی وجہ سے عشق عاشق بلبل ونفیر ہوتا ہے اور عشق معشوق مین تمکین یہ موجب نزاری عاشق وفربہی معشوق ہے - اور یہ جو کہا کہ عشق معشوقان نہانست وستیر یہ بھی محبت ذاتیہ کی طرف اشارہ ہے لان الذات اخفی من الصفات واوثق منہا اور یہ حضرت کا فرمانا گویا یحبہم ویحبونہ کے معنے کی رمز واشارہ تعبیر کی ہے ایک روز حضرت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ ایک درویش خاص سنے عرض کی کہ ایک کتاب مین لکھا دیکھا کہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ سنے فرمایا ہے کہ در ہرچیز رحمت است الا در محبت کہ درو ہیچ رحمت نیست کہ بکشتند وازکشتہ دیت میخواہند یعنے سب چیزمین رحمت ہے لیکن محبت مین رحمت نہین کہ قتل کرتے ہین اور مقتول سے خونبہا مانگتے ہین یہ سنکر حضرت چارپائی سے اٹہ بیٹھے اور قدرے مراقب رہے بعدازان خواجہ محمد ہاشم کشمی اپنے خلیفہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ کلام عارف کے زوال عین واثر سے خبر دیتا ہے جس سنے یہ کلام کیا اُسنے گویا اپنا حال کہا ہے ہرچند اُسکے حق مین رحمت ہے رحمت ہے لیکن وہ بیچارہ معشوق مین باقی اور محقق ہونیکے شوق مین اوس رحمت کو رحمت نہین جانتا کیونکہ اول جب وہ کشتہ محبت ہوا تہا تو معشوق سے دور تہا اوس وقت اُس کو معشوق کی خبر وسکن کا حال سننا ہے رحمت ہی رحمت تہا اور جب یہ حاصل ہوگیا تو رویت کو رحمت سمجہا اور جب یہ بھی حاصل ہوگیا تو قرب کو رحمت جانتا اور جب قرب بھی ہوگیا تو ہم اغوشی کو رحمت سمجہا اور جب یہ بھی نصیب ہوگئی تو اُسکو بیرحمی سمجہا اور عین معشوق ہونے کو رحمت سمجہا اور جب عین بھی ہوگیا تو پہر اوس غنیمت کی اور مدارج

ومراتب ہین کہ اون کے شوق مین مراتب حاصل شدہ بیرحمی خیال کرتا ہے اور ناحاصل شدہ کا
حصول رحمت سمجھتا ہی اور پھر فرمایا کہ یہ جو کہا ہے کہ از کشتہ دیت میخواہند یعنے مقتول سے خونبہا
مانگتے ہین اس کے یہ معنی ہین کہ اوسنے بدالنست خود اپنے تئین کشتہ تصور کیا اور اوس پر معاملہ
فنا و بقا جو گزرا اوس کو دیت یعنی خونبہا سمجھا اور جو کچھ کہتا ہے عالم حیرت مین کہتا ہی اور یہ
معلوم نہین کہ پھر مرتبہ اوس کا قتل کامل نہین ہوا تھا کوئی رمق باقی رکھی تھی بعد قتل ثانی کے ازالہ
رمق باقیماندہ تہا جو بنظر تامل دیکھا تو قاتل کی نظر مین اور رمق باریک نظر آئی اوس کے ازالہ کیواسطے
پھر حق کی اس جگہ خونبہا طلب کرنا قاتل کا مقتول سے یہ ہی کہ مقتول اپنی تئین سراپا سپرد قاتل کرے
اس کے بعد اور بھی توجیہہ فرمائی کہ بکشندہ از کشتہ دیت میخواہند سے یہ بھی مراد ہی کہ باوجود فنا،
جس کو کہ زوال عین واثر لازم ہے اس سے بندگی اور وظایف اور تکالیف شرعیہ طلب کرتی ہین
ایک روز حضرت نے فرمایا کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی کی یہ رباعی ہے۔ این وہم بود کز تو دمے برخیزد
امکان وحدث براہ و روی برخیزد ٭ گر لطف خدا در رسد از راہ کرم ٭ شاید کہ دمے از
تو دوے برخیزد ٭ اون کے زوال عین کیطرف اشارہ کرتی ہے ہر چند کہ اون کے نزدیک وہ
زوال ایک لمحہ سی زیادہ نہین ہے کیونکہ زوال عین جو ہوتا ہے وہ تجلی ذاتی سے ہوتا ہی اور تجلی ذاتی اون کے
نزدیک لمحہ سے زیادہ نہین ہوتی پس زوال عین بھی ایک لمحہ سے زیادہ نہوا اور صاحب فصوص تو بالکل
زوال عین کے قائل ہی نہین کیونکہ اون کے نزدیک عین معلوم ہے پس معلومات الہی سے اگر اوس کو
زوال ہو تو گویا علم الہی منقلب بجہل ہوا اور یہ محال اور اس قسم کے عقاید گمراہی اور زوال اثر کے بھی
یہ بزرگ قائل نہین کیونکہ جب عین نہ زایل ہوا تو اثر کس طرح زایل ہوگا اور بعض صوفیہ کے کلام سے
پایا جاتا ہے کہ عین جاتا رہتا ہے اور اثر نہین جاتا لیکن میرے نزدیک عین واثر دونو جاتے رہتی
جیسے کہ شیخ ابوسعید قدس سرہ کے کلام سے اوسکی صراحت ہوتی ہے اور جو زوال عین مانتے ہین
اور زوال اثر جایز نہین رکھتے اوس سے یہ پایا جاتا کہ اون کا زوال عین کامل نہین ہوا کیونکہ اثر حکم
عرض رکھتا ہے اور عین حکم جوہر جب جوہر نہ رہا تو پھر عرض کجا جب سر نہ رہا تو درد سر کس طرح رہ سکتا ہے
بعد ازان حضرت نے شیخ منہیہ کی یہ رباعی چشمم ہمہ اشک گشت و چشمم نگریست ٭ در عشق تو
بے چشم ہمے باید زیست ٭ از من اثرے نماند این عشق از تو چیست ٭ چون من ہمہ معشوق

شدم عاشق کیست بپڑہے اور چوتہے مصرع کو مکرر پڑہکر فرمایا کہ اس سے ہمارا اتفاق نہین ہے بلکہ
اوسی قول شیخ سمنانی سے کہ توئی خیزد و دوئی برنخیزد ہان اتنا فرق ہے کہ شیخ سمنانی اوسکو
برقی کہتے ہین اور مین استمراری کیونکہ تجلی ذاتی میرے نزدیک دائمی ہے نہ کہ برقی اور فرمایا کہ زوال
عین واثر کو رفع دوئی لازم نہین ہوسکتی کیونکہ جو ہستی کہ ظل کو تہی اپنے اصل سے تہی اس کو وہ اپنی
جانتا تہا اور جب اوس نے اصل کو دیدی تو توئی برخیزد کا مضمون صادق آیا کیونکہ توئی اسمین وہی
امانت تہی جو اوس مین مودع تہی اور اس نے اس کے اہل کے حوالہ کی لیکن دوئی دور نہین ہوسکتی
کیونکہ ظل اصل نہین ہوسکتا ایک روز بتقریب اس کلام صاحب فصوص کے فرمایا ہے ان شئت
قلت انہ ای انعالم حق وان شئت قلت انہ خلق وان شئت قلت حق من وجہ وخلق من وجہ
وان شئت قلت بالحیرۃ لعدم التمیز بینہما - فرمایا موجود موہوم مین تمیز کرنا اوسبات ہی اور ممیز
ہونا اور کچہہ اور اس طرح نفی وانتفا مین نہایت باریک فرق ہے کہ نفی ابتدا اور توسط مین ہوتی ہے
اور انتفا انتہا مین اور اوسی تقریب مین فرمایا کہ ہمارے خواجگان قدس اللہ تعالے اسرارہم کے
طریقہ مین تعلیم وتعلم اسم ذات ونفی اثبات دونو جاری ہین لیکن مجہکو جو آگاہ کیا ہے وہ یہ ہی کہ اسم ذات
کو جذبہ سے مناسبت ہی اور نفی اثبات کو سلوک سے مگر چونکہ اس طریقہ مین جذبہ سلوک پر مقدم ہے اس لئے
ابتدا مین اسم ذات تعلیم کرتے ہین اور جب سلوک مین قدم رکہتا ہے تو نفی اثبات تعلیم کرتے ہین ایک
روز حضرت خلوت مین تشریف رکہتے تہے چند خادم بہی حاضر تہے ایک نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے
کہ محافل وہنگامون مین ظہور نسبت زیادہ ہوتا ہے اور خلوت اور تنہائی مین کمتر ہوتا ہی حضرت نے
فرمایا کہ یہی بہید ایک شخص نے حضرت خواجہ احرار سے دریافت کیا تہا اوس کے جواب مین فرمایا کہ ہمارے
خواجگان کی نسبت محبوب ہی اور قاعدہ ہے کہ جب محبوب کو خلوت مین بلاتے ہین تو شرماتا ہے بعد
اوس کے حضرت نے فرمایا کہ حضرت خواجہ کا یہ جواب لطیف وظریف ہی لیکن حل اس کا دقیقہ کا کیا
خواجہ محمد ہاشم کشمی نے جو کہ اوسوقت موجود تہے عرض کی کہ حل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اصل یہ ہے
کہ ظاہر وباطن مین آپسمین نسبت الفت آشنائی وہمنشینی ہی کہ دوستون اور ہمنشینون مین محبت
ہوتی ہے اور سالک کا ہر دو لو یعنے ظاہر وباطن اپنی اپنی کام مین مثلاً باطن توجہ ومراقبہ وحضور وظاہر نیک
امور حسنہ مین مشغول رہتی ہے اور محافل وہنگامون مین بسبب کثرت اختلاط خلق ظاہر باطن کی

ہمنشینی و مجالست سے رہجاتا ہے اوسوقت باطن اپنے کام مین سرگرم اور مشغول ہوتا ہے یہ سبب ہے کہ اوسوقت غلبہ حضور و حلاوت زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت سالک سکوت مین چلاتا ہے اختلاط خلق سے چھوٹ جاتا ہے اور باطن کیطرف بوجہہ محبت سابقہ مصاحب ہوکر مختلط ہوجاتا ہے ناچار باطن کے حضور توجہہ مین فرق آجاتا ہے خواجہ محمد ہاشم کشمی نے عرض کی کہ اکثر ہوتا ہے کہ سالک کو خلوت بہ نسبت مجالس کے زیادہ حلاوت ہوتی ہے اس کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ اوس کا باطن قوی تر ہوگیا ہی اور ظاہر پر غالب آگیا ہے بلکہ اوس نے اوس کو بھی اپنے رنگ مین کر لیا ہے اس سبب سے آرام زیادہ آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس طرح ذات اوسبحانہ تعالی ادراک مین نہین آتی اسی طرح صفات اوتعالی بھی ادراک و مراقبات مین نہین آتین اور جو کچھہ کہ مراقبات و ادراک مین آتا ہے وہ ظلال صفات سے اور یہ بھی بیمر اختیار ہی اور چاہیئے کہ بحکم اذکرونی یاد الہی مین مستغرق رہے تاکہ اللہ تعالے بوعدہ اذکرکم تمکو یاد کرے ذکر بغرض حصول احوال و مکاشفات نکرے اور کوئی مطلب دل مین نرکھے بلکہ بیغرضانہ طور پر بذکر و عبودیت مشغول رہے اگر قبول کرے اور جو کچھہ عطا فرمائے اور بموافق اعتقاد اہل سنت و جماعت ہو اعتماد کرے اور بتبرانہ ہل من مزید مترانم ہو دگرنہ اعتبار نکرے فرمایا کہ اللہ تعالی کا شکر یہ ہے کہ باوجود حصول کمالات ذاتیہ و رعایت تنزیہ اوسبحانہ مراقبات صفات مین کمال خوف و حیرت ہوتی ہے بعض مشایخون کو مین نے سنا ہے کہ مبتدیون کو مراقبہ ذات سبحانہ فرماتی ہین اور اوس کو بنور بیرنگ محیط تمام عالم بتلاتے ہین اور اون مراقبہ والون کے بیان سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نور کو بسیط و عریض خیال کرتے ہین حق سبحانہ ایسے مخیلات سے منزہ ہی اوتعالی بسیط حقیقی ہی کہ اوس جگہ طول و عرض کو گنجایش نہین ہے ایک روز حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ صوفیہ علیہ سے دین محمدی کو بڑا فایدہ پہونچا اور صدہا ہزارہا آدمی اون کی برکت سے گمراہی سے نکل کر کمالات کو پہونچے اور بہت سے اسرار غامضہ کتاب و سنت کی اون کے کشف سے ظاہر ہوئے لیکن بعض ارباب سکر اس طایفہ سے ضرر بھی دین متین کو پہونچا کہ حالت مستی مین جو اون سے کلمات سرزد ہوئے اون کو ناقصون نے اپنا تکیہ کلام اور سند بنائی لیکن اللہ تعالی کو اون سے ان کلمات کی ظاہر کرانے مین حکمت ہوگی اور اون سے یہ کلمات بحکم تخلقو باخلاق اللہ موافق سنت الہی سرزد ہوئے کیونکہ قرآن مجید مین بھی متشابہات مثل ید و استوی علی العرش وغیرہ واقع ہین کہ جس سے بعض فرقون نے اللہ

تعالی کا جسم ثابت کیا اور گمراہ ہوئے حالانکہ اللہ تعالےٰ اون کی گمراہی سے واقف تھا بلکہ ان کلمات
کے سرزد ہونے مین متابعت سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت خاتمیت
صلعم نے بھی فرمایا ضحك الله وان الله خلق آدم على صورته ورأيت ربي في سكك المدينة
على صورة امرد شاب ووضع الله يده على كتفي فوجدت بردها - حالانکہ انبیا
خصوص جناب سید المرسلین صلعم کمال صحو مین تھے پس اگر صوفیہ سے اس قسم کے کلمات صادر ہون
تو کوئی جگہ لعن طعن کی نہیں ہے پھر فرمایا کہ مین نے اپنی تئین ہمہ تن بسپرد شریعت کردیا ہے میری زبان
قلم سے بھی بعض کلمات سکر امیز سرزد ہوئے ہین دیکھئے ظاہر ہین اوس سے کیا مطلب نکالتے ہین فرمایا
علوم و معارف مین ترجمان موجید وحال ہین اگر کچھہ تناقض بنداقع واقع ہو تو اوسکو اختلاف احوال علیحدہ
اور ہر مقام کے معارف جدا ہوتی ہین اور اختلاف احوال و اوضاع پر غور کرنی سی تناقض و تدافع مرتفع ہوجاتے
ہین فرمایا کہ سرگرمی ارشاد و اوضاع پر حمل کرنا چاہئے کیونکہ ہر وقت کے احوال ارشاد کہ حضرت خواجہ جیتک نقشبندی سے کہ
جبتک میرا معاملہ انتہا کو نہ پہونچا تھا اور جب میرا معاملہ انتہا کو پہونچا تو وہ سرگرمی جاتی رہی فرمایا کہ حضرت
خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ سمرقند اور بخارا سے یہ تخم لایا - اور ہند مین بویا فرمایا کہ حصول برکت وظہور عظمت
کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ باعتبار درجات اوس کے قایل کی ہی جسقدر پڑہنے والا بزرگ ہوگا اوسیقدر
برکت و عظمت زیادہ ہوگی اور ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھی کہ شاید اس سے زیادہ کوئی آرزو ہوگی کہ
ایک گوشہ مین بیٹھکر تکرار کلمہ طیبہ کرے مگر کیا کیجئے تمام آرزوئین میسر نہین ہوتین ایک روز فرمایا کہ ہر چند
مین کیا اور میرے عمل کیا ہین اور جو کچھہ مجھہ کو عطا فرمایا ہی محض کرم و فضل سی عطا فرمایا لیکن اگر کچھہ بہانہ ہو بھی
ہوسکتا ہے تو یہ ہی ہوسکتا ہے کہ جو کچھہ مجھکو عطا کیا ہے بباعث متابعت سرور دین و دنیا عطا کیا
ہی اور جو کچھہ نہین بخشا ہی وہ بباعث قصور اتباع نہین بخشا اور اسی تقریب مین فرمایا کہ ایک
روز بھول کر پاخانہ مین پہلے داہنا پیر رکہا اوس روز بندش احوال رہی اخرکار جب کمال
ندامت کی تو احوال نے رجوع کیا ہمیشہ حضرت اپنے اصحاب کو کثرت ذکر و دوام حضور اور مراقبہ
کیواسطی تاکید کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ دار دار عمل ہے اور مزرعہ کشت کار چاہیئے کہ حضور باطن
کو برعایت آداب اعمال ظاہری جمع کرکے مشغول رہو فرمایا کہ بہت سے آدمی حضرت خواجگان
کے رسائل سے یہ سمجھتے ہین کہ اس طریقہ مین کثرت عمل کے کچھہ ضرورت نہین ہے یہ بالکل غلطی

کیونکہ طریقہ خواجگان اتباع اطوار نبوی میں اوفق واوثق ہے ہان اسقدر ہے کہ اس طریقہ مین
چونکہ ابتدا و توسط مین سکر و استغراق بہت ہوتا ہے اسواسطے مبتدے و متوسط صرف فرایض و
سنن موکدہ پر اکتفا کرتے ہین معہذا رعایت عزیمت کو اہم مہام سے سمجھتے ہین اور پھر جب بعنایت
ربانی تلوین سے تمکین پر پہونچتی ہین ناچار بکثرت طاعت و عبادت مشغول ہوتے ہین اور اسوقت
مدار کثرت ترقیات کثرت اعمال پر ہے فرمایا کہ لوگ جانتے ہین کہ ریاضت بھوک اور روزہ رکہنے
پر منحصر ہے اور یہ نہین جانتے کہ توسط احوال کہانہ اور پینے مین دوام صیام سے افضل ہے
مثلاً کسی شخص کے سامنے طعام لذیذ رکہا ہے اور اُس نے ادہی بھوک کہانا کہا کر ہاتہ ہٹا
لیا یہ مستحب ریاضت بنسبت اوس کے کہ کسی نے طعام نادیدہ امساک کیا ہو فرمایا کہ لوگ ہوس
ریاضت و مجاہدات رکہتے ہین حالانکہ کوئی ریاضت برابر اداب شریعت نہین خصوصاً ادا ے نماز
جس طرح کہ شارح نے فرمایا ہے نہایت دشوار ہے حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہ لکبیرۃ الا علی الخاشعین
فرمایا کہ احوال تابع شریعت ہے نہ شریعت تابع احوال کیونکہ شریعت وحی سے قطعی ثابت ہوچکی
اور احوال ظنی یہ کشف والہام سے ثابت ہوتا ہے فرمایا کہ بعض درویشان خام ناتمام پر تعجب ہوتا ہے
کہ اپنے کشف پر اعتماد کرکے مخالفت وانکار شریعت غرا ایضا کرتے ہین حالانکہ اگر موسیٰ کلیم اللہ
جناب رسول صلعم کے عہد مین ہوتے تو اون کو بہی بلا متابعت غرا اور کچہہ چارہ نہ تہا تو اب
پہران کور باطنون کو کیا کہنا چاہیے فرمایا۔ کہ حضرت خواجگان نے فرمایا ہے کہ نسبت ہمارے سب
نسبتون سے فوق ہے وجہہ اوسکی یہہ ہی کہ متابعت نسبت سینہ و رعایت عزیمت مین وہ سب سے
پیش قدم ہین اس سبب سے اونکی نسبت بہی سب طریقون سے فوق ہوئی فرمایا کہ شرم آتی ہے کہ در
صورت انفراد و استطاعت و قوت رکوع و سجود مین تہوڑی تسبیحات پر اکتفا کیجائے فرمایا کہ کرامات
وہی معجزات پیغمبر مین جیسے کہ معجزون سے ترویج دین مراد تھی اسیطرح کرامتون سے بہی وہی مقصد
ہے اس سے علاوہ اولیا و لنکا مطلب اظہار خوارق سے کچھہ حصول جاہ و ہنر نمائی و شہرت
نہین ہے اور باوجود اس نیت کے اکثر اولیا اظہار خوارق سے اخیر وقت مین نادم ہوئی اور بعض ملک
کا قول ہے عقوبۃ الانبیا حبس الوحی وعقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات وعقوبۃ المومنین
التقصیر فی الطاعات اور جس قدر قرب قیامت ہوتا جاتا ہے اور اوسی قدر دین ضعیف ہوتا

جاتا ہے اچنانچہ احادیث کثیرہ سے یہ امر ثابت ہے لاجرم خوارق بھی کہ تقویت دین کیواسطے تھین
تقلیل پذیر ہوتی جاتی ہین خصوصاً جبکہ خیر البشر صلعم کو ہزار سال گذر چکے اور اس مدت کو تغیر
دینے مین تاثیر عظیم ہے اولیا عشرت مثل اولیا عزلت غالباً اظہار کرامت سے منع کر دیے گئے
ہین کہ ظہور خوارق مقتضیات اسم الہادی سے ہی کہ رشد و ہدایت سے تعلق رکھتا ہے و زمانہ اخیر
مقتضی ظہور اسم المضل ہے کہ وابستہ بدعت و ضلالت ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی الحدیث
ان بین یدی الساعہ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مومنا ویمسی کافرا و
یمسی مومنا ویصبح کافرا الحدیث اور فرمایا کہ کرامت کہ ارباب ارشاد کو ضروری ہے یہ ہے
کہ مریدان رشید کی تبدیل اخلاق کرائین اور ایک حال سے دوسرے حال پر پہونچائین اور مرید سجادہ نشین
ہر روز اپنے مرشدون سے کرامتین مطالعہ کرتا ہے اور اپنی بین آثار تصرف پیر پاتا ہے اور مریدون کی
علاوہ اورون کو کرامات دکھانا اولیاؤ نکو کچھ ضرور نہین کہ معاملہ ولایت پوشیدہ بہتر ہے
قباب لایعرفہم غیری اس مدعا پر گواہ صادق ہے اور ایک جگہ تحریر بھی فرمایا ہے کہ خوارق نہ از ارکان
ولایت است ونہ از شرایط آن بخلاف معجزہ نبی کہ از شرایط مقام دعوت است لیکن ظہور خوارق از
اولیاء اللہ شایع است تخلف کم کند اما کثرت ظہور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل آنجا
باعتبار قرب الہی است جل شانہ تواند بود کہ از ولی اقرب ظہور خوارق اقل باشد و از ابعد اکثر خوارق
کہ از بعض اولیا این امت بظہور آمدہ از اصحاب کرام رضی اللہ عنہم عشر عشیر آن نیامدہ تا آنکہ افضل اولیا
بمرتبہ ادنی اصحابی نرسد نظر بر ظہور خوارق از کوتہ نظریست و دلیل است بر قصور استعداد تقلیدے شایان
قبول فیض نبوت و ولایت جماعہ اند کہ استعداد تقلیدی در ایشان غالب است بمد قوت نظر ایشان حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالے بواسطہ ان قوت اصلاً محتاج بلم نگشت ولہذا اسبق سابقان این امت
آمد و ابو جہل لعین بواسطہ قصور ہمین استعداد باوجود ظہور چندین آیات باہرہ و معجزات قاہرہ بدولت
تصدیق نبوت مشرف نشدہ اور فرمایا کہ خوارق دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول ظہور علوم و معارف
الہی ہے کہ ذات و صفات و افعال واجبی سے علاقہ رکھتی ہے اور وراء طور عقل و نظر ہے اور یہ قسم
خاص ارباب حق اہل معرفت کو نصیب ہے قسم ثانی کہ معاملات کرنے سے تعلق رکھتی ہی اس مین محق و مبطل
سب شریک ہین قسم اول اللہ تعالے کے نزدیک مکرم ہے کہ اولیاء خاص بلا شرکت غیر اوس سے مشرف

مین قسم ثانی عوام مین معتبر و محترم ہے بلکہ اگر اسم قسم کی اہل استدراج سے صادر ہو تو کچھہ عجب نہین کہ لوگ اوس کو پرستش کرنے لگین اور بر خلاف اُسکے قسم اول کو عوام لوگ خوارق سے نہین جانتے کوئی خیال کرے کہ جو علم مخلوقات سے تعلق رکہتا ہو اوس مین کیا رکہا ہے بلکہ یہ علم تو اس قابل ہے کہ نسیاً منسیا کر دیا جائے تاکہ مخلوقات اور اون کے حالات سب سہو ہو جاوین معرفت الٰہی احترام و اعزاز کے شایان ہے لیکن اس موقعہ پر پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز۔ بسوخت عقل کہ این چہ البوالعجبی است ۔ اور یہی وجہہ ہی کہ متقدمین مین مثل شیخ جنید بغدادی سے کہ سید الطایفہ ہے شاید کہ دس کرامتین نقل کین ہین اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حال سے خبر دی ہے ولقد آتینا موسیٰ تسع آیاتٍ بینات کرامات و خوارق دلیل افضلیت نہین ہے اور نہ قلت علامت نقص اور نہ ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت بلکہ اوس کے لوازم سے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ولی سے کرامت ظاہر ہو جاوے اور اوس کو خبر ہو۔ فرمایا کہ ابتدا تعلیم مین عموماً دل کا ذاکر ہو جانا اور جذب پیدا ہونا ہمارے حضرت خواجہ کے انعامات و برکات سے ہے ہر چند کہ پہلے بہی یہ معمول تہا مگر ابتداء تعلیم مین اسقدر عموماً نہوتا تہا فرمایا کہ ایک روز مین نے حضرت خواجہ سے اس کا سبب دریافت کیا تہا تو اونہون نے فرمایا تہا چونکہ اب طلبا کی ہمت بہ نسبت سابق کے بہت کم ہوگئی ہے اس سبب سے یہ بات اختیار کی تاکہ بلا مجاہدہ و مشقت اون کو یہ بات حاصل ہو جاوے کہ اونکی برودت مبدل بحرارت ہو جاوے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء ۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کمال عنایت سے کہ کوئی کوچہ کوچہ فقر سے نہین رکہا کہ اوس مین مجہکو عبور نہوا اور طالب حسب استعداد خود جس طریقہ مین سلوک کرتا ہی اوسکو تکمیل مین پہونچا دیتا ہون ۔

مقام چہٹا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات مین

چون طالبے پیش شیخے بیاید باید کہ شیخ اورا اول استخارہ فرماید از سہ استخارہ تا ہفت استخارہ تکرار نماید بعد از استخارہ ہا اگر تذبذبے در طالب پیدا نشد شروع در کار او نماید فایدہ اقبال قلب شیخ کامل مکمل ہی تا تمام استخارہ ہے اور اگر استخارہ کرے تو نور علی نور ہے (اول اورا طریق توبہ تعلیم دہد و در حصول توبہ بقدر اجمال اکتفا نماید و تفصیل آن را بمرور ایام حوالہ کند کہ ہمم درین ایام

بسیار قاصر اند اگر اول تکلیف تحصیل تفصیل توبه کرده شود ناچار حصول آن مدتے طلبد وشاید درین
مدت فتورے در طلب آورد واز مطلب باز ماند بلکه توبه را بهم سرانجام نه‌دهد بعد ازان طریقے که مناسب
استعداد طالب است تعلیم نماید وذکرے که ملایم قابلیت اوست تلقین فرماید وتوجهے بکار او درکار
دارد والتفاتے بحال او مرعی نماید وآداب وشرایط راه را با او بیان سازد ودر متابعت کتاب وسنت
وآثار سلف صالحین ترغیب فرماید ووصول مطلوب را بے متابعت این محال دانند واعلام نماید
که کشوف ووقایع که سر موے مخالفت بکتاب وسنت داشته باشد اعتبار نکند مستغفر باشد وتصحیح عقاید
بمقتضاے آراے فرقه ناجیه اهل سنت وجماعت نصیحت نماید وتعلیم احکام فقهیه ضروریه وعمل بموجب
ان تاکید فرماید که طیران درین راه بے این دو جناح اعتقادے وعملے میسر نیست وتاکید نماید که در
لقمه محرم ومشتبه را احتیاط نیک مرعی دارد وهرچه یابد نخورد واز هرجا که یابد تناول ننماید تا فتوی
شریعت غرا دران باب راست نکند بالجمله در جمیع امور کریمه اتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه
فانتهوا را نصب عین خود سازد - حال طالبان از دو امر خالی نیست یا از اهل کشف ومعرفت اند یا
از ارباب جهل وحیرت اما بعد طے منازل ورفع حجب هر دو طایفه واصل اند در نفس وصول مزیتے نیست
یکے را بر دیگر چنانکه دو شخص بعد از طے منازل بعیده بکعبه میرسید یکے منازل راه را تماشا کرده رفت
وتفصیل هرکدام از منازل را بقدر استعداد خود دانسته رسید ودیگرے از منازل راه چشم دوخته
رفت وتفصیل اطلاع نایافته بکعبه رسید هر دو شخص در نفس وصول بکعبه مساوی اند هیچ کدام را
زیادتی نیست درین وصول بر دیگرے باید دانست که بطور تاثر علامت نقصان استعداد نیست
گروهے باشند تام الاستعداد که باین بلا مبتلا گرداند ایضاً نصیحت به اصحاب ارشاد محافظت
کنند که امرے صادر نشود که باعث نفرت خلایق گردد که وبال عظیم است نفرت خلق مناسب
حال ملامتیه است که بشیخے ودعوت کار ندارد بلکه مقام ملامت نقیض مقام شیخی است مبادا
این دو مقام غلط نمایند ودر عین شیخی آهنگ روے ملامت کنند که ظلم عظیم است ودر نظر مریدان
خود را متجمل دارند ودر اختلاط وموانست با مسترشدان افراط ننمایند که باعث استخفاف است
که منافی افاده واستفاده است ودر محافظت حدود شرعیه نیک رعایت نمایند مهما امکن عمل
برخصت تجویز نکنند که هم منافی این طریقه علیه است وهم مناقض دعواے متابعت سنت سنیه

عزیزی فرموده است ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین چه ریائے عارفان از برای انجذاب
قلوب طلاب است بجناب قدس خداوندے جل سلطانہ پس ناچار از اخلاص مریدان بہتر باشد وایضاً
اعمال عارفان اسباب تقلید است مر طالبان را در اتیان اعمال اگر عارفان عمل نکنند طالبان محروم
مانند پس عارفان ریا برائے ان کنند تا طالبان بآن اقتدا نمایند این ریا عین اخلاص است بلکہ
بہتر از اخلاص کہ از برائے نفع خود باشد اینجا کسے گمان نکنند کہ عمل عارفان محض از برائے تقلید
طالبان است و عارفان را بعمل احتیاج نیست عیاذاً باللہ سبحانہ این عین الحاد و زندقہ
است بلکہ عارفان در اتیان اعمال بسائر طالبان برابراند و از انبیان اعمال ہیچکس را استغنا نیست نہایت
ما فی الباب در اعمال عارفان گاہ است کہ نفع طالبان کہ مربوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بان اعتبار
از ریا می نامند بالجملہ در قول و فعل نیک محافظت نمایند کہ اکثر خلائق درین اوان ہنگام طلب اند کارے
بوقوع نیاید کہ منافی این مقام باشد و جہال را الطعن اکابر رساند از حضرت حق سبحانہ تعالیٰ استقامت
طلبند ایضاً مدار این طریق بر دو اصل است استقامت بر شریعت بحدیکہ بر ترک ادنائے آداب آن
راضی نباید شد و رسوخ و ثبات بر محبت و اخلاص شیخ طریقت بنہجی کہ اصلا بروی مجال اعتراض
نمایند بلکہ جمیع حرکات و سکنات او زیبا و محبوب در نظر مرید در آید عیاذاً باللہ سبحانہ در آدائے از امور
کہ باین دو اصل متعلق است خللے واقع شود و اگر بعنایت اللہ سبحانہ این دو اصل مستقیم است سعادت
دنیا و آخرت نقد وقت است ایضاً بدانے کہ منامات و واقعات شایان اعتماد و اعتبار نیست
اگر کسے خود را در خواب بادشاہ دید یا قطب وقت یافت فی الحقیقت نہ چنین است بیرون خواب
و واقعہ اگر بادشاہ شود یا قطب گردد مسلم است پس از احوال و مواجید ہر چہ در بیداری و افاقت ظاہر
شود گنجائش اعتماد دارد والا فلا بدانکہ سالکان این راہ از دو حال خالی نیستند مرید اند یا مراد اگر مراد اند
طوعاً یا کرھاً بہم براہ انجذاب و محبت ایشان را کشان کشان خواہند برد و بمطلب اعلیٰ خواہند رسید
و ہر ادبی کہ در کار شود بتوسط یا بے توسط تعلیم شان خواہند شد و اگر زلتے واقع شود زود متنبہ
خواہند فرمود و بران مواخذہ نخواہند کرد و گر بہ پیر ظاہری احتیاجے داشتہ باشد بے سعی ایشان
بآن دولت دلالت خواہند فرمود بالجملہ عنایت ازلی جل سلطانہ متکفل حال این بزرگواران است
بسبب یا بے سبب کار ایشان را خواہند کرد واللہ یجتبی من یشاء و اگر مرید اند کار ایشان بے

توسط پیر کامل مکمل دشوار است پیرے باید کہ بدولت جذبہ و سلوک مشرف شدہ باشد و بسعادت فنا و بقا مستسعد گشتہ و سیر الی اللہ تعالیٰ و سیر فی اللہ و سیر عن اللہ باللہ و سیر فی الاشیاء باللہ را باتمام رسانیدہ و اگر جذبہ او بر سلوک او مقدم است و تربیت مرادان مربی شدہ کبریت احمر است کلام او دوا است و نظر او شفا احیاء دلہا مردہ بتوجہ شریف او منوط است و تازگی جانہا پژمردہ بالتفات لطیف او مربوط و اگر این طور صاحب دولت پیدا نشود سالک مجذوب ہم مغتنم است و تربیت ناقصان از و نیز مے آید و بتوسط او بدولت فنا و بقا میرسند سے آسمان نسبت بعرش آمد فرود ٭ ورنہ بس عالیست پیش خاک تود ٭ اگر بعنایت خداوندی جل سلطانہ طالبے را باین طور پیر کامل مکمل دلالت فرمودند باید کہ وجود شریف او را مغتنم داند خود را بتمام باو سپارد و سعادت خود را در مرضیات او داند و شقاوت خود را در خلاف مرضیات او شناسد بالجملہ ہوائی خود را تابع رضائے او سازد و در خبر نبویت علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات انمہا و اکملہا لن یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ بداند کہ رعایت آداب صحبت و مراعات شرائط از ضروریات این راہ است تا راہ افادہ و استفادہ مفتوح گردد و بدون نتیجۃ للصحبۃ و لا ثمرۃ للمجلس بعضے از آداب و شرائط ضروریہ در معرض بیان آوردہ میشود بگوش ہوش باید شنید بدانکہ طالب را باید کہ روئے دل خود را از جمیع جہات گردانیدہ متوجہ پیر خود سازد و با وجود پیر بے اذن او بنوافل و اذکار نپردازد و در حضور او بغیر او التفات ننماید و بکلیہ خود متوجہ او نشیند حتی کہ بذکر ہم مشغول نشود مگر آنکہ او امر کند و غیر از نماز فرض و سنت در حضور نقل کردہ اند از سلطان اینوقت کہ وزیرش پیش او استادہ بود و اتفاقاً درین اثناء آن وزیر التفاتے بجانب جامہ خود کردہ بند آنرا بدست خود راست میساخت درین حال نظر سلطان بان وزیر افتاد دید کہ بغیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمیتوانم کرد کہ تو وزیر من باشی در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی باید اندیشید کہ ہرگاہ وسائل دنیا را آداب دقیقہ در کار است وسائل وصول اللہ را بوجہ اتم و اکمل رعایت این آداب لازم خواہد بود و مہما امکن در جائے نہ ایستد کہ سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلاے او پا نہ نہد و در متوضائے او طہارت نکند و بظروف خاصہ او استعمال نکند و در حضور آب نخورد و طعام تناول ننماید و بکسے سخن نکند بلکہ متوجہ احدے

نگردد و در غیبت پیر در جاے که او ست پا دراز نکند و بزاق دهن با نجانب نیندازد و هر چه از پیر صادر
شود از صواب داند اگرچه بظاهر صواب ننماید او هر چه میکند از الهام میکند و باذن کار میکند برین تقدیر
اعتراض را گنجایش نباشد و اگرچه در بعضے صور در الهامش خطا راه یابد چه خطاے الهامی در
رنگ خطاے اجتهادی است ملامت و اعتراض بران مجوز نیست و ایضاً چون این را محبتے به پیر پیدا
شده است در نظر محب هر چه از محبوب صادر میشود محبوب بنماید پس اعتراض را مجال نباشد و در کلی
و جزوی اقتدا به پیر کند چه در خوردن و پوشیدن و چه در خفتن و طاعت کردن نماز را بطرز او باید ادا
کرد فقه را از عمل او اخذ نمود ے آنرا که در سرای نگار بیست فارغ است * از باغ و بوستان و تماشائی
لاله زار * و هیچ اعتراض را در حرکات و سکنات او مجال ندهد اگرچه آن اعتراض مقدار حبه خردله باشد
زیرا که اعتراض را غیر از حرمان نتیجه نیست و بے سعادت ترین جمیع اخلائق همین این طایفه علیه است
نجانا الله سبحانه عن هذا البلاء العظیم و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نکند اگرچه آن طلب بطریق خواطر و
وساوس باشد هیچ شنیده که مومنے از پیغمبری معجزه طلب کرده باشد معجزه طلبان کفار اند و اهل انکار
ے معجزات از قهر دشمن است * بوے جنسیت پے دل بردن است * موجب ایمان نباشد
معجزات * بوے جنسیت کند جذب صفات * اگر شبهه پیدا شود و در خواطر از اب توقف عرض نماید
اگر حل نشود و تقصیر بخود نهد و هیچ منقصت را بجناب پیر عاید نسازد و واقعه که رود بد از پیر پنهان ندارد
و تعبیر وقایع از و طلب کند و تعبیر یکه بر طالب منکشف شود نیز عرض نماید و صواب و خطا را از و جوید و
بر کشوف خود زنهار اعتماد ننهند که حق با باطل درین دار ممتزج است و صواب با خطا مختلط و
و بے ضرورت و بے اذن از و جدا نشود که غیر او را بروے گزیدن منافی ارادت است و آواز خود را بر
آواز او بلند نکند و سخن بلند با و نگوید که سوء ادب است و هر فیضے و فتوحیکه برسد آنرا بتوسط پیر تصور نماید و اگر در
واقعه بیند که فیضے از مشایخ دیگر رسیده است آنرا نیز از پیر داند و بداند که چون پیر جامع کمالات و فیوض
است فیض خاص از پیر مناسب استعداد خاص مرید ملایم کمال شیخے از شیوخ که صورت افاده از وے
ظاهر شده است و بمرید رسیده است و لطیفه از لطایف که پیر مناسب بآن فیض دارد و بصورت
آن شیخ ظاهر شده است بواسطه ابتلاء مریدان لطیفه را شیخ دیگر خیال کرده است و فیض را از ان
دانسته این مغلطه عظیم است حق سبحانه از مزلت قدم نگاه دارد و بر اعتقاد و محبت پیر مستقیم

وارد بحرمت سید البشر علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام والتسلیمات بالجمله الطریق کله ادب مثل مشهور
است هیچ بے ادبی بخدا نرسد واگر مرید در رعایت بعضے از آداب خود را مقصر داند و ادای آن کما ینبغی
نرسد واگر بسعی هم تواند معفو است اما از اعتراف تقصیر ناچار است واگر عیاذا بالله سبحانه رعایت آداب
نکند و خود را مقصر هم نداند از برکات این بزرگواران محروم ست ؎ هر که او روئی بهبود نداشت ٭ دیدن
روئی نبی سود نداشت ٭ اری مریدی که ببرکت توجه پیر بمرتبه فنا و بقا برسد و براه الهام و طریق فراست
بروے ظاهر شود و پیران را مسلم دارد بکمال او گواهی دهد آن مرید را میرسد که در بعضے امور الهامی به پیر خلاف
کند و بمقتضائے الهام خود عمل کند اگرچه نزد پیر خلاف آن متحقق بود چه آن مرید درین وقت از ربقه تقلید بر آمده
است و تقلید در حق وے خطا است نمے بینی که اصحاب پیغمبر صلے الله علیه وسلم وعلیهم الصلوٰة والتسلیمات
در امور اجتهادیه و در احکام غیر منزله با آن سرور خلاف کرده اند و در بعضے اوقات صواب بجانب اصحاب
ظاهر شده است کما لایخفی علی ارباب العلم پس معلوم شد که خلاف پیر مرید را بعد از رسیدن بمرتبه کمال مجوز
است واز سوء ادب مبرا است بلکه اینجا همین اولیست واگرنه اصحاب پیغمبر علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات
که بکمال ادب مودب بوده اند غیر از تقلید امر دیگر نمیکرده اند ابو یوسف را بعد از رسیدن بمرتبه اجتهاد تقلید
ابی حنیفه رضی الله تعالی عنه خطا است صواب در متابعت راے خود است نه راے ابی حنیفه قول مشهور
است از امام ابو یوسف که نازعت ابا حنیفه فی مسئلة خلق القرآن ستة اشهر شنیده باشی که تکمیل صناعت
متلاحق افکار است اگر بر یک فکر ماندی زیادتی پیدا نکردی نحوے که در زمان سیبویه بوده است امروز باختلاف
آراء و تلاحق انظار ده صد زیادتی و کمال پیدا کرده است اما چون بناء او نهاده است فضل او راست الفضل
للمتقدمین لیکن کمای اینهار مثل امتی کمثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره هم حدیث نبویست علیه وعلی آله الصلوٰت
والسلام تذییل لرفع شبهه بعض المریدین بدانکه گفته اند الشیخ یحیی و یمیت احیا و اماتت از لوازم مقام شیخی است
مراد از احیاء احیاء روحی است نه جسمی و همچنین مراد از اماتت اماتت روحی است و مراد از حیوة و موت فنا و بقا
است که بمقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن الله سبحانه متکفل این دو امر است پس شیخ را
ازین احیا و اماتت چاره نباشد معنی یحیی و یمیت یبقی و یفنی احیاء اماتت جسمی را بمنصب شیخی کاری نیست
شیخ مقتدا حکم کاه ربا دارد هر کس را با او مناسبت است در رنگ خس و خاشاک در عقب او میدود و تغییب
خود را ندوے استیفا نمایند خوارق و کرامات از براے جذب مریدان نیست مریدان بمناسبت معنویه منجذب

میگردانند وانکه باین بزرگواران مناسبت ندارد واز دولت کمالات ایشان محروم است اگرچه هزار معجزه خوارق وکرامات بیند ابوجهل وابولهب راشاهد این معنے باید گرفت قال الله سبحانه فی حق الکفار وان یروا کل ایٰة لا یؤمنوا بها حتی اذا جاءوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین والسلام ایضاً باید دانست که حقوق پیر فوق سایر حقوق ارباب حقوق است بلکه نسبت ندارد وحقوق پیر بر حقوق دیگران بعد از انعامات حضرت حق سبحانه واحسانات رسول او صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولادت صوری برا هر چند از والدین است اما ولادت معنوی به پیر مخصوص است وولادت صوری را حیات چند روزه است وولادت معنوی را حیات ابدی است نجاسات معنویه مرید را پیر است که بقلب وروح خود کناسی مینماید وتطهیر اشکینه او میفرماید ودر توجهات که نسبت به بعضے مسترشدان واقع میشود محسوس میگردد که در تطهیر نجاسات باطنیه ایشان تلوث بعاب توجه میدود ودر زمانے مکدر میدارد پیر است که بتوصل او بخدا میرسند عز وجل که فوق جمیع سعادات دنیویه آخرویه است پیر است که بوسیله او نفس اماره که بالذات خبیث است مزکی ومطهر میگردد واز امارگی باطمینان میرسد واز کفر جبلے باسلام حقیقی مے آید - گر بگویم شرح این بیحد شود ٭ پس سعادت خود را در قبول پیر باید دانست وشقاوت خود را در رد او نعوذ بالله سبحانه من ذالک رضاے حق سبحانه درپس پرده رضاے پیر مانده اند تا مرید در مراضی پیر خود را گم نسازد بمرضیات حق سبحانه نرسد آفت مرید در آزار پیر است هر زلتے که بعد ازان باشد تدارک ان ممکن است اما آزار پیر را هیچ تدارک نتوان نمود آزار پیر بیخ شقاوت مرید را عیاذاً بالله سبحانه من ذالک خللے در معتقدات اسلامیه وفتورے در اتیان احکام شرع از نتایج وثمرات آنست از احوال ومواجید بباطن تعلق دارد وخود چه گوید واثرے از احوال اگر با وجود آزار پیر باقی ماند از استدراج باید شمرد که آخر بخرابی باید کشید وغیر از ضرر بنتیجه نخواهد داد والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ ایضاً قباب اولیاء الله صفات بشریت ایشان است بهرچه سایر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند ولایت ایشان را از احتیاج نمی برارد وغضب ایشان نیز گاه گاه مثل غضب سایر مردم است هرگاه سید انبیا علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات فرماید اغضب کما یغضب البشر باولیاء چه رسد وهمچنین این بزرگواران در اکل وشرب ومعاشرت باهل وعیال وموانست باایشان باسایر ناس شریک اند تعلقات شتی که از لوازم بشریت است از خواص وعام

زائل نمیگردد و حق سبحانه تعالی در شان انبیا علیهم الصلوة والتسلیمات میفرماید و ما جعلناهم جسداً لا یاکلون الطعام و کفار ظاهربین گفتند مال هذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق پس هر که نظر او بظاهر اهل الله افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد همین ظاهربینی ابوجهل و ابولهب را از دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت سعادتمند آنست که نظر او از ظاهربینی اهل الله کوتاه گشت و حدت نظر او بصفات باطنیه این بزرگواران نفوذ گردد و بر ظاهر مقصور گشت کنیل مصر دماء للمحجوبین عجب کاریست صفات بشریت آنقدر که در اهل الله ظاهر میگردد و در سایر مردم ظاهر نیست وجهش آنست که ظلمت و کدورت در محل هموار و مصفا اگرچه اندک باشد بیشتر هویدا مے گردد از آنچه در محل ناهموار و غیر مصفا اگرچه بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت میکند و در قالب و قلب و روح میدود و در خاص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز از این ظلمت مبراست مقصور بر قالب است و بس و ایضاً این ظلمت در عوام موجب نقصان و خسارت است و در خواص موجب کمال و انتفاعات همین ظلمت خواص است که ظلمت عوام را زایل میگرداند قلب هاے ایشان تصفیه مے بخشد و نفس ها را تزکیه میدهد اگر این ظلمت نمے بود خواص را بعوام هیچ مناسبت نمیگشود و راه افاده و استفاده مسدود میشود این ظلمت در خواص آنقدر نمی ایستد که مکدر سازد بلکه ندامت و استغفار که در قفاے دست میدهد چندین ظلمت و کدورت دیگر را هم میزداند و ترقیات میفرماید همین ظلمت است که در ملایکه مفقود است و بسبب آن راه ترقی مسدود و اسم ظلمت بروے قبیل مدح بما یشبه الذم است عوام کالانعام صفات بشریت اهل الله را در رنگ صفات بشریت خود میدانند و محروم و مخذول میمانند قیاس غایب بر شاهد فاسد است هر مقام را خصوصیات علیحده است و هر محل را لوازم جدا والسلام علی اتبع الهدی والتزام متابعة المصطفی علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات ایضاً آگهی چیست این که اولیا خود را که باطن زلال خضر است که هر قطره از آن چشیده حیات ابدی یافت و ظاهر ایشان سم قاتل هر که بآن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد ایشانند که باطن ایشان رحمت است و ظاهر ایشان زحمت باطن همین ایشان در ایشان است و ظاهر همین ایشان اند بدکیشان بصورت جو نما اند و بحقیقت گندم بخش بظاهر از عوام بشر اند بباطن از خواص ملک بصورت بزمین اند و بمعنی بفلک جلیس ایشان از شقاوت رسته است و انیس ایشان بسعادت پیوسته

اولئک حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون و صلی الله تعالی علی سیدنا محمد واٰله وسلم

ایضاً حضرت حق سبحانه وتعالی اولیاء الله را بنهجے مستور ساخته است که ظاهر ایشان از کمالات باطن ایشان خبر ندارد و چگونه باعدا باطن ایشان را نسبتے که بمرتبه بیچونی و بیچگونگی حاصل گشته است نیز بیچون است و باطن ایشان چون از عالم امر است نیز نصیبی از بیچونی دارد و ظاهر که سراسر چون است حقیقت آنرا چه یابد بلکه نزدیک است از نفس حصول آن نسبت انکار نماید اما بنا بر الجهل و عدم المناسبت تو اند بود که نفس حصول نسبت را دانند اما ندانند که متعلق آن کیست بلکه بسیار است که نفی متعلق حقیقی او نماید و کل ذلک لعلو تلک النسبة ودنو الظاهر و باطن خود مغلوب آن نسبت است و از دید و دانش رفته است چه داند که چه دارد و بکه دارد پس ناچار تعبیر از عجز از معرفت بمعرفت راه نما شد لهذا صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرمود العجز عن درک الادراک ادراک نفس ادراک عبارت از نسبت خاصه است که عجز از ادراک آن لازم است لان صاحب الادراک مغلوب بالعلم ادراک نجعله لا العلم حاله کما مر ایضاً شخصے بود در لباس صوفیان که به بدعت اعتقادی مبتلا بود این فقیر در حق او تردد داشت اتفاقاً می بینیم که انبیا صلوٰة الله تعالی و التسلیمات علیهم با هم جمیع اند و همه زبان واحد سفر مایند در حق آن شخص که لیس منا درین اثنا بخاطر رسید که از شخص دیگر که فقیر در حق او تمرد دبود استفسار نماید در باره او فرمودند کان منا نعوذ بالله سبحانه من سوء الاعتقاد ومن طعن الانبیاء الامجاد ایضاً آنچه برما فقیران لازم است دوام نسل است و افتقار و انکسار و تضرع و التجا آداء وظایف عبودیت و محافظت حدود شرعیه و متابعه سنت سنیه علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة و تصحیح نیات در تحصیل خیرات و تخلیص بوطن و تسلیم ظواهر و روئیت عیوب و مشاهده استیلاء ذنوب و خوف انتقام علام الغیوب و قلیل پنداشتن حسنات خود را اگرچه بسیار باشد و کثیر انگاشتن سیئات خود را اگرچه اندک باشند و ترسان و لرزان بودن از شهرت و قبول خلق قال علیه الصلوٰة والسلام بحسب امرء من الشران یشار الیه بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمه الله و متهم داشتن افعال و نیات خود را اگرچه مثل فلق صبح باشد و عدم اعتنا باحوال و مواجید خود اگرچه صحیح و مطابق باشد اعتماد نباید کرد و مستحسن نباید پنداشت مجرد تائید دین و تقویت ملت را و ترویج شریعت و دعوت خلق را الحق جل و علا چه این قسم تائید گاه است که از کافر و فاجر هم آید قال علیه الصلوٰة والسلام ان الله لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر مرید که بطلب آید و اراده مشغولی نماید آنرا در رنگ بیر و شیر باید دانست و باید ترسید که مبادا ازین راه خرابی او خواهند

و استدراج او نمایند و اگرچه فرضاً در قدوم مرید صد خود فرحی و سرورے یابد آنرا کفر و شرک دانند و تدارک آن
به ندامت و استغفار چندان نمایند که اثرے ازان سرور نماند بلکه بجائے آن فرح حزن و خوف نشیند و نیک
تاکید نمایند که طمعے در مال مرید و توقع در منافع دنیوی او پیدا نشود که مانع رشد مرید است و باعث خرابی
پیر چه آنجا همه دین خالص مے طلبند الا للہ الدین الخالص شرک را دران حضرت ہیچ وجه گنجایش نیست
و بدانند که ہر ظلمتے و کدورتے که بردل طاری گردد ازاله بتوبه و استغفار و ندامت و التجا باسهل وجوه میسر است
مگر ظلمتے و کدورتے که از راه محبت دنیاے دنی بردل طاری شود منغص گرداند و مستهجن سیاز د و ازاله آن
تعسر تام است و تعذر بر کمال صدق رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم حب الدنیا راس کل خطیئة نجانا اللہ
سبحانه وایاکم عن محبة الدنیا ومحبة ابنائها وا ربابها والاختلاط بهم والمصاحبة معهم
فانها سم قاتل ومرض مهلک وبلاء عظیم وداء الیم ایضاً دنیا بظاہر شیرین است و بصورت طراوت
دارد و فی الحقیقة سمی است قاتل و متاعیست باطل و گرفتاریست لاطایل مقبول او مخذول است
مفتون او مجنون است حکم او حکم نجاستے است زر اندوده و مثل او مثل زہریست شکر آلوده عاقل آنست
که باین چنین متاع کاسد فریفته نشود و بچنین کالاے فاسد گرفتار نگردد و گفته اند اگر شخصے وصیت کرد که
مال مرا به عاقل زمانه بدهند بزاہد بباید داد که از دنیا بے رغبت است و آن بے رغبتی از کمال فطانت
اوست ایضاً نفس اماره انسانی مجبول است بر حب و ریاست و ہمگی او ترفع بر اقران است و بالذات
خواہان است که خلایق همه بوے محتاج باشد و منقاد اوامر و نواہی او گردانند او ہیچ کس محتاج نباشد و محکوم احدے
نشود این دعوی الوہیت است از وے و شرکت است بخداے بے ہمتائی سبحانه بلکه آن بے سعادت
بشرکت ہم راضی نیست میخواہد که حکم او باشد و بس و همه محکوم او باشد فقط در حدیث قدسی آمده است
عاد نفسک فانها انتصب بمعادا فاتی - یعنے دشمن دار نفس خود را زیرا که بدرستی ان نفس
ایستاده است بدشمن من پس تربیت نفس نمودن به تحصیل مرادات آواز جاه و ریاست
و ترفع و تکبر فی الحقیقة امداد کردن است بدشمن خداے عزوجل و تقویت نمودن است مر او را عظمت شان
این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی وارد است - الکبریاء ردائی والعظمة ازاری
فمن نازعنی فی شئ منهما ادخلته فی النار ولا ابالی - دنیاے دنی که ملعونه و مبغوضه حق است
و حصول دنیا ممد و معاون حصول مرادات نفس است پس ہر که بدشمن مدد نماید - ناچار لعنت را شاید و

فقر فخر محمدی گشت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات زیراکہ در فقر فخر محمدی گشت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و
التسلیمات زیراکہ در فقر نامرادی نفس است و حصول عجز آن مقصود از بعثت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات
و حکمت در تکلیفات شرعیہ تعجیز و تخریب ہمین نفس امارہ است شرائع برائے دفع ہوائے نفسانی رونیدہ ال
آمد لہذا اتیان یک حکم از احکام شرعیہ در ازالہ ہوائے نفسانی بہتر است از ریاضات و مجاہدات ہزار
سالہ کہ از نزد خود کردہ شود بلکہ این ریاضات و مجاہدات کہ بمقتضائے شریعت غرا واقع نشدہ اند
موید و مقوی ہوائے نفسانی اند برہمنان و جوگیان در ریاضات و مجاہدات تقصیر نکردہ اند اما ہیچ
از اینہا سود مند نگشتہ و غیر از تقویت نفس و تربیت آن ننمودہ مثلاً یک دام در ادائے زکوٰۃ کہ شریعت
بآن امر فرمودہ است در تخریب نفس سود مند تر است از آنکہ ہزار دینار از پیش خود صرف کند و طعام
خوردن در عید فطر بحکم شریعت نافع تر است در رفع ہوا از آنکہ از نزد خود سالہا صایم باشد و دو رکعت
نماز بامداد را بجماعت ادا کردن کہ سنتے از سنن بجا آوردن بمراتب بہتر است از آنکہ تمام شب بصلوٰۃ
نافلہ قیام نماید و نماز بامداد را بے جماعت ادا کند بالجملہ تا نفس مزکی نشود و از خبث مالیخولیا مطہر
پاک نگردد نجات محالست فکر ازالہ این مرض ضروری آمد تا بموت ابدی نرساند کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ
کہ موضوع است از برائے نفی الٰہ آفاقی و انفسی در تزکیہ نفس و تطہیر آن انفع و انسب است اکابر طریقت
قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم از برائے تزکیہ نفس ہمین کلمہ طیبہ را اختیار فرمودہ اند ۵ تا بجاروب لا نروبی
راہ نرسی در سرائے الا اللہ ٭ ہرگاہ نفس در مقام سرکشی آید و نقض عہد نماید بتکرار این کلمہ تجدید ایمان
باید نمود۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام جددوا ایمانکم بقول لا الٰہ الا اللہ بلکہ ہمہ وقت از تکرار این
کلمہ چارہ نبود زیراکہ نفس امارہ ہموارہ در مقام خبث است و در حدیث آمدہ است در فضائل این
کلمہ کہ اگر آسمانہا و زمینہا در پلہ بنہند و این کلمہ را در پلہ دیگر ہر آئینہ این پلہ ارجح آید از پلہ دیگر والسلام
علی من اتبع الہدیٰ والتزام متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات ایضاً حق سبحانہ ما مفلسان بے سرو
برگ را بدولت اتباع سید اولین و آخرین کہ بطفیل دوستی او کمالات اسمائے و صفاتی خود را در عرصہ ظہور
آوردہ و او را بہترین جمیع کائنات خلق کرد علیہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا مشرف گرداناد
و بران استقامت بخشاد کہ ذرہ این متابعت مرضیہ از جمیع تلذذات دنیاوی و تنعمات اخروے
بمراتب بہتر است فضیلت منوط بمتابعت سنت اوست و مزیت مربوط باتیان

شریعت او علیه و علی آله الصلوة والسلام والتحیة مثلا خواب نیمروزی که از روی این متابعت واقع شود از کرور کرور احیاء لیالی که نه از متابعت است اولی و افضل است و همچنین افطار یوم فطر که شریعت مصطفوی بآن فرموده است از صیام ابد الآباد که نه ماخوذ از شریعت اند بهتر است اعطاء جیتلی بامر شارع از انفاق کوه زر که از نزد خود باشد فاضلتر است امیر المومنین عمر رضی الله عنه روزی نماز بامداد بجماعت ادا کرده در اصحاب نگاه کرد یک کس را حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند آنکس تمام شب را زنده میدارد شاید درین وقت خوابش برده باشد امیر المومنین فرمودند که اگر او تمام شب خواب کردی و نماز بامداد را بجماعت گزاردی بهتر بودی اهل ضلالت ریاضات و مجاهدات بسیار کرده اند اما چون موافق شریعت حقه نیستند بی اعتبار و خوار اند اگر اجری بدان اعمال شاقه مترتب شود همه مقصود ببعضی منافع دنیویست تمام دنیا چیست تا بعضی منافع او را کسی اعتبار نهد مثل ایشان مثل کناسی است که عمل خسیس از همه بیش است و اجرتش از همه کمتر مثل تابعان شریعت مثل الجماعت است که در جواهر نفیسه بالماسات لطیفه کار میکنند عمل اینها در نهایت قلت است و اجر ایشان در غایت رفعت عمل یکساعت توانند بود که باجر صد هزار برابر بود سر آنست که عمل که موافق شریعت واقع میشود مرضی حق است سبحانه و خلاف آن نامرضی اوست تعالی پس نامرضی چه جای ثواب بلکه متوقع عقاب است این معنی را در عالم مجاز مشاهد واضح است باندک التفات بظهور می اید **بیت** هر چه گیرد علتی علت شود ٭ کفر گیرد کاملی ملت شود پس سرمایه جمیع سعادات متابعت سنت است و هیولای جمیع فسادات خلاف شریعت ثبتنا الله سبحانه وایاکم علی متابعت سید المرسلین علیه و علی آله الصلوة والتسلیمات والسلام - **ایضاً** از ترهات صوفیه چه میکشاید و از احوال ایشان چه می افزاید آنجا وجد و حال را تا بمیزان شرع نسنجند بنیم جیتل نخرند و کشوف و الهامات را تا بر محک کتاب و سنت نزنند بنیم جوی نے پسندند مقصود از سلوک طریق صوفیه حصول ازدیاد یقین است بمعتقدات شرعیه که حقیقت ایمان است و نیز حصول تیسیر است در اداء احکام فقهیه نه امری دیگر ورای آن چه رویت موعود بآخرت است و در دنیا البته واقع نیست مشاهدات و تجلیاتیکه صوفیه بآن خرسند اند آرام بظلال است و تسلی بشبه و مثال او تعالی وراء الوری است عجائب کار و بار است اگر حقیقت مشاهدات و تجلیات ایشان را کما هی گفته شود خوف آن دارد که فتوری در طلب مبتدیان این راه پیدا شود و قصوری در شوق ایشان افتد و از آن نیز می ترسد که اگر نگوید با وجود علم تجویز التباس

باطن بحق کرده باشد یا دلیل المتحیرین ولتی بحرمتہ من جعلتہ رحمۃ للعالمین علیہ وعلی الہ الصلوۃ والتسلیمات
ایضاً پیش از ظہور غلبہ حال عدم امتیاز میان اسلام وکفر چنانکہ نزد اہل شریعت کفر است نزد اہل
حقیقت نیز کفر است و مذموم اگر اختلافی است میان اہل شریعت و حقیقت در صورت غلبہ حال است
در رنگ منصور حلاج کہ مغلوب حال بوده است اہل شریعت بکفر او حکم کرده اند نہ اہل حقیقت اما نزد
اہل حقیقت ہم منقصت دامنگیر اوست از کاملان نمی شمرند از مسلمانان حقیقی نمے انگارند این شعر
منصور باین معنی شاہد است۔ کفرت بدین اللہ والکفر واجب ٭ لدی وعند المسلمین قبیح ٭ پس
پیش از ظہور غلبہ حال تقلید ارباب احوال نمودن و تمیز ناکردن از بے تمیزیست و الحاد و زندقہ و کفر
شریعت و حقیقت است اعاذنا اللہ سبحانہ وجمیع المسلمین من امثال ہذہ التقلیدات شایان تقلید علوم شرعیہ است نجات
ابدی منوط بتقلید حنفی و شافعی است اقوال جنید و شبلی از برائے دو مصلحت بکار مے آید پیش از ظہور
احوال استماع این اقوال طالبان را تشویق بآن احوال مے بخشند و جدّی پیدا مے آرد و بعد از ظہور
احوال ہمین اقوال را مصداق و محک احوال خود میسازند و بغیر این دو مصلحت اقوال ایشان را دانستن
و بغور کردن دران ممنوع است احتمال ضرر غالب است عاقلان در محلے کہ توہم ضرر باشد اقدام نے نمایند
تحکیمت کہ ظن غالب باشد ایضاً قطب ابدال واسطہ وصول فیوض است کہ بوجود عالم و بقاء آن تعلق
دارد و قطب ارشاد واسطہ حصول فیوض است کہ بارشاد و ہدایت عالم تعلق دارد پس
تخلیق و ترزیق و ازالہ بلیات و دفع امراض و حصول عافیت و صحت منوط بفیوض مخصوصہ قطب
ابدال است و ایمان و ہدایت و توفیق حسنات و انابت از سیئات نتیجہ فیوض قطب ارشاد و قطب
ابدال در ہمہ وقت درکار است و خلو عالم ازو متصور نیست کہ نظام آن باو مربوط است اگر یکے از افراد
این قطب میرود دیگر بر جاے وے نصب میشود اما قطب ارشاد لازم نیست کہ در ہمہ وقت کاین
بود وقتے باشد کہ عالم از ایمان و ہدایت بالکل خالی باشد و تفاوت حسب کمال در افراد این اقطاب
بسیار است بعد آن وصول الی درجۃ الولایۃ و فرد اکمل از قطب ارشاد برقدم خاتم الرسل است
علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و کمال ذالک الفرد مطابق بکمالہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم وانما الفرق بینہما بالاصالۃ وبالتبعیۃ لا غیر وقد کان صلے اللہ علیہ
وعلی الہ وسلم فی وقتہ قطب الارشاد وکان قطب الابدال فی ذالک الوقت علیہ السلام اویس

قدّانی رضی الله عنه وطریق وصول فیض از قطب بعالم آنست که قطب بواسطه جامعیه یکتبه کالصورت است
مرمیدء فیاض را کالظل است مراورا و عالم بکلیه خود تفضیل است مرآن قطب جامع را پس فیض از حقیقت
بصورت بے تکلف می آید و از صورت جامع بعالم که کالتفضیل است مراورا بے تحاشی میرسد پس
فیاض مطلق اوست تعالے و واسطه را در وصول فیض صنعی نیست بلکه بسیار است که واسطه را زان
فیاض آگاهی نباشد ارنا وشما بهانه ساخته اند اگر کسے گوید که ایمان و هدایت نسبت بعامه خلائق نیست
پس فیوض قطب ارشاد عام نباشد بلکه مخصوص باشد باهل ایمان و هدایت وحضرت رسالت خاتمیه
علیه الصلوٰة والتسلیمات رحمت عالمیانند وقطب ارشاد معنے آن چه باشد جواب گویم هرچه از مبدء فیاض
فائض میشود و تفضیل میاید همه خیر و برکت ایمان و هدایت است شر و نقص را دران موطن گنجائش نیست
خواه آن فیض باهل سعادت برسد یا باهل شقاوت لیکن همان هدایت است شر و نقص را دران موطن
گنجائش نیست خواه آن فیض باهل شقاوت لیکن همان هدایت وارشاد بواسطه خبث محال حد اهل فساد معنے
ضلالت وشرارت پیدا میکند و در رنگ غذائے صالح که بواسطه فساد محل در مریض ماده اخلاط ردیه وامراض
مهلکه میگردد پس دراهل فساد همان هدایه بواسطه امراض قلبیه ایشان معنے ضلالت پیدا میکند کنیل مصراء
للمحبوبین وبلا للمحجوبین فی الحقیقت آنست که قبطی آنرا خون مے یابد وآن یافتن او آنرا خون بواسطه خبث خود
است نه فساد آب صفرائی که شیرینی نزد او تلخ است بواسطه فساد مزاج اوست در ذات شیرینی هیچ تلخی
حادث نشده است بواسطهٔ فساد محل معنے تلخ دران محل پیدا کرده است کما مر مفصلا پس محقق باشد
که آنچه از جانب حق میرسد تعالے وتقدس همه خیر و برکت است وصلاح ورشد همان خیریت در محل
فساد معنے فساد پیدا میکند پس محقق شد که ما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون ـ قطب ارشد که
جامع کمالات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است بعد از قرون بسیار و از منه بیشمار این قسم گوهرے
بظهور مے آید و عالم ظلمانی از نور ظهور او نورانی میگردد و نور ارشاد وهدایت او شامل تمام عالم است
از محیط عرش تا مرکز فرش هر کسے را که ارشد وهدایت و ایمان ومعرفت حاصل میشود از راه او می آید
واز و مستفاد میگردد دبے توسط هیچ کس باین دولت نمیرسد مثلاً نور هدایت او در رنگ دریائے محیط
تمام عالم را فرو گرفته است وآن دریا گویا منجمد است که اصلا حرکت ندارد و شخصے که متوجه آن بزرگ است وباو
اخلاص دارد یا آنکه بزرگ متوجه حال طالبے شده در وقت توجه گویا روزنی در دل طالب کشاده میشود

زان راہ بقدر توجہ واخلاص ازان دریا سیراب میگردد ہمچنین شخصے کہ متوجہ بذکر الٰہی ہست جل شانہ وبان عزیز اصلا متوجہ نیست نہ از انکار بلکہ او را نمی شناسد ہمچنین قسم افادہ اینجا ہم حاصل میشود لیکن در صورت اولی بیشتر از صورت ثانیہ است اما شخصے کہ منکر ان بزرگ ہست یا آن بزرگ ازو دربار است ہرچند بذکر الٰہی تعالے وتقدس مشغول ہست اما از حقیقت رشد وہدایت محروم ہست ہمان انکار او سد راہ فیض او میگردد بے آنکہ ان عزیز متوجہ عدم افادہ او شود وقصد ضرر او نماید حقیقت ہدایت از وے مفقود ہست صورت رشد است صورت بیمغز قلیل النفع ہست وجماع کہ اخلاص ومحبت بآن عزیز دارند ہرچند از توجہ مذکور وذکر الٰہی تعالے جلشانہ خالی باشند نیز ایشان را بواسطہ مجرد محبت نور رشد وہدایت میرسد والسلام علے من اتبع الہدے ایضاً درمیان طرق صوفیہ اختیار کردن طریقہ علیہ نقشبندیہ اولی وانسب است چہ این بزرگواران التزام متابعت سنت نمودہ اند واجتناب از بدعت فرمودہ لہذا اگر دولت متابعت دارند واز احوال ہیچ ندارند خرسند اند واگر با وجود احوال در متابعت قصور دانند آن احوال را نمی پسندند ازینجا است کہ سماع ورقص را نیز نکردہ اند واحوالیکہ بران مترتب شود اعتبار نہ نمودہ اند بلکہ ذکر جہر را بدعت دانستہ منع ان فرمودہ اند وثمراتیکہ بران مترتب شود والتفات بآن ننمودہ روزے در مجلس طعام در ملازمت حضرت ایشان حاضر بودیم شیخ کمال کہ یکے از مخلصان حضرت خواجہ بابود در وقت افتتاح طعام در حضور ایشان اسم اللہ را بلند گفت ایشان را ناخوش آمد بحدیکہ زجر بلیغ فرمودند کہ او را منع کنند کہ در مجلس طعام ما حاضر نشود واز حضرت ایشان شنیدہ ام کہ حضرت خواجہ نقشبند علماء بخارا را جمع کردہ بخانقاہ حضرت امیر کلال بردہ بودند تا ایشان را از ذکر جہر منع فرمایند علماء بحضرت امیر گفتند کہ ذکر جہر بدعت ہست نکنند ایشان در جواب فرمودند نکنیم

مقام نوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پر اعتراضات کے جواب مین

بعض بعض آدمیون نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر حسب فہم ناقص خود چند اعتراض بھی تراشے ہین اول یہ ہی کہ حضرت نے لکہا ہی کہ میرا مرتبہ حضرت صدیق اکبر سے زیادہ ہے اور منشاء اس اعتراض کا مکتوب یازدہم جلد اول ہی جو کہ حضرت نے اپنے پیر بزرگوار کو لکہا وہ مکتوب جسقدر کہ اعتراض کے متعلق ہی بجنسہ اسجگہ نقل کیا جاتا ہے وہو ہذا عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ سابقا خود را دران دیدہ بود چون حسب الامر العالی باز ملاحظہ نمود عبور خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالے علیہم دران مقام نظر

آمد اما چون مقام و استقرار در انجا نداشت در وقفہ او بے بنظر نہ در آمد چنانکہ از ائمہ اہلبیت غیر از امامین
و امام زین العابدین رضی اللہ علیہم اجمعین دران مقام استقرار و ثبات ندارد لیکن عبورے دران
واقعہ شدہ است بدقت نظر میتوان یافت و آنکہ اول خود را دران مقام نامناسب میدید بے مناسبتے
دو نوع است یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقے از طرق طارے میشود چون راہے باو نمودند آن بے
مناسبتے برطرف میشود دیگر بے مناسبتے مطلق است کہ ہیچ وجہ قابل زوال نیست در اینہا کہ موصل آنمقام
اند دو اند کہ ثالث ندارد یعنی در نظر ورائے آن دو طریق طرق دیگر ظاہر نمیشود یکے دید نقص و قصور
است و نیات خود را متہم داشتن است در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکملے مجذوب سلوک
تمام کردہ حق سبحانہ وتعالی بطفیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر استعداد عنایت فرمودہ
ہیچ عملے از اعمال خیر بوقوع نمے آید مگر آنکہ خود را دران عمل متہم میسازد بلکہ تا زمانہ کہ بوجوہ تہمت نہند
بیقرار و بے آرام میباشد نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے از وے صادر نمے شود کہ قابل کتابت ملائکہ
یمین باشد و میداند کہ صحیفہ یمین از اعمال خیر خالی است و کتبہ آن معطل و بیکارند خود شایان آنحضرت جل
و علا کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است حتے کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند و بدترین
ہمہ اینہا خود مے انگارد اسکی بعد کچھ جذبہ وغیرہ کا ذکر فرماکر تحریر فرماتے ہیں ثانیاً معروض آنکہ در اثنائے
ملاحظہ آنمقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام
فوق آن مقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ این مقام حضرت ذی النورین است و خلفاء دیگر را ہم
در انمقام عبورے واقعہ شدہ است و اینمقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و ہمچنین دو مقام فوق ہم کہ
اکنون مذکور میشوند و بالا انمقام مقام دیگر در نظر مے آید چون بانمقام رسیدہ شد معلوم گشت آن مقام
حضرت فاروق است و خلفاے دیگر را ہم درانجا عبورے واقعہ شدہ است و فوق آنمقام مقام حضرت
صدیق اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بانمقام نیز رسیدہ شد و از مشائخ حضرت خواجہ
نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے با خود ہمراہ مییافت و خلفاے دیگر را ہم دران مقام
عبورے واقعہ شدہ است تفاوت نیست الا در عبور مقام و مرور و ثبات و بالائے آن مقام ہیچ مقامے
مفہوم نمیشود الا مقام حضرت رسالت خاتمیت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی
مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ مقامے دیگر نورانی بس شگرف مثل آن ہرگز در نظر نیامدہ بود

ظاہر شد واند کے ازان مقام ارتفاع داشت چنانکه صفه را از روے زمین بلند میسازند و معلوم شد که آن مقام
مقام محبوبیت است وان مقام رنگین و منقش بود و خود را هم بانعکاس آن مقام رنگین و منقش یافت بعد ازان
همان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعه ابر در افاق منتشر دید و بعضے اطراف را واگرفت
و حضرت خواجه بزرگ در مقام صدیق اند رضی الله تعالے عنہما خود را در مقام محاذی آن می یابد بکیفیتی که
معروضداشت - اس مکتوب کی اس عبارت محاذی مقام حضرت صدیق رضی الله تعالی عنه مقام دیگر
نورانی بس شگرف تا بکیفیتے معروضداست - پر معترض اعتراض کرتے ہین که حضرت نے اپنا مقام حضرت
صدیق اکبر سے بالا بتلایا اور اپنے تئین افضل ٹھہرایا مگر کمال تعجب ہی که معترض کی اس عبارت پر نظر پڑی
اور اسی مکتوب کی یہ عبارت که ہر که در عالم است حتی که کافر فرنگ و ملحد و زندیق از خود بوجوه بہتر میداند
و بدترین ہمه اینها خود را انگارد اوس کی نگاه سے بچ گئی اور اگر قصداً چشم پوشی کی تو یہ محض تعصب و نفسانیت ہے
ایسا شخص قابل جواب و خطاب نہین لیکن اگر معترض منصف مزاج کے نظر عبارت مذکورہ بالا پر جا پڑتی
تو ہرگز یہ اعتراض نکرتا کیونکہ جو شخص اپنے تئین سب سے بد سمجھتا ہو وہ کون کہہ سکتا ہی که حضرت صدیق اکبر سے
که بالاجماع افضل ہین اپنے تئین بہتر سمجھتا ہوگا چونکہ یہ اعتراض حضرت کی حیات ہی مین مشہور ہو گیا تھا اسلیے
اوس کے جواب مین ایک شخص کو خود اس طرح تحریر فرمایا ہے شخصے که خود را از حضرت صدیق رضی الله
تعالے عنه افضل داند امر او از دو حال خالی نیست زندیق محض است یا جاہل صرف این فقیر پیش ازین
بچند سال مکتوبیکه بجناب شما نوشته بود در بیان فرقه ناجیه که اہل سنت و جماعت اند عجب است که بعد از مطالعه
آن این قسم سخنان را تجویز مینمائید کسیکه حضرت امیر را افضل از حضرت صدیق گوید از جرگه اہل سنت می براید
تکلیف که خود را افضل داند و مقرر این طایفه است اگر سالکے خود را از سگ گرگین بہتر داند از کمالات این
بزرگواران محروم است اجماع سلف بر افضلیت حضرت صدیق بر جمیع بشر بعد از انبیا علیہم الصلوات و
التسلیمات منعقد گشته است احمقے باشد که توہم خرقے این اجماع نماید این فقیر در کتب و رسایل خود
نوشته است که وحشی قاتل حضرت حمزه که یکمرتبه بصحبت خیر البشر علیه و علی آله الصلوات والسلام رسیده از
اویس قرنی که خیر التابعین است بہتر است پس در حق این طور شخصے اینقسم سخنان تخیل نمودن از عقل دور
اندیش دور است عبارتیکه مردم این توہم را از آنجا پیدا کرده اند باید دید و بحقیقت معامله وا رسید مجرد
تقلید ارباب حسد نمودن چه مناسب است باآنکه مشایخ در غلبه سکر چیزہا ے نامناسب گفته اند شیخ

بمقام میگوید لوائے ارفع من لوائے محمد از پے بافضیلت شتوان برد کہ عین زندقہ است و در عبارت فقیر
حاشا و کلا کہ این قسم چیزے مذکور شدہ باشد والسلام اصل بات یہ ہی کہ یہ اعتراض بوجہ ناواقفی معاملات و اصطلا
حات صوفیہ ہی اس مکتوب مین حضرت نے اپنے عروج کا حال لکھا ہی کہ فلان فلان مقام تک پہونچا ہی اکثر
اولیاؤن کو ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے اسماء مبادی تعینات تک عروج کر جاتے ہین اور ولایت
متحقق ہو جاتی ہے تو بفضل ایزدی اونکو اونہین اسماء کے اصول و اصول اصول الی ماشاء اللہ تعالی
مین سیر واقع ہوتی ہی اور اس سیر مین اکثر اون اولیاؤن کے مقامات سے بلند بھی عروج ہو جاتا ہے جو کہ
فی الواقع و باجماع علما اوس سے افضل ہین حتے کہ کبھی کبھی انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام سے بھی کہ
قطعاً بہترین خلائق ہین بالاتر عروج ہوتا ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ وہ ولی اون اہل مقامات سے
افضل ہے کیونکہ اصلی مقام اسکا وہ ہی جگہ ہی جہان سے کہ اسکو ثانیاً سیر شروع ہوئے اور یہ سیر اسکی
عارضی ہے کہ پھر نزول کر کے اوسجگہ واپس جاتا ہے اور اصلی مقام اون اولیا و انبیا کا علیہ الصلواۃ والسلام
وہ ہی جہانتک سالک کا عارضی عروج مین گذر ہوا ہے اور پھر وہان سے واپس آگیا ہی اون کے انتہا عروج
کا حال خدا جانتا ہی کہ کہان تک گیا ہوگا جبکہ اسکا عارضی عروج اون کے طبعی مقام تک پہونچا ہے اور
دراصل اعتبار مقامات طبعی کا ہی اور اسمین یہ سالک بیچارہ بمراحل پیچھے پڑا ہی تو اب افضلیت کجا و مساوات
کو اور اس قسم کی سیر تھی جسمین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مجھ کو صفات انبیا مین
سیر واقع ہوئے رفتہ رفتہ بارگاہ محمدی صلعم پر پہونچا چاہتا تھا کہ وہان بھی سیر کرون کہ میری پیشانی پر
ہاتھ رکھدیا یعنے روک دیا یا اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جب سیر کرتا کرتا مین
بارگاہ محمدی صلعم پر پہونچا آگے بڑھنے کیلئے مینے مثل بایزید گستاخی نکی بلکہ تواضع سیر نیاز آستان عالیہ پر
رکھا مرے حال پہ مہربانی فرمائے اور اس مقام کی سیر کرائے تو اب ضرور ہی کہ یہ بزرگوار تمام اولیا و انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام کے مقامات طے کر کے وہان پہ پہونچے ہون گے تو بقول معترض انہون نے بھی
اپنے تئین اون اولیاؤن و انبیاؤن سے افضل ٹھرایا اور حالانکہ اجتک کبھی کسی کو یہ کہتے ہین
نہین سنا کہ حضرت خواجہ نقشبند و ابیزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم نے اپنا مرتبہ جمیع اولیا و انبیا علیہم السلام
سے افضل بتایا ہے۔ اسی طرح حضرت کو بھی ابتدا مین سیر ہوئی اور اوس کو

حضرت خواجہ کے پاس لکھہ بھیجا کیونکہ اس گروہ مین یہ قاعدہ ہے کہ اپنے تمام واقعات و واردات اپنے پیر کی خدمت مین بیان کرتے ہین تاکہ اوسکی صحت سقم سے اگاہی ہو اور خصوصاً یہ سیر تو حضرت کے بخواہش حضرت خواجہ ہوئے جیسے کہ عنوان مکتوب سے پایا جاتا ہے اور یہ اوس سے ہرگز نہین سمجھا جاتا ہے کہ حضرت اپنے تئین افضل از صدیق اکبر سمجھتے ہون رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر معلوم نہین ہوتا کہ حضرت پر یہ اعتراض کیون ہوا ظاہراً اوسکی وجہہ سوا تعصب یا عدم فہمی معاملات صوفیہ اور کچھ معلوم نہین ہوتی دوسرا اعتراض حضرت پر انکار مسئلہ وحدت الوجود کا ہے اور بعض صوفیہ یہ جانتے ہین کہ حضرت اس مسئلہ کے بالکل مخالف ہین حالانکہ یہ محض خلاف واقعہ ہے راقم الحروف کا یہ عقیدہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود مین جسقدر حضرت کو حظ وافر تھا دوسرے کو نہوگا البتہ حضرت کو اس مقام سے ترقی ہوئی اور غالباً اسی ترقی کو کم فہم انکار سمجھتے ہین یہ اعتراض بھی مثل پہلے اعتراض کے حضرت کی زندگی مین مشہور ہو گیا تھا چنانچہ حضرت نے اسکے جواب مین ایک شخص کو اس لکھا ہے مخدوما مکرما معتقد فقیر از خوردی مشرب اہل توحید بود والد فقیر قدس سرہ بظاہر برہمین مشرب بودہ اند بسبیل دوام بہمین طریق اشتغال داشتہ اند با وجود حصول نگرانی تمام در باطن کہ بجانب مرتبہ بیکیفی داشتہ اند و بحکم ابن الفقیہ نصف الفقیہ فقیر را ازین مشرب حظ وافر بود و لذت عظیم داشت تا آنکہ حق سبحانہ وتعالےٰ بمحض کرم خویش بخدمت ارشاد پناہی حقایق و معارف اگاہی موید الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد الباقی قدسنا اللہ تعالیٰ سرہ رسانیدہ وایشان بہ فقیر طریقہ علیہ نقشبندیہ تعلیم فرمودند و توجہ بلیغ بحال این مسکین مرعی داشتند بعد از ممارست این طریقہ علویہ در اندک مدت توحید وجودی منکشف گشت و غلوے درین کشف پیدا شد علوم و معارف این مقام فراوان ظاہر گشتند وکم دقیقہ از دقایق این مرتبہ ماندہ باشد کہ آنرا منکشف نہ گردانیدند و دقایق معارف شیخ محی الدین ابن العربی راکما ینبغی لائح ساختند و تجلی ذاتی کہ صاحب فصوص آنرا بیان فرمودہ است و نہایت عروج جز آنرا نمی داند و در شان تجلی میگوید و ما بعد ہذا العدم المحض بآن تجلی ذاتی مشرف گشت و علوم و معارف آن تجلی را کہ شیخ مخصوص بخاتم الولایہ میداند نیز بتفصیل معلوم شد و سکر وقت و غلبہ حال درین توحید بحدے رسیدہ کہ در بعضے عرایضہا کہ بحضرت خواجہ نوشتہ بود این دو بیت را کہ سراسر سکر است نوشتہ بود رباعی اے دریغا کین شریعت ملت اعماست

ملت ما کافرے وملت ترسائی است ٭ کفر وایمان زلف وروی آن پری زیبائی است ٭ کفر و
ایمان ہر دو اندر راہ ما یکتائی است وا ینحال تا مدت مدید کشید واز شہور بسنین انجامید ناگاہ عنایات
بیغایت حضرت جل سلطانہ از دریچہ غیب در عرصہ ظہور آمد وپردہ روپوش بیچونی وبیچگونگی را برانداخت
علوم سابق کہ مبنی از اتحاد ووحدت وجود بودہ اند رو براول آوردند واحاطہ وسریان وقرب ومعیت
ذاتیہ کہ در آنمقام منکشف شدہ بود مستتر گشتند وبہ یقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم
ازین نسبتہاے مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطہ وقرب او تعالیٰ علمی ست چنانچہ مقرر اہل حق است
شکر اللہ تعالیٰ سعیہم واو سبحانہ با ہیچ چیز متحد نیست اوست تعالیٰ وتقدس وعالم عالم او سبحانہ بیچون
وبیچگونہ است وعالم سراسر بداغ چونی وبیچگونگی متسم بیچون را عین چون نتوان گفت واجب تعالےٰ را
عین ممکن نتوان خواند قدیم ہرگز عین حادث نشود ممتنع العدم عین جایز العدم نہ گردد وانقلاب حقایق
محال است عقلاً وشرعاً وصحت حمل یکے بردیگرے ممتنع است در اشیا عجب است کہ شیخ محی الدین
وتابعان او ذات واجب تعالےٰ را مجہول مطلق میگویند ومحکوم علیہ بحکمی نمے دانند مع ذالک احاطہ
ذاتی وقرب ومعیت ذاتیہ اثبات مینمایند وما ہو الاحکم علی الذات تعالیٰ وتقدس فالصواب ما قال
العلماء من اہل السنۃ من القرب العلمی والاحاطۃ العلمیۃ ودر زمان حصول علم ومعارف منافی
مشرب توحید وجودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ وراء این توحید امر دیگر عالی تر نمیدانست و
بتضرع وزاری دعا میکرد کہ این معرفت زائل نگردد تا آنکہ حجب تمام از روئے کار زائل گشتند و
حقیقت کما ینبغی منکشف شد معلوم شد کہ عالم ہرچند مرایاے کمالات صفاتی است ومجالے ظہورات
اسمائے اما مظہر عین ظاہر نیست وظل عین اصل نہ چنانکہ مذہب اہل توحید وجودی است اور اسی طرح
مکتوب صد و نودم جلد اول میں اپنا ابتدائی احوال لکھتے لکھتے تحریر فرماتے ہیں - اے عزیز اگر قلم
را در تفصیل احوال وتبیین معارف جاری سازم بہ تطویل انجامد وبہ اطناب کشد علی الخصوص
معارف توحید وجود وعلوم ظلیت اشیا اگر در بیان آید جماعہ کہ عمرہا در توحید وجود گزرانیدہ اند
معلوم نمایند کہ قطرہ از ان دریائی بے نہایت حاصل نکردہ اند عجب آنست کہ ہمان جماعت
این درویش را ارباب توحید وجودی انگارند واز علماء منکرین توحید بشمارند واز کوتہ نظرے
پنداشتہ اند کہ اصرار بر معارف توحید از کمال است وترقی ازان مقام از نقص سے بیخبری چند

زخود بیخبر * عیب پسندند بزعم ہنر * متشبہ این جماعہ درین امر اقوال مشایخ ما تقدم است کہ در توحید وجودے واقع شدہ اند حضرت سبحانہ وتعالیٰ ایشان را انصاف دہاد از کجا دانستہ اند کہ آن مشایخ را از انمقام ترقی واقع نشدہ است ومحبوس آنمقام ماندہ اند سخن در نفس حصول معارف توحیدے نیست کہ آن البتہ واقعہ است بلکہ سخن در ترقی ازان مقام است اگر صاحب ترقی را منکر توحید گویند دران اصطلاح سہند چہ مناقشہ شد۔ اگر ارباب توحید وجود خیال کریں اور انصاف کو بھی کام فرمائیں تو حضرت کے احسان سے تاقیام قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتے کہ حضرت نے اس مسئلہ کو جس پر کہ ہمیشہ سے علماء ظواہر فتویٰ کفر دیتے تھے مطابق شریعت غرا ایسا ثابت کیا ہے کہ جائے زدن باقی نہیں رہے چنانچہ مکتوب ہشتاد و نہم جلد ثالث اسپر دال ہے وہو ہذا ۔ نقاضی اسمٰعیل فریدابادی در شرح سخن شیخ نقلی با بعضے حقایق توحید وجودی قال شیخ الولی روزبہان البقلی قدس سرہ فی تبیین غلطات المتصوفۃ دیگر غلط آنست کہ گویند ہمہ اوست وباین ہمہ جزئیات متفرقہ حادث یک ذات خواہند وبرمز یکدیگر را گویند کہ ما خود اوئیم پس آن کافر از صد ہزار خدا باشد وخداوند عالم وتقدس از جمع وتفرقہ محدثات منزہ است واحد است کہ جز ورا بوراہ نیست حلول نپذیرد و متلون نشود برین قول کافراند نہ خود را دانند نہ خدا را کہ اگر کسے حق بودے کے فنا شدے قومے را خلط روح وانیہا را در جسم است قاتلہم اللہ سبحانہ منتہی پوشیدہ نماند کہ عبارت ہمہ اوست ہر چند در قدماء صوفیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم متعارف نبودہ است اما مثل انا الحق وسبحانی ولیس فی جبتی سوائی وامثال آنہا بودہ بسیار است کہ مؤدی این عبارت وآن عبارات یکے است آب از سر گذشتہ است چہ یک نیزہ چہ صد مثل ہوزن مشہور است کہ در متاخران صوفیہ این عبارت شائع وذائع است وبے تکلف ہمہ اوست میگویند وبران قول اصرار دارند مگر قلیلے از ینہا کہ درین عبارت وامثال این عبارت تردد دارند بلکہ صورت انکار اظہار مینمایند وآنچہ این فقیر از اطلاقات ایشان معنی ہمہ اوست میفہمد آنست کہ این ہمہ جزئیات متفرق حادث ظہور یک ذات اند تعالیٰ وتقدس ورنگ آنکہ صورت زید مثلاً در مرایاے متعددہ منعکس میگردد ظہورے چند آنجا پیدا کند گویند ہمہ اوست یعنی این ہمہ صور کہ در مرایاے متعددہ نمود پیدا کردہ است ظہور یک ذات زید است اینجا کدام جزئیت واتحاد است وکدام حلول وتلون ذات زید با وجود این ہمہ صور بصرافت وحالت اصلی است

واین صور در وے ہیچ افزوده است و نہ ہیچ کاسته آنجا که ذات زید است و این صور آنجا نامی و نشانے نیست تا باوے نسبتی از نسبت جزء و اتحاد و حلول و سریان پیدا کند سر الآن کما کان را اینجا باید جست چه در مرتبه که اوست تعالی چنانچه علم را پیش از ظهور آنجا گنجائش نبود بعد از ظهور ہم آنجا ہیچ گنجائش نباشد فلا جرم یکون الان کما کان عجائب کار در بار است بسیارے از اکابر متقدمین صوفیه ازین عبارت توحید آمیز معنی حلول و اتحاد میفهمند و تکفیر و تضلیل قائلان العبارت مینمایند و بعضے ازینها توجیهات آن عبارت را بر نهجے مینمایند که بمذاق قائلان ہیچ نسبت و مناسبت ندارد صاحب عوارف میفرماید که قول انا الحق از منصور و قول سبحانی از بایزید بسطامی بر طریق حکایت بوده است یعنی از حق جل و علا سلطانه و اگر بطریق حکایت نباشد بلکه شائبه حلول و اتحاد درمیان بود قائلان این اقوال را رد مے نمائیم چنانچه نصاری را رد میکنیم که بحلول و اتحاد قائل اند و از تحقیق واضح گشت که درین عبارات شطح نما ہیچ حلول و اتحاد نیست اگر حمل است باعتبار ظهور است نه باعتبار وجود چنانچه فهمیده اند بحلول و اتحاد برده ما نا که این مسئله توحید در متقدمان صوفیه نیک محرر و ملخص نشده بود هر کسے که ازینها مغلوب حال میگشت کلمه در توحید که اتحاد نما باشد ازوے صادر میشد و از غلبه سکر بسر آن در نمیرفت و ظاہر آن عبارات را از شائبه حلول و اتحاد مصروف نمیساخت و چون نوبت بشیخ بزرگوار محی الدین بن العربی قدس سره رسید او از کمال معرفت این مسئله دقیقه را مشرح ساخت و مبوب و مفصل گردانیده در رنگ صرف و نحو در تدوین در آورد مع ذالک جمعے ازین طائفه مراد او را نفهمیده تخطیه او نمودند و مطعون و ملام ساختند و درین مسئله در اکثر تحقیقات شیخ محق است و طاعنان او دور از صواب بزرگی و وفور علم شیخ را از تحقیق این مسئله باید دریافت نه رد و طعن او باید کرد — و این مسئله هر چند میرود و بتلاحق افکار متاخران واضح و منقح تر میگردد و از شبهاے حلول و اتحاد دور تر مے افتد نحو یکه الحال بتلاحق افکار متاخران نحو به واضح و منقح گشته است هرگز در زمان سیبویه و اخفش آن تنقیح و وضوح نداشت که تکمیل صناعت بتلاحق افکار است امام اعظم و امام ابی یوسف رضی الله تعالی عنهما تا شش ماه در مسئله خلق قرآن بایکدیگر مناقشه داشتند و رد و بدل میکردند بعد از شش ماه منقح شد که ہر کسیکه قرآن را مخلوق گوید کافر گردد این طول منازعت بواسطه عدم تنقیح این مسئله بوده است و درین وقت والحال که بتلاحق افکار منقح شده است گوئیم که محل نزاع اگر حروف و کلمات اند که دوال اند بر کلام نفسی شک نیست که حادث اند و مخلوق و اگر مدلولات مراد باشد قدیم و غیر مخلوق است این تنقیح از برکات تلاحق افکار است بسر اصل سخن رویم و گوئیم که معنی دیگر ہم این عبارت را ہست که از حلول و اتحاد بعید است یعنی ہمه

نیستند موجود اوست تعالی نه اینکه اینها همه اوست هستند و با او متحد اند تعالی این را خود اولیاء نگویند از بزرگان
چگونه متصور شود و چون در غلبه محبت ماسوای محبوب از نظر این بزرگواران مستور میگردد و غیر او در مشهود ایشان
نمیماند میگویند همه اوست یعنی این همه که ثابت مینمود متوهم و متخیل بوده است موجود اوست تعالی برین تقدیر
هم نه شائبه جزئیت و اتحاد است و نه مظنت حلول و تلون مع ذالک این فقیر امثال این عبارات را نمی
پسندد و هر چند ازین مقاصد مبرا است زیرا که شایان مرتبه تقدس و تنزیه خداوندی نیست جل سلطانه اینها
چه باشند که مظاهر او بوند تعالی ع درکدام آئینه در آید او * و ایشان را یارائے آن کجا است که باعتبار ظهور
هم بروے تعالی محمول گردند اگر مظهر اند ظلی از ظلال کمالات آنرا مظهر اند و آن ظل که اینها مظهر اویند خداوند
جل سلطانه کرا و را چندین هزار ظلال با ذات تعالی درمیان بوده باشند ان لله سبعین الف حجاب من
نور و ظلمة شنیده باشند پس بے تحاشی مظهر ظلی از ظلال کمال او را سبحانه بروے محمول داشتن و اوست گفتن
سوء ادب است و کمال جرات اما چون در غلبه سکر حال است آنقدر مذموم نیست و همچنین بر توجیه ثانی مشهود
خود را عین حق دانستن و باعتبار آن محمول ساختن نیز سوء ادب است بلکه خلاف واقعه آن مشهود هم
ظلے از کمالات اوست سبحانه و او تعالی وراء الوراء است ثم وراء نیز هر چه مشهود است شایان نفی است پس
حق نبود جل و علا خواجه نقشبند میفرمایند قدس سره هر چه دیده شد و شنیده شد و دانسته شد آنهمه غیر حق است
سبحانه بحقیقت کلمه لا نفی آن باید کرد و آنچه مختار این حقیر است درین مسئله و مناسب شان تقدس و تنزیه است
عبارت همه از اوست نه بآن معنی که علماء ظواهر بر آن اقتصار نمایند و گویند صدور و خلق همه از وست این نحو
صادق است مع ذلک اینجا علاقه دیگر هم است که علماء بآن مهتد نگشته اند و صوفیه بدریافت آن ممتاز گشته
و آن انبساط اصالت و ظلیت است یعنی اگر وجود ممکن است ناشی از وجود واجب است تعالی و پرتو وجود اوست
سبحانه و همچنین اگر حیات است ناشی از صفت حیوة او است سبحانه و پرتو آن حیوة مقدسه است علی هذا القیاس العلم
والقدرة والارادة و غیره پس بطور صوفیه عالم هم صادر از و است سبحانه و هم ظل کمالات او و ناشی از ان کمالات
منزه او تعالی مثلا وجودے که بممکن داده اند نه امرے است که بسر خود باشد و استقلال او را حاصل بود بلکه
آن وجود پرتو ظل وجود واجب است تعالی و همچنین حیوة و علم و غیرها که بممکن بخشیده اند نه امورے اند که
استقلال ثبوت از صانع تعالی پیدا کرده اند بلکه وجود و صدور از صانع تعالی اینها ظلال کمالات وے اند سبحانه
و صور و امثال کمالات بمین ارتباط اصالت و ظلیت و صوفیه بآن مهتد گشته اند معامله صوفیه را با علمائے

علیین برده است ولیفنا و لبقا رسانیده بولایت خاصه متحقق ساخته و چون علما ظواهر را این دید میسر نشده
است از فنا و بقا بهره نرسیده بولایت خاصه متحقق نشده و صوفیه کمالات خود را ظلال کمالات واجب تعالی
یافته اند و وجود سایر توابع وجود را عکوس آن کمالات دانسته ناچار خود را پیش امانت دار و کمالات او ندیده
اند و غیر را از مرایای آن کمالات نیافته و چون بحکم ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها این امانت
را باہل امانت بسپارند و این کمالات را باصل بدہند و خود را معدوم یابند و میت دانند چه وجود حیوة چون
باصل رفت معدوم و میت ماند و فنا متحقق گشت للمولوی ؎ چون بدانستی تو او را از نخست ✤ سوے
آنحضرت نسب کردی درست ✤ وانکه دانستی که ظل کیستی ✤ فارغی گر مردے وگر زیستی ✤ بعد از فنا اگر
او را ببقا مشرف سازند مرة ثانیه وجود و توابع وجود از صفات کامله او را عطا خواہند فرمود و بولایت ثانیه
متحقق خواہند ساخت لن یلج ملکوت السمٰوات من لم یولد مرتین ؎ ھنیئا لارباب نعیم نعیمھا ✤
یا ہدایا از تنگی عبارات الفاظیکه شرع با طلاق آن وارد نشده است در رنگ ظلیت وغیرہا اطلاق مینمائیم
ومیگوئیم وجود ممکن ظل وجود واجب است تعالے وصفات ظلال صفات کامله او تعالی ازین اطلاقات
ترسان و لرزان ام و چون اولیا را توباین اطلاقات سبقت نموده اند امید وار عفو ایم ربنا لاتؤاخذنا
ان نسینا او اخطانا باید دانست ازین تحقیق که سابق نموده آمد واضح گشت که صوفیه که قائلند بکلام ہمه
اوست عالم را باحق جل وعلا متحد نمیدانند و حلول و سریان ثابت نمیکنند و حملے که مینمایند باعتبار ظہور
ظلیت است نه باعتبار وجود و تحقق وہرچند از ظاہر عبارت شان اتحاد وجودی متوہم شود اما حاشا که
مراد شان آن بود که کفر و الحاد است و چون حمل یکے بر دیگرے باعتبار ظہور گشت نه باعتبار وجود
معنی ہمه اوست ہمه از اوست که ظل شئے ناشئے از ان شئے است وہرچند در غلبه احوال ہمه اوست
گویند اما فی الحقیقت مراد شان از آن عبارت ہمه از وست باشد فلا مجال فی الاطلاق کلامھم والحکم
بتضلیل قائلھم ومکفرھم بانکه ظل شئے عبارت از ظہور شئ است در مرتبه ثانیه یا ثالث یا رابع مثلاً صورت
زید که در مرآت منعکس گشته است ظل زید است وظہور زید است در مرتبه ثانیه وزید فی حد ذاته در مرتبه
وجود اصلی خود است که بظلے خود را در مرآت ظاہر ساخته است بے آنکه در ذات وصفات تلوینی
وتغیری رود چنانچه گذشت ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر والسلام علی من اتبع الہدی
اب اس مکتوب سے ناظرین انصاف پسند معلوم کرسکتے ہیں کہ حضرت نے کیسے کیسے براہین ساطع

ودلائل قاطع سے اس مسئلہ کو شرع شریف سے تطبیق دی ہے باوجود این ہمہ پھر بھی اگر کوئی حضرت کو منکر وحدت الوجود کہے تو یا وہ حضرت کے حالات و مذاق سے واقف نہین یا اُنکہ وہ متعصب و متعسف محض ہے مگر اس کا کیا علاج بقول شخصے۔ گر نبیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

مقام آٹھوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکاشفات وکرامات کے بیان مین

حضرت نے فرمایا کہ ایک روز بعد نماز ظہر مین مراقب بیٹھا تہا اور حافظ قرآن پڑہتا تہا اسی اثنار مین اپنے اوپر ایک خلعت عالی نورانی پایا ایسا معلوم ہوا کہ یہ خلعت قومیت تمام ممکنات ہی کہ اللہ تعالے پیغمبر اولی العزم کو عنایت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ بوراثت و تبعیت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم تمکو عطا ہوا اور جمیع مخلوقات کا قیام تمہاری ذات پر مقرر ہوا کہ اتنے مین حضرت سید المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پر دستار باندہی اور مبارکباد منصب قیومت دی فرمایا کہ ایک روز بعد نماز عشا مین دعا مانگتا تہا کیا دیکہتا ہون کہ میرا تمام بدن مثل شمع کے روشن ہے اور آفتاب کی طرح ایسا چمکتا ہے کہ انکہہ سامنے نہین ٹہیجاتی اسی اثنار مین الہام ہوا کہ یہ روشنی اسواسطے ہے کہ تیرا بدن بقیہ طینت حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے حضرت بارہا فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھ بقیہ طینت حضرت خاتم النبیین تہا بطور الوش ایک فردامت کو پہونچا ہے اور اس سے کچھہ بچکر اوسکے ایک منتسب کو ملا ہے منتسب سے حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت کے فرزند ثالث مراد ہین حضرت کا تمام بدن بقیہ طینت مصطفوی صلعم کا بنا تہا مگر پیر مبارک نہ تہے حضرت فرمایا کرتے تہے کہ میرا حال مثل طاؤس کے ہے کہ اپنے بدن کی زیبائی و رعنائی دیکہہ دیکہہ کر خوش ہوتا ہے اور ناچتا ہے لیکن جب پیرون پر نظر پڑہتی ہے تو پژمردہ ہو جاتا ہے اسی طرح مین بہی جب اپنا بدن دیکہتا ہون تو خوش ہو جاتا ہون اور جب پیر دیکہتا ہون تو منقبض ہو جاتا ہون۔ ایک روز فرمایا کہ کیا دیکہتا ہون کہ ایک صفہ بلند پر جمیع انبیا موجود ہین اور حضرت ابراہیم خلیل علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام میر مجلس ہین چنانچہ مین بہی اوس جگہہ گیا مگر بیٹھنے کی جگہ نہ تہی کہ اتنے مین حضرت خلیل اللہ نے سب کی طرف

متوجہ ہوکر فرمایا یا ایہا الذین آمنوا تفسحوا فی المجالس سے شکر سب نے تہوڑی تہوڑی حرکت کی اور میرے بیٹھنے کی بفراغت جگہ نکل آئی اور مین اوسجگہ بیٹھ گیا ❊

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ آج خواب مین دیکہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہون کہ حضرت خاتمیت نے ایک اجازت نامہ جیسا کہ مشایخ اپنے خلفاء کو لکھکر دیتے ہین مجھکو دیا ہے لیکن بعدہ معلوم ہوا کہ اس اجازت نامہ مین ابہی کچھہ کسر ہے کہ اتنے مین ایک شخص آکر مجہسے وہ اجازت نامہ بحضور رسول صلے اللہ علیہ وسلم لیگیا ہے اور پہر اوسپر لکہوا کر اور حضرت محبوب رب العالمین کی مہر سے مزین کرا کے مجھکو لاکر دیا ہے اوسکے متن مین الطاف عظیمہ جو کہ اس دنیا کے متعلق ہین لکھے ہین اور اوسکی پشت پر لکہا ہے کہ تمکو اجازت نامہ آخرت عطا ہوا ہے اور مقام شفاعت مرحمت فرمایا ہے اور کاغذ اجازات نامہ بہت طولانی اور اوسپر بہت سی سطرین لکہی ہین فرمایا مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسطرح بیٹھا ہون جیسے کہ بیٹا باپ کے پاس بیٹھا ہو کہ اتنے مین وہ اجازت نامہ لپٹا ہوا ہاتہہ مین لئے ہوئے حرم شریف مین حضرت صلعم کے ساتھہ داخل ہوا حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا بحضور آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم مجہسے فرمانے لگے کہ مین تیری انتظار مین تہی اور تو یہ کام کر اور یہ کام کر اور یہ حضوری حضرت خاتمیت صلعم اور حضرت خدیجہ الکبرے رضی اللہ عنہا سے مجھکو کچھہ عجیب عجیب نہین معلوم ہوتی - **نقل ہے** کہ حضرت کو زیارت بیت اللہ کا کمال شوق تہا اور ایک روز اسی بیقراری مین تہے کیا دیکھتے ہین کہ تمام عالم جن و انس و ملائک وغیرہ نماز پڑھتے ہین اور سجدہ حضرت کی جانب کرتے ہین حضرت اس بات سے نہایت متحیر ہوئے اور متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ آپ کی ملاقات کیواسطے آیا ہے اور اپکا احاطہ کیا ہے اس سبب سے جو کعبہ کو سجدہ کرتا ہے وہ آپ کی طرف معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسی اثنا مین الہام ہوا کہ تو ہمیشہ زیارت کعبہ کا مشتاق تہا اسواسطے ہمنے کعبہ کو تیری زیارت کیواسطے بہیجا ہے **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت نے واقعہ مین دیکہا کہ گویا ہزارون ہزار فرشتے ایسے حسین و جمیل کہ شعشان نور سے نگاہ کام نہین کرتی ہے حاضر ہین اور کہتے کہ اللہ تعالی نے ہمکو حکم دیا ہے کہ اپکی اطاعت مین حاضر ہون کہ خزانہ رحمت آپ کو عطا ہوا ہے چنانچہ اشارت متعلقہ رباعی مولفہ حضرت مندرجہ مکتوب تین سو گیارہ جلد اول مصداق اسکی ہی رباعی ہاے دو چشمی است مربی ما ❊ یعنی الف رب حبیب خدا ❊ لام مربی خلیل اللہ ست ❊

بہم ز تدبیر کلیم اللہ است ۔ **نقل ہے** کہ اپنے فرمایا کہ مجھپر منکشف کیا ہے کہ حقیقت وہ گنجینہ رحمت رحمٰن جل سلطانہ سے ہے اور کوئی رحمت خواہ دنیوی ہو خواہ اخروی اس گنجینہ سے باہر نہین جسقدر رحمت کہ آخرت مین ذخیرہ ہے ایک چشم ہکی ہے اور دوسری چشم کی رحمت دنیا مین پہیلی ہوئی ہے ۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے خواب مین جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا آپ فرماتے ہین کہ تو مجتہد علم کلام ہے حضرت نے فرمایا کہ جب سے میر علیحدہ رائے ہے لیکن اکثر موافق ابوحنیفہ ہے فرمایا کہ جب اجتہاد ابوحنیفہ اور شافعی کی سیر کرتا ہون معلوم ہوتا ہے کہ دو حصہ حق بجانب ابوحنیفہ ہے اور ایک حصہ بطرف امام شافعی رحمتہ اللہ علیہما اور ان دو بزرگوار سے حق باہر نہین فرمایا کہ ایک روز بیٹھا ہتا کیا معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ مع شاگردان آئے ہیں اور ہر ایک نور مجہہ مین آیا اور اوس نور مین مجھکو فنا و بقا حاصل ہوئی اسکے کئی روز کے بعد دیکھا کہ اوسیطرح امام شافعی مع تلامذہ تشریف لائے اور جو معاملہ امام ابوحنیفہ سے گذرا تہا وہ ہی اون سے پیش آیا ۔ **نقل ہے** کہ حضرت نے فرمایا کہ بلاشائبہ تکلف وتعصب کہا جاتا ہے کہ نورانیت مذہب حنفی نظر کشفی مین مثل دریا عظیم کے معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب مثل حوض کے **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت حلقہ مین مع یاران مراقب بیٹھے تھے کہ کہ حضرت شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال کیتھلی آئے اور ایک خرقہ آپکے دوش مبارک پر ڈالدیا حضرت نے آنکہہ جو کھولی تو دیکھا کہ شاہ سکندر ہین جلدی سے اوٹھے اور بتواضع معانقہ کیا حضرت شاہ سکندر نے کہا کہ میرے جد امجد نے اپنے وصال کے نزدیک یہ جبہ جو کہ حضرت غوث الاعظم سے پشت بہ پشت چلا آتا ہے میرے سپرد کیا تہا اور کہا تہا کہ اوسکو امانتاً اپنے پاس رکہہ جس کو مین کہونگا اوسکے حوالہ کرنا آپ چند مرتبہ مجھسے حضرت جد امجد نے تمہارے حوالہ کرنیکے واسطے واقعہ مین کہا لیکن مجھپر اس تبرک کا علیحدہ کرنا سخت شاق تہا مگر چونکہ اب تاکید بہ تہدید کی چار و ناچار لے آیا حضرت وہ جبہ پہنکر خلوت مین تشریف لیگئے فرمایا کہ اوسوقت میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ مشایخ کی یہی عجب معمول ہین کہ جس کو جامہ پہنا دیا وہ ہی خلیفہ ٹہرا ورنہ یہہ چاہیئے کہ پہلے خلعت معنوی پہنائین بعد ازان اپنا خلیفہ بنائین بمجرد اس خطرہ کے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ مع تمامی خلفاء تا حضرت شاہ کمال کیتھلی تشریف لائے اور اپنے خاصہ نسبت کے انوار و اسرار سے مالامال کردیا اوسوقت میرے دلمین خیال آیا کہ مین نقشبندیون کا پرورش یافتہ ہون اور یہان یہ معاملہ گذرا کہ اتنے ہی مین حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے

لیکر یا حضرت خواجہ باقی باللہ سب تشریف لائے اور حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ حضرت غوث الاعظم کے برابر بیٹھے اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال و تکمیل کو پہونچے ہین آپکو اونسے کیا علاقہ ہے اکابر قادریہ نے کہا کہ اول چاشنی ہمارے خوان سے کہائی ہے (اور یہ اوس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ شاہ کمال کیتہلی حضرت کے ایام شیرخوارگی مین تشریف لائے تھے اور حضرت بیمار تھے اور شاہصاحب نے اپنی زبان مبارک حضرت کے دہن مین دی تہی اور آپنے اوس کو خوب چوسی تہی) اور اب خرقہ بہی ہمارا ہی پہنا ہے اسی بحث مین حضرات چشتیہ وکبرویہ وسہروردیہ بہی تشریف لائے اور کہا کہ انکے ہم بہی دعویدار ہین (کیونکہ ان خاندان کی خلافت حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے قبل بیعت حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ملی تہی) مولینا بدرالدین سرہندی حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ نے حضرات القدس مین لکھا ہے کہ اوسوقت اسقدر ارواح اولیا جمع ہوئین کہ تمام مکان وگلی وکوچہ ودشت وصحرا بہر گیا اور مناظرہ مین صبح سے ظہر کا وقت ہوگیا کہ اس اثنا مین جناب سید المرسلین رحمۃ العالمین صلے اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور بکمال کرم ودانش سب کی تسلی ودلاسا فرماکر ارشاد فرمایا کہ چونکہ کمال وتکمیل شیخ احمد کے طریقہ نقشبندیہ مین ہوئی ہے اسواسطے اسکی ترویج کرین اور باقی سلاسل کی نسبت بہی القا کرین کہ الحاق بہی ثابت ہے اور اسی بات پر فاتحہ پڑہا گیا اور سب رخصت ہوگئے فرمایا کہ طریقہ قادریہ مین بعد شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ کمال کیتہلی رحمۃ اللہ علیہم کے مانند کم نظر آتا ہے فرمایا کہ آفتاب کی جانب بفراغت دیکہ سکتے ہین مگر شاہ سکندر کے قلب کی طرف بوجہ شعشان نور نگاہ نہین کیجاتی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے واقعہ مین دیکہا گویا حضرت علی تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ مجہکو علم سموات سکہانے آیا ہون۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ مین بیٹہا ہوا تہا کہ دایرہ غضب الہی ظاہر ہوا اوسمین جو سیر کی تو طرح طرح کے غضب ذاتی وصفاتی وانتقامات اوسجانہ مطالعہ کئے اور یہ سیر دیر تک رہی بعدازان دیکہا کہ اوس دائرہ سے نکلکر مافوق کے مقام پر سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ دائرہ استغنائی ہے وہان رنگ رنگ کی استغنائی ذاتی وصفاتی اللہ تعالےٰ کی نظر سے گذرین بعدازان اوس مقام سے مقام بالا کی سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ مقام رحمت ہی اس مقام مین صرف جمال ہی جمال کا ظہور ہے جلال واستغنائی کی بو بہی نہین ہے بعدازان سیر فوق الفوق الی ماشاء اللہ واقع ہوئی۔ نقل ہے

کہ ایک روز مسجد و گہر و خانقاہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کیا دیکہتا ہے شریعت اسجگہ اوتری ہے جیسے
کہ کاروان آکر ٹہرتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک روز حافظ حلقہ مین قرآن پڑہتا تھا اتفا-
قاً دفعتاً بعض وساوس درباب قرآن میرے دلمین آنے لگے خیال آیا کہ نفس مطمئنہ ہوگیا ولایت متحقق
فنا و بقا حاصل پہر یہ خطرات کہان سے چنانچہ اس راز کے کشف کے واسطے متوجہ ہوا بعد توجہ بسیار
والتجاء بےشمار کیا دیکہتا ہون کہ ایک مرغ عظیم الخلقت میرے سینہ سے نکلکر باہر گیا ہے غور کیا تو معلوم ہوا
کہ سینہ مین یہ ہے خناس تہا جو کہ وسوسہ ڈالتا تہا حضرت پیغمبر علیہ السلام کو اسی خناس کے شر سے بچنی
کیواسطے حکم ہوا تہا جس جگہ کہ فرمایا ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخنا
س الذی یوسوس فی صدور الناس اور پہر الہام ہوا کہ اصل وہ مینہین جو خطرہ گزرتا ہے منشاء اوس کا
یہی خناس ہے کہ سینون مین آشیانہ رکہتا ہے اور ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے اور پہر الہام ہوا
کہ اس کے آشیانہ کو تیرے سینہ سے دور کر دیا حضرت نے فرمایا الحق کہ بعد خروج اوس خناس کے
عجب شرح صدر حاصل ہوا **فرمایا** کہ مجہپر مکشوف ہوا ہے کہ ہندوستان مین بہی انبیا گزرے ہین لیکن
کسیکا ایک تابع ہوا اور کسیکے دو غرض کہ تین سے زیادہ کیسیکی نہین پائی جاتی اور اگر چاہون تو اون کا
مکان وجگہ بہی بتا سکتا ہون بلکہ اون کے قبر بہی کہ اون کے انوار نظر آتے ہین **فرمایا** کہ ایک
روز ایک اپنے فرزند متوفی کی روح پر ثواب رسانیکی نیت سے کچہہ طعام فقیرون اور درویشون کے
کہلانیکے واسطے تیار کرایا اسی اثنا مین میری زبان سے نکلا کہ یہ صدقہ کسطرح قبول ہو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
انما یتقبل اللہ من المتقین اسی خیال مین تہا کہ آواز آئی کہ انت من المتقین **فرمایا** کہ ایک مرتبہ مجہپر دید قصور
اعمال اسقدر غالب ہے کہ جس وقت نماز مین فاتحہ پڑہتا تہا اور لفظ ایاک نعبد وایاک نستعین پر آتا
تہا حیران ہو جاتا تہا کہ کیا کرون اگر پڑہتا ہون تو کریمہ لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ٹہرتا ہون
اور اگر نہین پڑہتا تو ترک واجب ہو جاتا ہے کہ اتنے مین آواز آئی کہ شرک کو تیری عبادت سے دور
کیا اور منطوق الا للہ الدین الخالص کا ظہور ہوا **فرمایا** کہ جو کوئی میرے طریقہ مین بواسطہ یا بلاواسطہ
خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوگا سبکو میرے پیش نظر کیا اگر چاہون تو ہر ایک کا نام و
مقام بتا دون **فرمایا** کہ سوا نبوت جو کمالات کہ نوع بشر مین ممکن ہین اللہ تعالےٰ نے مجہکو عطا فرمائے
فرمایا ایک روز حلقہ یاران مین بیٹہا تہا کہ اپنی خرابیون پر نظر پڑی اور یہ دید غالب ہوئی کہ اسی اثنا

مین بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کے آواز آئی غفرت لک ولمن توسل بک الی یوم بواسطہ او بغیر واسطہ الی یوم القیامت۔ **فرمایا** کہ مجھپر ظاہر کیا ہے کہ جو معاملات و کمالات خدا تعالیٰ نے مجھپر افاضہ فرمائے ہین تا ظہور امام مہدی اور کسی پر نہ ہونگے **فرمایا** کہ مجھپر مکشوف ہوا ہے کہ مہدی معہود رضی اللہ عنہ اسی نسبت (یعنے نسبت مجددیہ) پر ہونگے۔ **فرمایا** کہ مجھپر ظاہر ہوا ہے کہ حقایق و معارف جو مینے لکھے ہین حضرت مہدی معہود کی نظر سے گذرینگے اور اُن کے مقبول ہونگے **فرمایا** کہ اللہ تعالےٰ نے بمحض فضل و کرم مجھکو بشارت دی ہے کہ تیری دنیا کو آخرت کردی یعنے بہت سے کمالات جو اور دن کے واسطے آخرت پر موقوف ہین حضرت کو اسجگہ عطا ہوے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت قضاء حاجت کو پاخانہ تشریف لیگئے وہان دیکہا کہ مٹی کا پیالہ گندگی مین پڑا ہے اور اوسپر اللہ کا نام لکہا ہے حضرت اوس پیالہ کو لیکر فی الفور باہر نکل آئے خادم سے فرمایا کہ لوٹہ مین پانی لے آوہ لے آیا اوس سے پیالہ کو اپنے ہاتہہ سے دہویا ہر چند خادم نے عرض کی کہ آپ تکلیف نکرین مین دہو دونگا لیکن حضرت نے نہ مانا اور خوب پاک کر کے ایک کپڑے مین لپیٹ کر اونچا طاق مین رکہدیا اور جب ضرورت ہوتی اوسمین پانی پیا کرتے اس اثنا مین آواز آئی کہ جیسے تو نے میرا نام بزرگ کیا اسیطرح مینے تیرا نام دنیا و آخرت مین بزرگ کیا فرمایا کہ اگر سو برس ریاضت و مجاہدہ کرتا تو بھی اس قدر فیوض و برکات نازل نہوتے جیسے کہ اس عمل سے ہوئے۔ **فرمایا** کہ قضا و قدر پر مجھکو اطلاع بخشی ہے اور اسطرح منکشف کیا ہے کہ کسیوجہ سے شریعت غرا کے مخالف نہین ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ ایک امیر شخص نے کسی رشتہ دار قریبی کی روح پر ثواب پہونچانیکے ارادہ سے کہانا تیار کیا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی آپ بہی تشریف لیچلین چونکہ دعوت عام تہی حضرت نے منظور نفرمایا اوس نے کمال عاجزی و انکسار کیا اسی اثنا مین الہام ہوا اگر تو اپنی ہتک حرمت اختیار کرے تو اوس میت کو روز حشر اسقدر نور بخشون کہ اہل محشر اوس سے منور ہو جاوین حضرت متردد ہوے کہ ہتک حرمت کیا معنی معلوم ہوا کہ اس قسم کی مجلس مین جانا گویا آپ کی ہتک و حرمت ہے پس حضرت نے اجابت دعوت کی اور اوسکے مکان پر تشریف لیگئے۔ **فرمایا** کہ مجھکو بشارت ہوئی کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑہے اوس میت کو بخشدون **فرمایا** کہ ایک روز بعد اذان نماز دعا پڑہتا تہا لیکن ہاتہہ زانو پر رکہے ہوئے تہے خیال آیا کہ اس طرح سے دعا مانگنا بعید از ادب ہے ہاتہہ اوٹہا کر دعا شروع کی آواز آئی کہ اس

ادب کی عوض تجھکو کبھی اور کچھ عذاب نہوگا - ایک روز بتقریب تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فرمایا کہ بمقابلہ اس کلمہ طیبہ کے کاش تمام عالم حکم قطرہ بدریاے محیط رکہتا فرمایا کہ یہ کلمہ مقدسہ جامع کمالات
نبوت وولایت ہے لوگ تعجب کرتے ہین کہ ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھنے سے کسطرح جنت مل سکتی ہے اور دوزخ
سے خلاصی ہوسکتی ہے فرمایا جوکچہہ مجھکو معلوم ومحسوس ہوتا ہے یہہ ہے کہ اگر تمام عالم کو بعوض ایک دفعہ
پڑھنے کے خلاصی دیدین تو گنجائش رکھتا ہے اور اگر برکات اس کلمہ کے تمام عالم کو قسمت کردیوین تو ابدالآباد تک
معمور وساری رہین فرمایا کہ شیخ ابن العربی باینہمہ شطح مقبولوںمین سے نظر آتے ہیں اور اولیاؤںمین
معلوم ہوتے ہین باکریمان کارہا دشوار نیست سچ ہے گاہے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے بخشند ندرو
کنندہ شیخ خطر مین ہے ونیز قبول کنندہ جملہ کلمات شیخ بہی خطر مین ہے فرمایا کہ ایک روز مین متوجہ
یاران تہا معلوم ہوا کہ شیخ طاہر لاہوریکا نام دفتر سعدان سے خارج کرکے دفتر اشقیا مین داخل کردیا چنانچہ
اوسیوقت متوجہہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا عین التجا وتضرع مین معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ مین قضا
معلق نہین ہے اور مشروط کسی شرط کا نہین ہے اوسوقت کمال یاس اور ناامید ہوئی مگر معاً قول
حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یاد آیا کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ قضاء مبرم
مین کسیکو مجال تبدیل نہین ہے لیکن مجھکو اگر چاہون تو وہان بہی تصرف کردن پہر از سر نو ملتجی ومتضرع ہوا
اور عرض کی کہ بار خدایا تو نے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے تیری کمال کرم
سے بعید نہین جو اس عاجز کو بہی ممتاز فرمایئے اوسوقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی قضا ہے کہ وہ لوح محفوظ
مین مبرم ہوتی ہے اور عند اللہ معلق ہوتی ہے اور اوسمین اخص خواص کو دست تصرف ہوتا ہے اور
یہ معاملہ بہی اوسی قسم آخر سے ہے چنانچہ بفضلہ تعالی حضرت کے تصرف سے شیخ طاہر کو اوس بلا سے
نجات ہوگئی سچ ہے - اولیا را ہست قدرت از الہ ✽ تیر جستہ باز گرد اند زراہ ✽ نقل ہے
کہ ابتدا مین ایک روز حضرت ایک قبرستان مین تشریف لیگئے وہان ایک عورت کی قبر تہی وہ حضرت
کی اہل حق اور قرابتون مین سے تہی حضرت اوس عورت کی قبر کی محاذی مین تا دیر کہڑے رہے پہلے
آثار خضوع وخشوع چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئی بعد دیر علامت خوشی وخورمی پائی گئی جب حضرت
مکان پر تشریف لیگئے تو محرمان اسرار نے دریافت کیا کہ حضرت کیا باعث تہا کہ آپ تا دیر اوس عورت
کی قبر پر کہڑے رہے اور اولاً چہرہ مبارک سے آثار انکسار ظاہر ہوئے اور دیر کے بعد خوشی معلوم ہوئی حضرت

فرمایا کہ جسوقت مین اوسکی قبر پر پہونچا اوسکو معذب دیکھکر متوجہ دفع عذاب ہوا اگر عذاب دور نہین ہوا کہ مین
متوجہ ارواح اپنے اباواجداد کا ہوا چنانچہ اونکی ارواح پاک حاضر ہوئین مگر دفع عذاب نہوا بعد ازان متوجہ
ارواح عالیات حضرات خواجہا ہوا کہ وہ بہی فی الفور تشریف فرما ہوئین لیکن عذاب اوسیطرح قایم رہا آخرکار
بصد عجز متوجہ بارگاہ محمدی علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام ہوا کیا دیکہتا ہون کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
تخت نبوت پر سوار تشریف لائے ہین اور بمجرد ورود تخت محمدی وہ عذاب دور ہوگیا اور اوس عفیفہ نے
مجہکو دعا دی کہ جس طرح تونے مجہے راحت پہونچائی اوسیطرح اللہ تعالے تجہکو بہی راحت پہونچائے اوسوقت
آثار خوشی کے مجہپر ظاہر ہوئے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک قبرستان مین حضرت تشریف لیگئے ولین گزرا کہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر عالم کسی مقبرہ پر گذرے تو چالیس دن تک اوس مقبرہ کا عذاب موقوف
ہوجاتا ہے بمجرد اس خطرہ کے الہام ہوا کہ تیرے گزرنیکے وجہہ سے ان اہل قبور کا تا قیامت عذاب موقوف
گیا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک خادم نے حاضر ہوکر عرض کی کہ ستر ہزار کلمون کا ثواب آپکے نظر کیا بمجرد
اس کہنے کے حضرت نے فی الفور ہاتھ اوٹہاکر فاتحہ پڑہا دوسرے روز اوسی خادم سے فرمایا کہ جسوقت مین نے
دعا کی واسطے ہاتہہ اوٹہائے فرشتہ ثواب لیکر اس کثرت سے اوترے کہ زمین پر پیر رکھنے کی جگہ نرہی پہر
فرمایا کہ اس بات سے تم مغرور نہونا اپنا قصہ سناتا ہون کہ ہر شب بعد نماز تہجد پانسو بار کلمہ طیبہ پڑہکر محمد عیسی
و محمد فرخ و ام کلثوم (یہ حضرت کی اولاد متوفی کے نام ہین) کی روح کو بخشتا ہون ابتدا مین ایسا ہوتا تہا
کہ محمد عیسی کی روح آکر مجہکو جگا دیا کرتی تہی کہ ختم کلمہ طیبہ کرون اور پہر اپنے بہائی اور بہن کی روح کو بلانے
جایا کرتی تہی کہ چلو بابا جان بیدار ہوئے اور جبتک مین وضو کرتا اور نماز پڑہتا اور ختم کلمہ طیبہ کرتا اسطرح
گرد پیش پہرا کرتی جیسے روٹی پکاتے مین چہوٹے بچہ اپنی مان کے آس پاس پہرا کرتے ہین اور جب اونکو ثواب
بخشدیتا تو چلے جاتے اب کثرت ثواب سے ایسی سیر ہوگئی ہین کہ کبہی نہین آتی۔ نقل ہے کہ مولینا محمد
یوسف ایک علمائے عصر سے تہے اور حضرت کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تہے کہ اثنائے سلوک مین اونکی
اجل آگئی قریب فوت حضرت اون کے پاس گئے اور متوجہ اتمام سلوک ہوئے اور اونکو اس امر سے اطلاع
بہی فرمائی اور اوس سے حال بہی دریافت کرتے جاتے اور وہ عرض کرتے جاتے حتی کہ اوسیوقت
اوس کا تمام سلوک طے کرادیا بمجرد اتمام اونسے جان بحق تسلیم کی۔ باکریمان کارہا دشوار نیست ؎
نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کی مناقب سنکر قدمبوسی کیواسطے خدمت شریف مین روانہ ہوا پہر

رات گئی حضرت سرہند مین پہونچا ایک مسجد کے قریب مکان مین ٹہر گیا صاحب خانہ نے کمال مہربانی کی اوسنے اوس سے کچھہ حضرت کا حال دریافت کیا اوسنے کچھہ طعن وتعرض کرنے شروع کردئے یہ بیچارہ نہایت حیران ہوا کہ ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص شمشیر برہنہ آیا اور اوس طاعن کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے یہ عجیب ماجرا دیکھکر بہت گھبرایا اور اوس شخص کے پیچھے دوڑا مگر مطلق پتا نہ لگا صبح کو حضرت کی خدمت حاضر ہوا حضرت اوس شخص سے بغلگیر ہوئے اور متنبہ ہو کر فرمایا ما مضی باللیل لم یذکر بالنہار بعد ازان اوس محلہ مین گیا وہان رونا پیٹنا پڑا تہا کہ فلانے کو کوئی شخص مار گیا نقل ہے کہ ایک درویش خانقاہ شریف مین حضرت کے رہا کرتا تہا اوس پر واردات کثیر وارد ہوتی تہی چنانچہ بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا کہ جب سجدہ مین جاتا تو حالات زمین وآسمان اوس پر ظاہر ہوجاتے اسی اثنا مین اوس کے ایک شخص کثیر الخدشہ سے صحبت ہوگئی اوس کے دل مین خطرہ گزرا کہ باوجود حضرت کے اس قدر علم وعرفان کے خرق عادت نہین ہوتی اور اوس خطرہ نے اوس پر غلبہ کیا حتی کہ اوسکو اپنے حال مین کستگی پائی گئی لاچار ہوا اور اپنے گلے مین پگڑی ڈالکر حضرت کے قدمون پر آگر پڑا لیکن اظہار خطرہ نکیا حضرت نے فرمایا کہ یہ طالب کرامات ہوئے ہین اور یہ فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے بعد ازان حضرت نے سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص کرامات چاہتا ہو اوس کو چاہیئے کہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرلے اور جو کوئی متابعت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وانصباب انوار فنا وبقا ودیگر کمالات معرفت ذات وصفات چاہتا ہو وہ اس جگہ رہے نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کو علالت ظاہر ہوئی دس گیارہ دانہ مویز کے تناول فرمانے کو طلب فرمائے چنانچہ خادم نے دانہ حاضر کئے حضرت متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے آیا یہ دانہ نافع ہونگے یا نہین جب سر مبارک اوٹھایا تو فرمایا کہ عجیب معاملہ گزرا کہ یہ مویز کے دانہ بارگاہ الہی مین ملتجی ہوئے کہ اے بار خدایا تیرے دوست نے ہمکو تناول کرنیکے واسطے منگایا ہے ہمسے اوس کو شفا عطا فرما اور ہمکو قوی ہمسے جس مرض کے واسطے جو دانہ کھائے صحت حاصل ہوجائے اور معلوم ہوا کہ یہ دعا اونکی قبول ہوگئی اور حضرت نے چند دانہ اوسمین سے تناول فرمائے چنانچہ فی الفور آرام ہوگیا اور بعد ازان جس مرض کے لئے جس بیمار کو ایک دانہ دیا فی الفور شفا کلی ہوئی حضرت بحسرت فرمایا کرتے تھے کہ کاش یہ دانہ زیادہ ہوئے ہوتے کہ مجمع کثیر اس سے صحت یاب ہوتے نقل ہے کہ ایک شخص کو

حضرت نے کسی کام کو بھیجا اور بوقت رخصت کہدیا کہ راستہ مین سورۂ لایلف بکثرت پڑھنا اور جہان کہین کچھہ مشکل ہو مجھکو یاد کرنا چنانچہ وہ شخص روانہ ہوا چلتے چلتے ایک جگہہ پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ شیر چلا آتا ہے اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا دیکھتے ہی کانپنے لگا اور اوسیوقت حضرت کو یاد کیا یاد کرتے ہی دیکھا کہ حضرت عصا لئے ہوئے تشریف لائے اور عصا اوس شیر کے منہہ مین دیدیا اس شخص کے جب حواس بجا ہوئے دیکھا نہ شیر تہا نہ حضرت تھے **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حضرت کی زبانی سنا تھا کہ جس قدر کفار کی توہین کرے عند اللہ اجر عظیم وثواب غازیان فی سبیل اللہ ہوگا ایک روز اس شخص کا ایک بت خانہ مین گزر ہوا وہان اوسکو حضرت کا فرمانا یاد آگیا اور فی الفور مع رفقاء بت شکنی مین مشغول ہو گیا کہ ناگاہ گاؤن کی جانب سے لوگ لاٹھی سونٹا لیے ہوئے آتے دکھائی دیئے دیکھتے ہی ہوش اوڑ گئے اوسیوقت حضرت کو یاد کیا کہ حضرت آپکی نصیحت پر عمل کیا ہے وقت مدد ہے آواز آئی کہ تیری مدد کو لشکر اسلام بھیجتا ہون اس نے رفیقون سے کہا کہ حضرت کی آواز آئی ہے کہ لشکر بھیجتا ہون مگر یہان دشمن آپہونچے ایک تیر کے فاصلہ پر کفار رہگئے ہونگے کہ ایک بلندی پر سے تیس چالیس آدمی گھوڑے اوڑائے آتے ہوئے نمایا ہوئے اور آتے ہی کفار کو ڈانٹ بتلائی اور سب کو اپنی حمایت مین لیکر چلدیئے جب کفار نظر سے غائب ہوگئے سبکو رخصت کردیا دیکھا تو نہ لشکر تہا نہ آدمی تھے صرف حضرت کا تصرف ہی تصرف تہا

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیر وگشت کیواسطے بیرونجات تشریف لیگئے ایک روز ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن جاتے ہوئے راستہ مین آفتاب کی حرارت وغبار راہ سے رفیقون کو خصوصاً جو کہ پیدل تھے ازبس پریشانی وپیاس ہوئی لیکن غلبۂ رعب سے کچھہ عرض نہ کرسکے حضرت نے خود اشراف خواطر سے معلوم کرکے فرمایا کہ گرمی آفتاب وتراکم غبار سے رفیقون کو تکلیف ہے مولینا محمد یوسف سمرقندی نے عرض کی کہ حضور کو خود معلوم ہے عرض کی کچھہ حاجت نہین یہ سنکر حضرت نے تبسم فرمایا اور گوشۂ چشم حق بین جانب آسمان کرکے کچھہ زیر لب فرمایا تہوڑی ہی دور چلے ہونگے کہ ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور اور اوپر آکر اسیقدر برس گیا کہ جسمین غبار بیٹھ جاوے اور کیچڑ نہو۔ اور باد شمال معتدل چلنے لگی کہ تمام راہ کی کوفت وحرارت بہول گئی **نقل ہے** کہ ایک امیر کو سلطان وقت نے بغضب تمام لاہور سے طلب کیا چونکہ اوس سے تقصیر عظیم سرزد ہوئی تہی لوگ گمان کرتے تھے کہ بمجرد پہونچنے کے اوسکو ہاتھی کے پیر سے بندہوا کر بادشاہ مروا ڈالیگا دلی جاتے وقت جب وہ شخص سرہند مین پونچا تو حضرت کی خدمت مین

حاضر ہوا اور التماس حمایت کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ خطرہ نہیں خاطر جمع رکھو اوس نے
کمال اضطرار سے کہا کہ جو کچھ حضرت زبانی فرماتے ہیں اوس کو قلم سے لکھکر میرے حوالہ فرمائیں حضرت نے
سنکر یہ لکھدیا کہ چون فلان از خوف غضب سلطانی کہ نمونہ غضب الٰہی است بفقرا رجوع نمودہ فقرا
او را در ضمن خود گرفتہ ازین مہلکہ رہا بندند اوسکے رخصت ہونیکے بعد چند ایام جب گذرے تو کسی نے آکر
کہا کہ اوس امیر کو بادشاہ نے قید کردیا حضرت سنکر فرمانے لگے کہ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ فقرا کو
سلطان کی شفقت اوس کے حق میں مثل روز روشن معلوم ہوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ بادشاہ
کے پاس پہونچا پادشاہ اوسکو دیکھکر متبسم ہوا اور چند کلمات نصیحت آمیز کہکر خلعت دیا اور اوسکو اوسکی جگہ
بہیجدیا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص سالہا سال سے بیمار چلا آتا تہا نہ کوئی دوا فایدہ کرتی تہی اور نہ دعا
حضرت کی شہرت سنکر ایک عریضہ خدمت شریف میں روانہ کیا اور جامہ تبرک بہی طلب کیا حضرت نے
اوس کے حال پر رحم فرماکر یہ عنایت نامہ مع جامہ تبرک بہیجا۔ مخدوما تا چند چون مادر مہربان بر خود باید
لرزید۔ تا کے از غصہ و غم بلیہ بیچید خود را و ہمہ را مردہ باید انگاشت و جمادی چند بے حس و حرکت باید پنداشت
انک میت وانہم میتون نص قاطع است فکر ازالہ مرض قلبی درین فرصت یسیر بذکر کثیر از اہم مہام است و
علاج علت معنوی درین مہلت قلیل بیاد رب جلیل از اعظم مقاصد دلی کہ گرفتار عبر است از وچہ توقع خیر
است روحی کہ مائل بکہتر است نفس امارہ از و بہتر است آنجا ہمہ سلامتی قلب مے طلبند و خلاصی روح جویند
دما کوتہ اندیشان ہمہ در فکر تحصیل اسباب گرفتاری و قلبہم ہیہات چہ توان کرد ما ظلمہم اللہ ولکن کانوا انفسہم
یظلمون دیگر از ضعف ظاہر اندیشہ نکنند انشاء اللہ تعالیٰ بصحت و عافیت تبدیل خواہد یافت خاطر
اینجانب ازین رہگذر جمع است جامہ فقر کہ طلب داشتہ بودند پیراہن فرستادہ شد بپوشند و مترصد نتایج
و ثمرات آن باشند کہ کثیر البرکات است ـ ہر کسے افسانہ خواند افسانہ است ÷ والسلام علی من اتبع الہدیٰ
والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ اکملہا۔ جس وقت کہ اوس نے اوس پیراہن شریف
کو پہنا امراض سے رہائی پائی اور حاضر حضور ہوکر مرید ہوا بلکہ غالباً حضرت نے اوس کو اجازت تعلیم طریقہ
بہی عطا فرمائی۔ **نقل ہے** کہ عبدالرحیم خانخانان صوبہ دار بوجہ غمازی چند فتنہ انگیز مورد عتاب
سلطانی ہوا اور معزول کرکے دار السلطنت میں طلب کیا گیا اور نوبت بہ اینجا رسید کہ اوسکو اپنی جان کا
اندیشہ ہوگیا سخت پریشان ہوا اور حضرت کے خلیفہ جلیل القدر میر محمد نعمان سے طلب دعا کی میر

موصوف نے عریضہ لکھکر حضرت سے خانخانان کی سفارش کی اور جواب نیاز نامہ طلب کیا حضرت نے بعد ملاحظہ عریضہ میر نعمان قلمدان طلب کر کے جواب لکھا کہ در وقت مطالعہ کتابت شما خانخانان در نظر رفیع القدر در آمد خاطر شریف از معاملہ او جمع باشد میر صاحب نے وہ خط بجنسہ خانخانان کے پاس بھیجدیا اوس کے چند ہی روز کے بعد پادشاہ خانخانان سے راضی ہوگیا اور خلعت خاصہ عطا فرماکر اوس کو پھر بحال کردیا **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور عرض کی میرا بیٹا بیمار ہے اور ایک روپیہ بھی نذر کیا حضرت نے وہ روپیہ قبول نہ فرمایا ہر چند اوس نے الحاح کی لیکن منظور نہ ہوئی حالانکہ عادت شریف یہ فتوح کی نہ تھی سب کو یقین ہوگیا اس کا لڑکا بچتا نظر نہیں آتا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شام کو وہ مرگیا **نقل ہے** کہ ایک حضرت کا خادم سفر اصفہان سے واپس آتا تھا راستہ میں کسی جگہ خورجی گر پڑی اس کی تلاش میں ادہر ادہر دوڑتے لگا اتنے میں قافلہ بھی نظر سے غائب ہوگیا اور پریشانی بالائے پریشانی ہوئی روتا دہوتا پہاڑون مین ٹکرین مارتا حیران پھرتا تھا اور کہین قافلہ کا سراغ نہ لگتا تھا اور ایسا مایوس ہوگیا کہ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا ناچار ایک طرف جاکر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہی اور حضرت کی طرف متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت ایک گھوڑے پر سوار چلے آتے ہین اور اوس کے پاس آئے اور اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھاکر گھوڑا دوڑا لیا جب قافلہ قریب آگیا اوس کو گھوڑے سے اوتار دیا آپ نگاہ سے غائب ہوگئے **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ شاہجہان عالم شہزادگی مین اپنے باپ سے مخالف ہوگیا اور بمقابلہ و مقاتلہ در پیش آیا بعض اشخاص نے حضرت کو لکھا کہ مشائخ دہلی نے اپنے مکشوفات سے نصرت و فتح شاہزادہ کے معلوم کی ہے آپ کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو معاملہ بالعکس معلوم ہوتا ہے لیکن آخر کار مدعا شاہزادہ کرہی نشین ہوتا معلوم ہوتا ہے چنانچہ بعد شکست شاہزادہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض مدعا سلطنت کی حضرت نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ جب تک مین زندہ ہون سلطنت جہانگیر کی ہے لیکن بعد از ان انشاء اللہ تعالیٰ پادشاہ تو ہوگا خاطر جمع رکھہ شاہزادہ اس بشارت سے نہایت خوش ہوا اور واقع بھی ایسا ہی ہوا کہ بعد جہانگیر شاہجہان تخت نشین ہوا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ فوجدار سرہند نے کوہستانیون پر فوج کشی کی اور بعض بعض گوشہ نشین سے جو دریافت کیا تو انہون نے کہا کہ اس مہم مین تیری فتح ہے اور بنظر تصدیق مزید حضرت سے بھی خط بھیجکر دریافت کیا حضرت نے فرمایا

کہ اس مہم مین فوجدار کی شکست فاحش معلوم ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چار پانچ روز مین فوجدار صاحب
نقارہ وغیرہ چہنوا کر لوٹ آئے نقل ہے کہ مولینا مرتضی کے والدنے وصیت کی تہی کہ جب میرا انتقال
ہو جائے تو نعش کو حضرت کی خدمت مین لیجانا اور عرض کرنا کہ داخل طریق کرین اور حضرت کا طریقہ
تہا کہ اموات کو بہی عطاء نسبت فرمایا کرتے تھے بعد وفات مولینا اپنے والد کی نعش کو حضرت کی خدمت
مین لائے اور اپنے والد کی وصیت سے اگاہ کیا حضرت نے فرمایا کہ کل کو حال معلوم ہو جائیگا دوسرے دن
مولینا نے حلقہ مین کیا دیکہا کہ اونکے والد حضرت سے ایک آدمی کے فاصلہ پر بیٹھے ہین اور سرگرم ذکر مین
نقل ہے کہ ایک درویش کعبہ شریف کو جاتا تہا راستہ مین جب سرہند مین پہونچا تو حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوا اوسوقت حضرت نماز سے فارغ ہو کر گوشہ مین تشریف لئے جاتے تھے یہ درویش جا کر قدمون پر
گر پڑا حضرت نے خادم سے کہا کہ اگر کوئی روٹی کا ٹکڑا ہو تو گھر مین سے منگالو خادم گیا اور ایک روٹی کا
ٹکڑا لے آیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے وہ ٹکڑا اوس کی گود مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اب وقت تنگ
ہو گیا اور یہ ٹکڑا تیرا مرشد ہے اوس درویش کی زبانی ہے کہ اوس ٹکڑے کے ملتے ہی مجھکو اسقدر فیض
حاصل ہوا اور ایسی انا فانًا ترقی ہوئی کہ بتیس برس ریاضت کی تہی اوس کی بو بہی نہ پائی تھی۔
نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کے خویشون مین تہا اوس کے بیٹا زندہ نہ رہتا تہا اور جو لڑکا پیدا ہوتا
وہ مرجاتا ایک دفعہ اوس کے گھر بیٹا پیدا ہوا اوس کو لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی
کہ حضرت مینے نیاز کی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو آپ کی غلامی مین دونگا حضرت نے بعد توجہ فرمایا
کہ اس لڑکے کا نام عبد الحق رکہنا انشاء اللہ تعالی زندہ رہیگا لیکن ہر مہینہ پانچ بہلولے حضرت خواجہ بہاء الدین
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز دیا کرنا چنانچہ ببرکت نفس نفیس وہ لڑکا زندہ رہا نقل ہے کہ ایک شخص
جان محمد جالندہری حضرت کی خدمت مین رہا کرتا تھا اوس کو حضرت نے قادریہ طریق مین داخل کیا تہا
کوئی شخص ایک روز حضرت کے مہمان آئے اونہون نے حضرت سے دریافت کیا کہ اس شخص کو اپنے
کس طریقہ مین داخل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ قادریہ مین اوس مہمان نے کہا کہ اس شخص کا باپ میرا بہی
ہمنشین تہا مین بہی اسکی سفارش کرتا ہون کہ آپ اسکو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ سے ملا دیجئے ابہی اثنا مین حضرت اوٹھے باہر تشریف لائے اوس سے فرمایا کہ جان محمد
قطب تارہ کو پہچانتے ہو یہ ہے اور فرمایا کہ خوب دیکھ جان محمد نے جو خوب غور سے دیکہا تو اوسمین سے

ایک شخص سیاہ کمل پہنے باہر نکلا اور تیر کی طرح اوس جگہہ آگیا حضرت نے فرمایا کہ اونکی قدمبوسی کر یہ غوث الثقلین ہین چنانچہ جان محمد فی الفور قدمبوس ہوا بعد ازان حضرت غوث الثقلین رخصت ہوئے اور بہر اوسی ستارہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اوسمین غائب ہوگئے جب حضرت وضو وغیرہ سے فارغ ہوئے اور مسجد مین تشریف لائے تو اوس مہمان نے پوچھا کہو حضرت غوث الثقلین کو دیکھا جان محمد نے کہا کہ دیکھا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص سے حضرت نے فرمایا کہ تیری اور فلانی کی ولایت ابراہیمی ہے اوس شخص نے دلمین خیال کیا ہر چند کہ فرمودہ حضرت کافی ہے لیکن اگر مجھ کو بھی معلوم ہوجاتا تو خوب تسلی ہوجاتی اوسی روز شب کو حضرت خلیل الرحمن علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو خواب مین دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ حضرت بھی موجود ہین اور وہ دونون شخص بھی کھڑے ہین حضرت نے اون دونون شخصون کے ہاتھ پکڑکر حضرت ابراہیم عم کے قدمون پر ڈالدیا چنانچہ اون شخصون نے حضرت خلیل کی قدمبوسی کی اور پھر اپنی جگہہ کھڑے ہوگئے صبح کو جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ابھی واقعہ نہین سنایا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ کہدیا ہے اوسمین تردد کی گنجائش نہین ہے تمکو کہان معلوم ہے کہ جملہ سالکان راہ کو اپنے مشرب واستعداد کا علم پورا پورا نہین دیتی بلکہ اس قسم کا علم شاذونادر کسی زمانہ مین کسی شخص کو معلوم ہوتا ہے شیخ نجم الدین کبروی کی نقل ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے قطب تھے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میری کونسی ولایت ہے چنانچہ اس بات کی تحقیق کیواسطے ایک اپنے اصحاب کو ایک بزرگ کی خدمت مین جو کہ علم احوال رکھتے تھے بہیجا اوس بزرگ نے دیکھتے ہی کہدیا کہ تیرا پیر موسوی کہا کرتا ہے مرید از رہ خاطر ہوا اور وہ واپس ہوکر اپنے پیر کی خدمت مین آیا اور سارا قصہ کہہ سنایا شیخ بہت خوش ہوئے اور کہا یا اونہون نے میری موسوی المشرب ہونیکی بشارت دی ہے حضرت کے صاحبزادہ کلان محمد صادق کی ولایت موسوی تہی حضرت نے اپنی تصرف سے اونکو ولایت محمدی پر پہونچایا اور یہ تصرف راقم الحروف کے نزدیک اعظم کرامات سے ہی ہر ولی کا تو کیا ذکر ہے اگر ہزار بلکہ دس ہزار اولیاء مین سے ایک مین بہی یہ طاقت ہو تو آفرین بردست وبر بازو دے او۔

مقام نوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے محبوس ہونیکے بیان مین

جب حضرت مجدد الف ثانی کا سن شریف پچاس برس سے متجاوز ہوا تو آپ فرمایا کرتے کہ ترپن برس کی عمر مین قضا معلق ہے دیکھئے کیا پیش آتا ہے اور گاہ گاہ یہ بھی فرماتے کہ ابھی تک میری پرورش جمالی طور سے ہوئی اب منظور رب العالمین جلالی طور سے کرنے کی ہے خیر چنانکہ پرورشم مید ہد میرویم اب اسکے ظہور کی یہ شکل ہوئی کہ قبل ازین عہد اکبری مین اسلام کا اسقدر ضعف اور کفر کا زور ہوگیا تھا کہ اکادسی کے دن بازار بند رہتے اور رمضان مین علانیہ دن کو ملنور گرم رہتے اکبر خود الوالعزم بن بیٹھا تھا سجدہ کراتا تھا جبر وقت وہ وقت تو گزر گیا جب جہانگیر جانشین ہوا تو مسلمان خوش ہوئے کہ اب دین کو تروتازگی ہوگی مگر وہ الولد سر لابیہ نکلا پہلے ہنود کا زور تھا اب رافضی امیر وزیر بن بیٹھے سجدہ اوسیطرح قایم رہا اہل ہنود کے رسوم کی جگہ رفض کی بدعات جاری ہوگیین ان جملہ امور کی جب حضرت کو خبر پہونچتی تو آپ فرماتے کہ جب تک مین اپنے نفس پر تکلیف نہین اوٹھا کا تجدید دین کما حقہ نہیں ہوگی مگر کل امر مرہون باوقاتہا وہ وقت ابھی دور تھا و رد روافض مین آپ مکاتیب و رسایل تحریر فرماتے اور رافضی امیر وزیر اونکو دیکھکر جلتے مگر کچھہ کرنسکتے منتظر موقع رہتے کہ اسی اثنا مین حضرت نے اپنے خلیفہ بدیع الدین کو کہ نہایت مقرب تہا لشکر مین امر معروف کیواسطے بہیجدیا اور فرمایا کہ تمکو لشکر مین قبولیت عظیم ہوگی اگر بباعث بعض امور کے کچھہ تکلیف پہونچے تو باستقامت برداشت کرنا اور اوس جگہ ٹھرے رہنا اور جب تک مین طلب نکرون ہرگز ہرگز نہ آنا الحق کہ لشکر مین پہونچکر شیخ کو ایسی قبولیت ہوئی کہ صدہا ہزارہا آدمی صبح شام حاضر مجلس ہوا کرتے اور بسا اوقات بڑے بڑے امیرون کو بباعث کثرت اژدہام زیارت نصیب نہوتی یہ امر روافض کو کہ نور جہان کے بھائی وغیرہ اور گویا کہ مالک دربار بنی ہوئی تھی نہائت شاق گذرا اور ایک روز موقع پاکر سلطان سے کہا کہ سرہند مین ایک شیخ احمد نامی رہتا ہے وہ اپنے تئین حضرت ابابکر صدیق سے افضل بتلاتا ہے اور دعویٰ تجدید الف ثانی کرتا ہے صدہا ہزارہا سوار جرار اوس کے پاس موجود ہین تمام سلاطین وخوانین توران وماورالنہر اوسکے حلقہ بگوش ہین علاوہ ازین شیخ کے صدہا خلیفہ جابجا منتشر ہین اور اون خلیفون کے صدہا مرید ہین چنانچہ ایک اس جگہ لشکر مین بھی موجود ہے تمام سپاہ وارکان سلطنت آپکے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہین شیخ کے دلمین داعیہ سلطنت ہے کہین ایسا نہو کہ مثل شاہ اسمعیل فقیر کے یہ بھی مالک سلطنت بن بیٹھے اس لئے اس کا علاج قبل از واقعہ کرنا چاہیے اور فی الحال اسکے انسداد کی یہ شکل ہے کہ شیخ کو اس جگہ طلب کیا جاوے اور اوسکو کسی بہانہ سے قید کر دینا چاہیے کہ آیندہ کو کسیطرح کا اندیشہ فساد نرہے یہ بات بادشاہ کو بہت پسند آئی اور حضرت کو سرہند سے

طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو وزیر نے ایسی وقت پادشاہ سے ملاقات کرائی کہ وہ تشریف میں چور تھا
پادشاہ نے دریافت کیا کہ ہمنے سنا ہے کہ تم اپنے تئین حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح دیتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم حضرت
علی کو کہ خلیفہ چہارم مین حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح نہین دیتے تو اپنے تئین کسطرح دینگے کہ سراسر خلاف عقل ونقل ہے
اور جس عبارت سے لوگ یہہ مطلب نکالتے ہین اوس کا یہہ منشا نہین ہے بلکہ اوسکی ایسی مثال ہے کہ مثلاً کسی شخص کو تم اپنے پاس
بلاؤ اور سرگوشی کرو تو ضرور ہے کہ وہ شخص پنج ہزاری وہفت ہزاری کی جگہ گذرتا ہوا آویگا اور بعد سرگوشی پھر اپنے مقام پر
واپس آجاویگا تو اس عبور مقامات پنج ہزاری وہفت ہزاری سے لازم نہین آتا کہ وہ شخص ادن ہفت ہزاری
وغیرہ بڑھ گیا اس بات کو سنکر پادشاہ خاموش ہوگیا کہ اتنے مین وزیر بول اوٹھا کہ یہہ شخص کیسا متکبر ہے کہ آپکو سجدہ
کیا سلام علیک بہی نہیں کی استبار سلطان افروختہ خاطر ہوگیا اور کہا کہ تمنے سجدہ وسلام کیون نہین کیا حضرت نے فرمایا
کہ سجدہ سوائے خدا کی کسی کو جایز نہین اور سلام علیک اسواسطے نہین کی کہ تو جواب ندیتا اور گنہگار ہوتا پادشاہ نے کہا
کہ سجدہ تمکو کرنا پڑیگا حضرت نے فرمایا کہ مین سجدہ نہین کرونگا کہ اتنے مین مفتی عبدالرحمن نے کہ اکابر علماء وقت سے تھے کہا کہ
مین فتویٰ دیتا ہون کہ اسوقت سجدہ کرنا جایز ہے کہ جان کا بچانا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ فتویٰ تمہارے واسطے ہے
میرے واسطے نہین سجدہ کرنا ایسی حالت مین رخصت ہے اور عزیمت یہہ ہے کہ سوا خدا کے اور کسیکو نہ کرے
تب پادشاہ نے حضرت کو قید کردیا روضۃ القیومیہ مین لکہا ہے کہ شاہزادہ خرم جو کہ بعد ازان شاہجہان کے
لقب سے ملقب ہوا حضرت کی قید سے نہایت پریشان ہوا اور حضرت کے پاس مع مفتی عبدالرحمن وکتاب فقہ گیا کہ
اوسمین جواز سجدہ تحیت تہا اور عرض کی کہ اگر آپ سجدہ کرلینگے تو پھر مین آپکی رہائی کا ذمہ دار ہوتا ہون لیکن حضرت
نے منظور نفرمایا اور یہہ بہی روضۃ القیومیہ مین لکہا ہے کہ جب حضرت نے جہانگیر کے روبرو سجدہ سے انکار کیا تو اوس نے
کہا کہ آپ صرف سر جہکا دین مگر حضرت اسپر بہی راضی نہین ہوئے تب کہا کہ کٹہرے کے دروازہ مین کو نکل آوے
یہہ مطلب کہ اسمین سر جہکا کر نکلینگے تو سجدہ کی شکل ہوجایگی اور حکم لعوتہ رہجائیگا مگر حضرت نے اوسمین بہی پہلے
پیر نکالے یہہ دیکہکر مارے غصہ کے جل گیا اور آپ کو گوالیار کے قلعہ مین کہ جہان ایک رافضی قلعدار تہا بہیجدیا
جب آپ قید ہوگئے تو مخلص وعزیز واقارب کو نہایت غم والم ہوا حضرت نے سب کی تسلی فرمائی کہ انشاء اللہ میری
یہان سے خلاصی ہوگی کیونکہ میرے پاس بعض بعض کا حصہ ہے وہ اون کو پہونچانا ہے اور یہہ امر بلا رہائی ممکن
نہین اور فرماتے ہین کہ یہان مجہکو ایک کام کیواسطے بہیجا ہے جب وہ ہوجایگا انشاء اللہ تعالے رہائی ہوجائیگی
اور حالت قید مین حضرت پر کمال فیوض وبرکات نازل ہوئی چنانچہ بعد رہائی بہی اون کو یاد کرکے خط اوٹہا

کرتے تھے چنانچہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے ہین در ایام حبس گاہے کہ مطالعہ ناکامی و بے اختیاری خود میشود دم عجب خطے میگرفتم و طرفہ ذوقے مے یافتم بلے ارباب فراغت ذوق ارباب بلا را چہ دریابند و از جمال بلا ے او چہ درک نمایند طفلان را حظ منحصر شرینی است و آنکہ از تلخی خط فرا گرفتہ است شرینی را بجے نمیخرد سے مزع آتشخوارہ کے لذت شناسد دانہ را ٭ جب حضرت کو چھ مہینہ حبس مین گزر گئے اور جو مراتب و مقامات پر اللہ تعالے کو براہ جلال پہونچانا تہا پہونچ گئے تو رہائی کی پردہ قدرت سے یہ تدبیر ہوئی کہ جہانگیر کی لڑکی نے خواب مین حضرت رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکہا گویا کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے بے ادبی سے نہایت ناراض ہین اور فرماتے ہین کہ فلان شخص کو جلد باعزاز و اکرام بلا کر اپنا عفو تقصیر چاہو ورنہ سلطنت درہم برہم ہو جائیگی سلطان اوس وقت کشمیر مین تھا اس خواب کو سنکر دلمین بہت ہراسان ہوا اور فی الفور حضرت کو اپنے پاس طلب کیا اور نہایت عاجزی سے عفو تقصیر چاہی اور اپنی صحت کیواسطے کہ اون دنون مین بیمار تہا دعا کرائی چنانچہ بفضلہ صحت ہوگئی بعد ازان حضرت کا نہایت معتقد ہوگیا بلکہ مرید بھی ہوا اور توجہ بھی لی ہے اور برکت و ہدایت حضرت جملہ احکام شرع جاری کئے سجدہ تحیت موقوف ہوا مساجد منہدم شدہ از سر نو تیار ہوئین گائے کا گوشت علانیہ طور سے بازارون مین فروخت ہونے لگا غرضکہ اسلام کی تجدید ہوئی یہ سب کچھ مگر حضرت کو اپنے ساتھ رکھا اور لشکر سے علیحدہ ہونیکی اجازت نہ تھی اب یہ معلوم نہین ہوتا کہ یہہ رکھنا اصلاح دین کیواسطے تہا یا مصلحت سلطنت کی نظر سے بہرحال جو کچھ ہو نہایت ادب سے پیش آتا اور بارہا اپنی خاتمہ مغفرت کیواسطے عرض کرتا اور اپنی کردار سے سخت ندامت ظاہر کرتا چنانچہ اوس کی تسلی کیواسطے حضرت نے ایک روز اوس سے فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھہ مین جنت مین جب جاونگا تب پہلے تجھکو داخل کرلونگا سچ ہے نیکی با نیکان خرخار بیست و نیکی با بدان کار عبد اللہ انصاریست غرض کہ سلطان کے ہمراہ جس جگہ وہ جایا کرتا تہا تشریف لیجایا کرتے تھے خواجہ محمد ہاشم کشمی حضرت کے خلیفہ رحمۃ اللہ علیہما نے اپنے زبدۃ المقامات مین لکہا ہے کہ حضرت کے اس طرح سلطان کے ہمراہ پھرنے مین بڑی حکمت تہی یعنے بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے حضرت کی خدمت مین نہ پہونچ سکتے تھے وہ اس ذریعہ سے سعادت اندوز ہوئے چنانچہ خواجہ مرحوم نے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ مین ہمراہ سفر تہا کہ لشکر سلطانی دریاے چناب کے کنارہ فرود کش ہوا اوسی نواح مین ایک گاؤن تہا گیا دیکہتا ہون کہ حضرت اوس طرف کو تن تنہا پیادہ تشریف لیے جاتے ہین آپ کو دیکہکر مین بھی دوڑا جب قریب پہونچا تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس

وقت میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ اس گانوں میں کوئی مسجد ہوگی وہان چلکر تازہ وضو کرکے نماز پڑہیں خیر آگے تہوڑی دور چلے کہ ایک مسجد آگئی حضرت نے وضو کرکے نماز شروع کی کہ اتنے میں ایک شخص نے مجہسے پوچہا کہ یہ کون ہیں میںنے بتلایا کہ فلان بزرگ ہیں یہ سنتے ہی وہ شخص وہان سے بہاگا اور ایک معمر آدمی کو لے آیا وہ شخص حضرت کے اوصاف سنکر نہایت مشتاق دیدار تہا لیکن بوجہہ کبر سنی و دیگر موانع حاضر نہو سکتا تہا اوس نے حضرت کی قدمبوسی کی اور عرض کی کہ ہماے اوج سعادت بدام ما افتد + اگر تو را گذرے بر مقام ما افتد + چنانچہ حضرت نے اوس شب مع جمیع مریدین وخلفاء اوسکے گھر دعوت نوش فرمائی اور وہ پیر مرد مع جمیع توابع ولواحق داخل طریقہ ہوا الغرض کہ اسی طرح اٹھہ سال سلطان کے ساتہہ رہنیکا اتفاق ہوا۔

مقام دسوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی وفات کے بیان مین

سنہ ۱۰۳ۓ ہجریہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کو کہ اوسوقت حضرت کی عمر تریپن برس کی تہی خاص خاص اصحاب سے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اور الہام ہوا ہے کہ قضاء عمر ترسٹھ برس کی عمر مین ہے اور اسباب سے حضرت نہایت خوش تھے کہ عمر بہی بوجہہ غایت تبعیت سید الابرار صلعم مطابق سنت نبوی ہوئی علی اربابہ صلوٰۃ والسلام سنہ ۱۰۳۳ ہجریہ مین حضرت اجمیر شریف میں تھے کہ اثار قرب وصال ظاہر ہوئے صاحبزادونکو کہ اوس وقت سرہند شریف مین تہے لکہا کہ ایام انتقال نزدیک ہے اور فرزند دور صاحبزادہ مجرد دیکھنے اس خط کے حاضر حضور ہوئے ایک روز حضرت نے اپنے فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم کو خلوت مین طلب کرکے کہا کہ میرا اس جہان مین رہنے کا کوئی تعلق نہیں رہا اور منصب قیومیت تمکو عطا ہوا اور اشیاء تمہاری قیومیت پر بہ نسبت میرے زیادہ راضی ہین حضرت خواجہ محمد معصوم یہ سنکر باوجود حصول ایسی منصب عظیم الشان کے زار زار رونے لگے اور ضبط گریہ نکر سکے فرماتے ہین کہ اوسوقت مین ایسا بدحواس ہوگیا کہ اس باتکو بہ نہایت امر ضروری تہا نہ پوچہہ سکا کہ آیا اشیا میری قیومیت پر کیون زیادہ راضی ہین حضرت نے خواجہ محمد معصوم صاحب کے اس قدر بیقراری دیکہکر فرمایا کہ ابہی میری زندگی مین ایک سال اور تین مہینہ اور باقی ہین تمہارا قیام مجہسے ہے اور تمام اشیاء کا تم پر ہے اس خبر کو سنکر حضرت صاحبزادہ کی فی الجملہ تسلی ہوئی اور اب حضرت کی مرضی یہ ہوئی کہ کسیطرح سے سلطان سے رخصت ملے تو مکان کو چلیں اتفاقاً ایک روز قطب الاقطاب حضرت خواجہ

معین الدین چشتی کے مزار پر انوار پر تشریف لیگئے اور بجگہ تا دیر مراقبہ فرمایا بعدہ جب باہر تشریف لائے
فرمانے لگے کہ حضرت خواجہ نے طرح طرح کے اسرار و بھید ظاہر کئے اور یہہ بھی کہا کہ اپنی خلاصی کا فکر کر
اور اس معاملہ کو اللہ تعالی کے حوالہ کرو کہ انہی ہی مین ایک مجاور حضرت خواجہ کے مزار کا قبر پوش لایا
اور حضرت نے نذر کیا اور کہا کہ اسکا بھید یہ ہے کہ کفن کیواسطے نکہ رکھو اور اس کی تھوڑی مدت کے بعد حضرت نے
اسکو کسی خادم کے سپرد کر دیا سلطان نے رخصت کر دیا اور حضرت سرہند شریف مین تشریف لائے اور
اپنے واسطے علیحدہ خلوت خانہ مقرر کرکے گوشہ گزین ہوئے اور کار و بار ارشاد حضرت خواجہ محمد معصوم
کے سپرد کر دیا بلکہ جو شخص بیعت کرنے آتا اوسکو بھی اونہین کے پاس بھیجدیتے اور خود صرف جمعہ کے دن باہر
تشریف لاتے اونہین ایام کا ذکر ہے کہ شب برات کی رات حضرت نصف شب کے بعد خلوت سے گھر مین تشریف
لائے والدہ مخدوم زادگان کہ اوسوقت تسبیح خوانی مین مشغول تھین بے ساختہ اونکی زبان سے نکلا خدا جانے
آج کس کس کا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہو حضرت نے جواب دیا کہ تم بطریق شک کہتی ہو لیکن جو شخص دیکھتا
ہی اور جانتا ہے کہ میرا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہے اوس کا کیا حال ہوگا یہہ حضرت نے اپنی طرف اشارہ
کرکے فرمایا غرضکہ ماہ ذالحجہ مین حضرت کو مرض ضیق النفس عارض ہوا اونہین ایام مین حضرت نے فرمایا کہ
حضرت شیخ الجن والانس شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو معاملہ مین دیکھا اور نہایت عنایت سے
پیش آئے کہ میرے اس شعر افلت شموس الاولین وشمسنا ۔ ابداً علی افق العلی لاتغرب ۔ و قول قدمی ہذا
علی رقبۃ کل ولی اللہ سے لوگ حیران ہین تم اسکا حل لکھنا کہ اس بیماری سے تمکو صحت ہی لیکن حضرت کو
اسحالت مین شوق لقا از حد تھا اور ہر وقت بترانہ اللہم الرفیق الاعلی مترنم رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ
اگر طبیب کہدین کہ تیرا یہ مرض لا دوا ہے تو اللہ تعالی کے شکر فقیرون کو روپیہ بانٹون اور اسی شوق
کی وجہہ سے حضرت غوث الثقلین پاک کی شعر و کلام کی خود شرح نہ کر سکے لیکن جب فرمودہ حضرت
الثقلین کے چند روز کیواسطے صحت ہوگئی اس چند روزہ ایام صحت مین حضرت بیماری کے دنون کو یاد کیا کرتے
اور فرمایا کرتے کہ جو حلاوت اور نعمت اون دنونمین تھی اب نہین ہے تصدق و خیرات بکثرت کرتے
تھے کسی نے عرض کی کہ اس قدر خیرات دفع بلیات کیواسطے ہی فرمایا نہین بلکہ شوق وصل مین اور اشک
حسرت آنکھون مین لاکر فرمایا ۔ آج بلاوا آگیا سون سکھی سب جگ دیون وار غرضکہ بارھوین محرم کو حضرت نے فرمایا
مجھکو آگاہ کیا ہے کہ چالیس او پچاس دن کے بیچ مین اس جہان سے اوسجہان کو جانا ہوگا اور قبر کی جگہ بھی دکھلائی ہے

ہی - اور اوس کے بعد ہر روز دن گنے جاتے تھے حتی کہ بائیسوین صفر کو حضرت نے مجمع اصحاب مین فرمایا
کہ اوس میعاد کے چالیس دن گذر گئے اب دیکھیے اس پانچ سات دن مین کیا ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان
ایام صحت مین جو کمال کہ نوع بشر کو حاصل ہونی ممکن تھے وہ مجھکو اللہ تعالے نے بطفیل حبیب خود عطا فرمائے
مین اس کلام سے صاحبزادہ نہایت پریشان خاطر ہوئے کہ بوے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی آتی ہی
۲۳ تاریخ صفر کو حضرت نے تمام کپڑا تقسیم کردیے اور تپ پھر عود کرآئے یہ بھی مطابق سنت واقعہ ہوا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیمار ہونیکے بعد صحت ہوگئی تھی اور مرض موت پھر لاحق ہوا تھا اسی بیماری مین حضرت نے خادم
سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلہ انگیٹھی کیواسطے لے آ جب وہ چلا گیا پھر بلایا کہ ایک ہی روپیہ کے لانا واللہ اعلم
الہی رکھتا ہے کہ اتنی فرصت کہان ہے پھر فرمایا کہ اچھا دو ہی کے لے آ جب کوئلہ آگئے تو نصف اپنے واسطے
رکھے اور نصف گھر بھیجدیے لکھا ہے کہ جسوقت حضرت کا انتقال ہوا اوسوقت وہ کوئلہ بھی ختم ہوچکے ان ایام مرض
مین صاحبزادون کو افاضہ علوم بیش از بیش فرمائے چنانچہ خواجہ معصوم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو یہ بھی وصیت
فرمائی کہ حضرت غوث پاک کے شعر کی شرح بھی تحریر فرمائین اور باوجود شدت مرض وکثرت ضعف اوسکو
زبان مبارک سے بیان بھی فرمایا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت کے انتقال کے تیسرے دن
مزار شریف کے سامنے بیٹھکر بچشم پر آب اوسکو تحریر فرمایا - اوس ضعف مین بیان حقائق ودقائق جو
بکثرت فرمایا تو ایک روز خواجہ محمد سعید صاحب فرزند ثانی نے عرض کی کہ آپ کو بیان کرنے مین تکلیف
ہوتی ہے کسی اور وقت فرصت سہی فرمایا کہ وقت کہان اور فرصت کیسے پھر جانے اسقدر بھی ہوسکے یا نہ
اور تمام بیماری مین نماز تہجد فرایض بجماعت ادعیہ واوراد ماثورہ وذکر ومراقبہ بدستور سابق کرتے
رہے اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت وطریقت سے فروگذاشت نکیا قریب وصال حضرت کو اکثر غیبت
ہوجاتی تھی صاحبزادون نے عرض کی کہ آیا یہ غیبت استغراق کی ہی یا ضعف سے فرمایا استغراق سے ہی بعض معاملات
جو درمیان مین چاہتا ہون کہ وہ کما حقہ مکشوف ہوجائین اور کچھہ محل محل صاحبزادون سے کبھی بھی جسوقت افاقت
ہوتی وصایا درد انگیز فرماتی اور اکثر وصایا تحریص متابعت والتزام سوا اجتناب از بدعت ودوام ذکر ومراقبت کے ہوتے
اور فرماتی کہ سنت نبوی ﷺ کو دانتون سے پکڑنا چاہئی اور یہ وصیت بھی بحکم سنت تھی کہ جناب رسول صلعم نے بھی
بوقت انتقال وصیت فرمائی تھی اور چند وصایا مین فرمایا کہ صاحب شریعت نے علیہ الصلوۃ والتحیۃ کوئی دقیقہ
نصیحت کا فروگذاشت نکیا - چاہیے کہ کتب فقہ سے طریق کاملہ متابعت اختیار کرین اور فرمایا کہ میری

تجہیز وتکفین مین رعایت سنت کی رکھنا اور یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر کسی گمنام جگہ کرنا صاحبزادون نے عرض کی کہ پہلے آپنے فرمایا کہ فلان جگہ میری قبر بنانا اور اب اس طرح مرضی ہے فرمایا کہ جب اسطرح مرضی تھی - مگر جب دیکھا کہ صاحبزادونکو قبول کرنے مین توقف ہے فرمایا کہ والد کی قبر کے پاس کچی قبر بنانا تاکہ تھوڑی مدت مین نیست ونابود ہو جائے مگر جب اسکے بھی قبول کرنے مین صاحبزادونکی جانب سے تردد دیکھا تو متبسم ہو کر فرمایا تمکو اختیار ہے جہان صلاح دیکھنا وہین رکھدینا رات کیوقت کہ اوسکی صبح کو انتقال ہوگا - خادمون سے جو کہ بیمار داری مین حاضر تھے فرمایا کہ تمنے بڑی تکلیف اوٹھائی خیر آجکی رات کی اور ہے وبس ثلث شب کو اوٹھے وضو کر کے تہجد پڑہا اور فرمایا یہ آخیری تہجد ہے صبح کو اشراق کیوقت بول کیواسطے طشت حاضر کیا اوسمین ریت نہ تہا فرمایا کہ اسمین ریگ ڈال لاو کہ بلا ریگ چھینٹین اوڑنے کا اندیشہ ہے سبحان اللہ یہ وقت اور یہ احتیاط بعد اوسکے فرمایا کہ لٹا دو شاید کہ حضرت کو معلوم ہو گیا تہا کہ اب وضو کرنیکی فرصت نہین ملیگی اسواسطے نقض وضو نفرمایا اور ترک بول کیا کہ بطہارت اس جہان سے تشریف لیجاوین الغرض بطریق مسنون داہنا ہاتھ داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھکر حضرت لیٹ گئے اور ذکر مین مشغول ہوگئے اور سرعت نفس شروع ہو گئی صاحبزادہ نے دریافت کیا کہ حال کیسا ہے فرمایا کہ جو دو رکعت پڑہین وہی کافی ہین یہ کلام بھی بمتابعت انبیا سرزد ہوا کیونکہ آخر مین کلام اکثر انبیا کا حرف نماز تہا اور اسکے بعد کوئی کلام نکیا سوائے ذکر اسم ذات کے اور ایک لمحہ کے بعد جان بجانان تسلیم کے رحمۃ اللہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ ابدیۃ انا للہ وانا الیہ راجعون جسوقت حضرت کو نہلانیکے واسطے تختہ پر لٹا یا دیکھا کہ مسکراتے ہین اور دونون ہاتھ جس طرح کہ نماز باندہتے تہے باندہے ہوئے ہین حالانکہ صاحبزادہ صاحب نے بوقت انتقال سیدہے کر دیئے تھے چنانچہ پہر سیدہے کر دیئے تھوڑی دیر مین پہر دیکھا تو پہر اوسیطرح باندہے ہوئے تہے پہر سیدہے کر دیئے لیکن پہر اوسیطرح ہو گئے جب حاضرین نے یہ متواتر معاملہ دیکھا تو دست کش ہو گئے اور خیال کیا کہ اوسمین کچھ بہید ہے اور اوسیطرح رہنے دیا حضرت کو تین جامون سفید لفافہ قمیص وازار سے حسب وصیت کفن دیا عمامہ باوجودیکہ باتفاق فقہا ومحدثین ہے کہ حضرت رسول صلعم وحضرت ابوبکر صدیق کو ندیا تہا اور نماز جنازہ حضرت کی خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی نے پڑہائی اور حضرت خواجہ محمد صادق حضرت کے فرزند اکبر کے محاذی مین دفن کیا کہ ایک دفعہ اسجگہ دفن ہونیکے واسطے حضرت نے اشارہ فرمایا تہا اور یہی جگہ ہے کہ جسکی تنزاعت مین تحریر فرمایا ہے الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بعنایت اللہ تعالے دسجادہ تصدقہ

حبیبه تعالیٰ علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام والتحیة والبرکه بلده سرہند گویا زمین احیائے من است که برائے من
چاه عمیق تاریک را پر کرده صفه بلند ساخته اند و بر اکثر بلاد و بقاع آنرا ارتفاع داده و نورے دران زمین ودیعت
گشته است که مقتبس از نور بے صفتی و بے کیفی ست و رنگ نوری که از زمین مقدسه بیت الله ساطع و لامع
است پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماه این نور را برین درویش ظاهر ساخته بودند و در زاویه
زمین سکنائے فقیر آن نشان داده نوری نمودند ساطع که گردی از صفت و شان بوئے راه نیافته بود و از کیفیات
منزه و مبره آرزوے آن شد که آن زمین مدفن من شود و آن نور بر سر قبر من لامع بود و این معنی را بفرزندی اعظم که
صاحب سر بود ظاهر ساختم و آن نور و از آن آرزو مطلع گردانیدم اتفاقا فرزندے مرحومی باین دولت
سبقت کرده و در پرده خاک و در دریاے نور مستغرق گشت ؎ هنیئا لارباب النعیم نعیمها * وللعاشق المسکین
ما یتجرع * از شرافت این بلده معظم است که شل فرزندی اعظمی که از اکابر اولیاء الله است دران جا آسوده است
و بعد از مدتے ظاهر شد که آن نور مودع لمعه الیست از انوار قلبه این فقیر که از ینجا اقتباس نموده دران زمین افروخته
اند در رنگ آنکه چراغے از مشعله برافروزند قل کل من عند الله الله نور السموات والارض سبحان
ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین - حضرت خواجه
محمد معصوم فرزند ثالث مجدد الف ثانی نے لکھا ہے که حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے که جیسے زمین روضه
منوره خاتم الرسل صلعم زمین جنت سے ہے چنانچه حدیث بین القبر والمنبر روضة من ریاض الجنة اسپر دال ہے
اسیطرح حق تعالےٰ نے بکمال فضل بباعث غایت اتباع حضرت صلے الله علیه وسلم میرے روضه کی زمین کو
بهی جنت کیا ہے چنانچه اگر میری قبر سے کوئی ایک مشت خاک لیکر اپنی قبر مین ڈالے تو اوسکے نجات کیواسطے امید
عظیم ہے نکیفت من دفن فیه چنانچه شاه اورنگ زیب نے یه بشارت سنکر ایک گهڑا اس خاک کا بهر کر اپنے خزانه
مین رکها تها - حضرت کا وصال بروز سه شنبه بوقت قرب چاشت بتاریخ ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ سنه ہجری سرہند مین ہوا ہے
نقل ہے که خواجه محمد معصوم رحمة الله علیه نے حضرت کو بعد انتقال کے خواب مین دیکها پوچها که سوال منکر نکیر کے کیونکر گذرے
حضرت نے فرمایا که الله تعالیٰ نے بکمال رحمت اول الهام کیا که اگر تو کہے تو یه دو فرشته یعنے منکر نکیر ترے
پاس آئین مینے عرض کی که اس بنده مسکین کے پاس نه آئین الله تعالیٰ نے بکمال رحمت میرے پاس نه بهیجا
پهر حضرت خواجه محمد معصوم نے دریافت کیا که ضغطه قبر کے کسطرح ہوئے فرمایا که ہوا مگر اقل قلیل واقعه مین یه بهی
معلوم ہوا که گویا کوئی شخص کہتا ہے که اقل قلیل بسبیل تواضع فرماتے ہین ورنه کچه نہین ہوا *

مقام گیارہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے بشارات کے بیان مین

اللہ تعالےٰ نے حضرت کے وجود مسعود کو اپنی عجائبات قدرت کا ایک نمونہ بنایا تہا کہ جسکے ظہور کی حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہزار برس پہلے بشارت دی تھی کہ یکون رجل من امتی یقال لہ صلہ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا کذا چنانچہ اسکی تصدیق مین حضرت نے مکتوب ششم جلد دویم مین فرمایا ہے الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ البحرین الخ مکتوب شریف شروع سے اسطرح چلتا ہے الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الکارم کہ مقصود از آفرینش من آنست کہ ولایت محمدی بولایت ابراہیمی علیہما الصلٰوۃ والتحیات منصبغ گردد و حسن ملاحت این ولایت باجمال صباحت آن ولایت ممتزج شود ورد فی الحدیث اخی یوسف اصبح وانا املح و بامتزاج الصباحۃ و الملاحۃ امتزاج مقام محبوبیت محمدیہ بدرجہ علیا رسد ماناکہ مقصود از امر باتباع ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام حصول این دولت عظمی بودہ است وطلب صلٰوۃ وبرکات مماثل صلٰوۃ وبرکات حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام برای این غرض بودہ ملاحت وصباحت ہر دو مبنی از حسن ذات اللہ تعالےٰ بے مزج صفات لیکن حسن صفات وافعال واثار ہمہ مستفاد از حسن صباحت است کہ کثیر البرکت است حسن ملاحت بحضرت اجمال مناسب است گویا ملاحت مرکزیست مرحسن را وصباحت دائرہ آن مرکز ودر حضرت ذات تعالیٰ وتقدس چنانچہ بساطت است وسعت است نیز نہ آن بساطت و وسعت کہ در فہم مادر آید ونہ آن اجمال وتفصیل کہ مدرک ما گردد۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ بساطت و وسعت کہ در حضرت ذات تعالیٰ اثبات کے نمایم از یک دیگر جدا اند نہ آنکہ عین یک دیگر اند چنانچہ بعضے گمان بردہ اند اما تمیزے کہ در میان انبیا در انمرتبہ ثابت است خارج از حیطہ ادراک ماست وبیرون از دایرہ افہام ماپس ملاحت وصباحت نیز درانمرتبہ متمیز باشند واحکام یکدیگر از ہمدیگر جدا بوند وکمالاتے کہ باینہا متعلق شوند از ہمدیگر جدا باشند وانچہ مقصود از آفرینش خود مے دانستم معلوم شد کہ بحصول پیوست ومسئول ہزار سالہ باجابت قرین گشت الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ البحرین ومصلحا بین الفئتین اکمل الحمد علی کل حال والصلٰوۃ والسلام علی خیر الانام وعلی اخوانہ الکرام من الانبیاء والملائکۃ العظام۔ وچون صباحت نیز برنگ ملاحت متلون گشتہ است لاجرم مقام

خلت ابراہیمی نیز وسعتے پیدا کردہ است و محیط حکم مرکز نیز یافتہ باید دانست کہ مقام محبت بمرتبہ ملاحت مناسبت دارد و مقام خلت بمرتبہ صباحت و محبت محبوبیت صرف نصیب خاتم الرسل است علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام و محبیت خالص بحضرت کلیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نسبت یاری و ندیمی دارد و محب و محبوب دیگر است و یار و ندیم دیگر ہر کدام نسبت علیحدہ است و این فقیر چون مربائے ولایت محمدی و ولایت موسویہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ موطن و مسکن در مقام ملاحت دارد لواسطہ غلبۂ نسبت ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ نسبت محبوبیت غالب است و نسبت محبیت مغلوب و مستور اے فرزند باوجود این معاملہ کہ بخلقت من مربوط بودہ است کارخانہ عظیم دیگر ہمن حوالہ فرمودہ اند و براے پیری و مریدی مرا نیاوردہ اند و مقصود از خلقت من تکمیل و ارشاد خلق نیست معاملہ دیگر است و کارخانہ دیگر درین ضمن ہر کہ مناسبت دارد فیض خواہد گرفت والا لا معاملہ تکمیل و ارشاد نسبت بآن کارخانہ امر یست ہیچو مطروح فی الطریق دعوت انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات نسبت معاملہ باطنیہ ایشان ہمین حکم دارد و ہر چند منصب نبوت ختم یافتہ است اما از کمالات و خصایص آن بطریق تبعیت و وراثت کمل تابعان انبیاء را نصیب است علیہم الصلوٰۃ والتحیات حدیث میں آیا ہے کہ بعد ہر صدی کے ایک شخص پیدا ہوتا ہے کہ وہ تجدید دین محمدی کرتا ہے اور اسیطرح یہ بھی سنت اللہ جاری ہے کہ بعد ہزار سال کے ایک پیغمبر اولو العزم پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویت دین کرتا ہے کیونکہ ہر فرد بشر خواہ نبی ہو یا غیر نبی عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہے اور قول حق سبحانہ تعالے قل انما انا بشر مثلکم الخ اسپر دال ہے پیغمبرونکا اس جہان مین واسطے مناسبت خلق کے کہ افادہ اسی پر موقوف ہے بشریت روحانیت پر یعنے عالم خلق عالم امر پر غالب ہوتا ہے لیکن بعد ارتحال جانب روحانیت غالب آتا جاتا ہے اور بشریت نقص پذیر ہوتی جاتی ہے اور خلق سے مناسبت کم ہوتی جاتی ہے چنانچہ بعض اصحاب کرام سے نقل ہے کہ ابھی آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دفن کر کے فارغ نہین ہوئے تھے کہ دلون مین تفاوت پیدا ہو گئی تھی اوسکے بھی یہ وجہ تھی کہ ایمان شہودی بدل بایمان غیبی ہو گیا تھا اور جب ہزار سال گذر گئے تو پلہ روحانیت اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ جانب بشریت کو بتمامہ اپنے ہمرنگ کر لیتا ہے اور مناسبت بشری جو خلق سے تھی وہ جاتی رہتی ہے۔ لاجرم امت مین بہا آوری احکام شرعیہ مین فرق عظیم ہو جاتا ہے پس اسکے تجدید کیواسطے ایک پیغمبر اولو العزم مبعوث ہوتا ہے کہ تقویت دین و شرع کرے لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارتحال کو ہزار سال گذرے اور مطابق قاعدہ کے دین میں سستی و شیوع بدعت و ظلمت ہو گئی اور چونکہ آپ خاتم النبیین ہین اور نبی اولو العزم

کا پیدا ہونا ممنوع وخلاف شرع لہذا ضرور تہا کہ کوئی شخص اون کمالات کا پیدا ہوتا کہ وہ قایم مقام الوالعزم ہوتا
اور تجدید دین کرتا لہذا اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے وہ کمالات حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی
رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی اور مجدد الف ثانی کیا ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ٭ دیگران ہم
بکنند آنچہ مسیحا میکرد ٭ واللہ یختص برحمتہ من یشاء - چنانچہ حضرت نے مکتوب چہارم جلد دوم مین بعد تفریح
علم الیقین بفہوائے واما بنعمت ربک فحدث اپنے تجدید کا اسطرح اظہار کیا ہے از عین الیقین وحق الیقین
چہ گوید واگر گوید کہ فہم کند وکہ دریابد این معارف از حیط ولایت بیرون است ارباب ولایت در رنگ علماء
ظواہر در ادراک آن عاجز اند ودر عدرک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکواۃ انوار نبوت اند علی اربابہا
الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کہ بعد از تجدید الف ثانی بتبعیت ووراثت تازہ گشت اند وبطراوت ظہور یافتہ
صاحب این علوم ومعارف مجدد این الف است کما لا یخفی علی الناظرین فی علومہ ومعارفہ التی متعلق
بالذات والصفات والافعال وتتلبس بالاحوال والمواجید والتجلیات والظہورات فیعلمون ان ہولاء
المعارف والعلوم وراء علوم العلماء ووراء معارف الاولیاء بل علوم ہولاء بالنسبت الی تلک العلوم
قشر وتلک المعارف لب ذلک القشر واللہ سبحان الہادی وبداند کہ بر سر مایہ مجددی گذشتہ است
اما مجدد مائہ دیگر است ومجدد الف دیگر چنانچہ درمیان مایہ والف فرق است در مجددین اینہا نیز ہمان قدر
فرق است بلکہ زیادہ از ان ومجدد آنست کہ ہرچہ دران مدت فیوض بامتان برسد بتوسط او برسد اگرچہ
اقطاب واوتاد آنوقت بوند وبدلا ونجبا باشند خاص کند بندہ مصلحت عام را والسلام علی تبع من اتبع
والتزم متابعت المصطفٰے علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلی وجمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین و
الملائکۃ المقربین وعباد اللہ الصالحین - اسکے علاوہ اور بہی چند جا اشارتاً وصراحتاً اسیطرح تحریر فرمایا
کہ اونکی نقل موجب طوالت ہے غرضکہ اللہ تعالے نے حضرت کی شان کچہ نرالی بنائی تہی ٭
نقل ہے کہ خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ باقی باللہ علیہم الرحمۃ اللہ کے خلیفہ نے خواب مین دیکہا کہ
گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑہتے ہین اور بفقرات دلپذیر حضرت کی تعریف فرماتے ہین
بلکہ مباہات ومفاخرت کرکے ارشاد کرتے ہین کہ مین ناز کرتا ہون کہ ایسا شخص میری امت مین پیدا ہوا
اور تجدید دین کی **نقل ہے** کہ ایک شخص میر نصیر احمد نامی مشایخ روم سے تہے ایک روز روضہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹہے تہے کہ حضرت خاتمیت صلعم ظاہر ہوئے اور میر موصوف سے کہا کہ ہند مین

ایک شخص کمل اولیاء امت سے ہی اگر آپ نے سعادت چاہئے تو اوس کی خدمت مین حاضر ہو چنانچہ میر
ممدوح حضرت کی خدمت مین بمقام لاہور حاضر ہوئے نقل ہے کہ شیخ طاہر چشتی مقرب سلطان بدخشان
نے خواب مین دیکھا کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفاء راشدین بیٹھے اور فرماتے مین کہ تجھکو لایق
نہین کہ ہمراہ سلطان رہے بہتر یہی ہی کہ ہند مین مجدد الف ثانی کی خدمت مین حاضر ہو چنانچہ صبح اوٹھکر
نوکری سے استعفا دیا اور راہی ہندوستان ہوکر حاضر حضور ہوا نقل ہے کہ ایک شخص نے خواب مین
دیکھا کہ گویا ایک جنازہ با عظمت وجلالت لائے ہین اور تمام اولیاء سلف وخلف مثل غوث الثقلین محی الدین
وخواجہ نقشبند علیہم الرحمۃ موجود ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسیکے منتظر ہین اوس شخص نے دریافت کیا
کہ یہہ جنازہ کسکا ہی اور انتظار کسکا ہے کسی شخص نے جواب دیا کہ اس ملک کے قطب کا جنازہ ہی قطب الاقطاب
کی انتظار ہے کہ وہ امامت کرے اتنے مین ایک شخص بکمال تمکنت و وقار آیا اور سب نے اوس کی تعظیم کی
اور اوس نے امامت کی بعدہ جنازہ اوٹھا کر لیگئے اور اوس شخص نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہین کسی نے
جواب دیا کہ یہہ شیخ احمد مجدد الف ثانی ہین چنانچہ صبح اوٹھکر وہ شخص حضرت کا نہایت مشتاق ہوکر
سرہند روانہ ہوا جہان آکر قدمبوس ہوا۔ تو بعینہ وہی حلیہ پایا۔ نقل ہے کہ میر نعمان نے ایک روز
خواب مین دیکھا کہ گویا جناب رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ جو مقبول شیخ احمد ہی وہ مقبول میرا ہے
اور جو میرا مقبول ہے وہ مقبول خدا ہے نقل ہے ایک شخص نے جناب رسول صلعم کو خواب مین پوچھا
کہ حضرت آپ حضرت شیخ احمد سرہندی کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے جواب دیا کہ وہ میرا خلیفہ پنجم
ہے نقل ہے کہ ایک شب حضرت میرزا جانجانان رحمۃ علیہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ حضرت مجدد الف ثانی کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین
آپنے فرمایا کہ ایسا اور کون میری امت مین ہے پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اون کے مکتوبات آپکی نظر
مبارک سے گذرے ہین فرمایا۔ اگر کہین کچھہ یاد ہو تو پڑہو۔ حضرت مرزا صاحب نے یہہ عبارت کسی مکتوب
کی پڑھی اللہ تعالی وراء الوراء ثم وراء الوراء حضرت خاتمیت صلعم نے نہایت پسند فرمایا اور بہت
محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ پھر پڑہو جناب مرزا صاحب نے پھر پڑہا۔ اللہ تعالے وراء الوراء ثم وراء
الوراء پھر آپ نہایت محظوظ ہوئے اور اس طرح کی بہت سی حکایتین ہین۔ مگر اس جگہ
مشتی نمونہ از خروارے نقل کین +

مقام بارہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمتہ کے حالات مین

حضرت کی اولاد کا کیا بیان ہے کہ ایک جواہر نفیسہ تھے چنانچہ حضرت خواجہ نے ابتدا حالمین کسی اپنے دوست کو خط لکہا ہے اوسمین حضرت کا حال تحریر کرتے کرتے ارقام فرماتے ہین فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند حضرت کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق تھے اونکی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۰۰ ہجری نبوی مین واقعہ ہوئی لڑکپن ہی سے آثار رشد ہدایت ناصیہ مبارک سے ہویدا تھے طفولیت مین آپنے جد امجد کے پاس پڑہا کرتے تہی حضرت فرماتے تہی کہ مجہسی والد بزرگوار کہا کرتے تہی کہ تمہارا لڑکا اشیا کی حقیقت و کیفیت مین ایسے ایسے سوالات کرتا ہے کہ اونکا جواب دینا دشوار ہوتا ہے جب حضرت ۱۰۰۸ھ مین دہلی تشریف لیگئے اور حضرت خواجہ بیرنگ سے اخذ طریقہ کیا تو یہ صاحبزادہ بہی ہمراہ تہے یہ بہی بشرف مقبولیت نظر خواجہ و اخذ طریقہ و مراقبہ و جذبہ مشرف ہوئے انکی علو استعداد اور بلندی فطرت سے حضرت خواجہ اپنر نہایت مہربان تھے اور باوجود اینہمہ جذبات تحصیل علم ظاہری سے فارغ نہ تھے ہان کبہی کبہی فورستی و استیلاء واردات مین کتاب کو بہی طاق پر رکہدیتے تھے ایک روز اپنے ہمجولیون مین سرو پا برہنہ کہیلتے تہے کہ حضرت خواجہ کا اوسطرف سے گذر ہوا حضرت خواجہ دیکہکر فرمانے لگے کہ دیکہو کہ ہمارا استانہ کیا کرتا ہے حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد صادق کو طعام بازاری کہلایا کرو کہ غلبہ احوال سے خفت حاصل ہو ایک مرتبہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت مین سلوک تمام کرکے اپنے مکان کو جاتے تھے رستہ مین حضرت خواجہ کی خدمت مین زیارت کرنیکو آئے اور اپنے حالات بلند بیان کئے اوس بیان کرنے سے یہ مطلب تھا کہ اگر یہان بہی اسیقدر ہون تو خیر اور اگر زیادہ حاصل ہون تو استفادہ کرون حضرت خواجہ نے صاحبزادہ صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو کہ یہ درویش مہمان سنے جو اونہون نے جو حالات بیان کئے تو بعینہ اوس درویش مہمان کے مطابق تھے وہ بیچارہ ہشت سالہ بچہ کا یہ بیان سنکر حیران رہگیا اور اپنے علو حال کا جو غرہ تہا سارا سر سے دور ہوگیا ایک دفعہ حضرت خواجہ کو تپ محرقہ ہوگئی حضرت مخدوم زادہ کو بہی تپ آنے لگی اور مرض کو طول ہوگیا آخرکار حضرت خواجہ نے فرمایا کہ

یہ تپ انعکاسی ہے جبتک محمد صادق اسجگہ ہے تب تک دفع نہین ہونیکی چنانچہ حضرت نے صاحبزادہ صاحب کو سرہند روانہ کردیا پہلی ہی منزل مین خبر ہوگئی کہ حضرت کی تپ زایل ہوگئی اودہر مخدومزادہ کی بھی علالت رفع ہوگئی اللہ تعالے نے صاحبزادہ صاحب کو نظر کشفی ایسی صحیح عطا فرمائی تھی کہ اکثر حضرت خواجہ اون سے حالات پوچھا کرتے بلکہ اپنے ہمراہ قبرون پر لیجایا کرتے اور اموات کے استفسار کیا کرتے اور وہ بلا توقف جو کچھ معلوم ہوتا بتلا دیا کرتے اونہین دنون کا ذکر ہے کہ حضرت کے بھائی تجارت کیواسطے جاتے تھے اون کے رخصت کرنیکو شہر سے باہر سب گئے یہہ بھی گئے صاحبزادہ اپنے دادا کی قبر پر جاکر مراقب ہوئے تھوڑی دیر مین سر اوٹھا کر فرمانے لگے کہ دادا صاحب چچا صاحب کو سفر سے منع فرماتے ہین لیکن چونکہ بچہ تھے انکے کشف پر اعتماد نکرکے وہ چلدیئے آخر کار یہ ہوا کہ مال اسباب سب غارت ہوگیا اور خود بھی ہلاک ہوگئے ایام طفولیت کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ ایکدرویش صاحب وجد وحال حضرت صاحبزادہ کے ملنے کو آیا حضرت بھی اوس جگہ موجود تھے چلتے وقت کہنے لگا کہ یہ سر کی ٹوپی مجھے عنایت کیجئے آپ مراقب ہوئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ منع فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین دیدو صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہین اور بمبالغہ منع کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین کہتا ہون اوسوقت بلاچاری دیدی جب حضرت خواجہ نے اپنے اصحاب تربیت کیواسطے حضرت کے سپرد کئے تو اوسوقت صاحبزادہ صاحب کو بھی حوالہ کیا چنانچہ وہ اپنے والد کی تربیت سے بمرتبہ کمال وتکمیل پہونچے ابتدا کے خط مین ایکدفعہ حضرت نے اونکے حالات مین اسطرح تحریر کیا ہے - محمد صادق از خردی خود را ضبط نمیتوان کرد اگر در سفرے ہمراہ مے باشد ترقیات بسیار میکند در سیر دامن کوہ ہمراہ بود ترقی بسیار نمود در مقام حیرت غوطہ خوردہ است در حیرت مناسبت بمادارد غرضکہ اکیس برس کی عمر مین ظاہر وباطن کے کمال کو پہونچ گئے اور حضرت نے خلعت خلافت عطا فرمایا حضرات القدس مین لکہا ہے کہ جسوقت خلعت عطا ہوا ایک نور اونکی پیشانی مبارک سے ایسا چمکتا تہا کہ گویا آفتاب اوس کے سامنے شرمندہ تہا لوگ کہا کرتے تھے کہ جسوقت اسجوان کو دیکھتے ہین دنیا دلمین سرد ہوجاتی ہے ایک دفعہ کسی شخص نے اونکے سامنے کسی دنیادار کی شکایت کی اور اوس سے یہ مطلب تہا کہ کسیطرح اوسکو تنبیہ کرین حضرت صاحبزادہ نے دل سے ایک آہ سرد کہینچی اور فرمایا کہ اگر ہم خصومت کرین تو ہم مین اور اون مین فرق کیا ہو کہنے والا کہتا ہے کہ اس کلمہ کو اس طرح ادا کیا کہ مین کہکر شرمندہ ہوا غرض کہ اللہ تعالے نے اونکو ایک مجموعہ اخلاق بنایا تہا کہ جسکی تعریف نہین

ہوسکتی حضرت بہی اونکی نہایت مدح رہا کرتے تہے چنانچہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے ہین فرزندے اعزی مجموعہ معارف فقیر ہست و نسخہ مقامات جذبہ و سلوک اور تحریر فرماتے ہین فرزندی از محرمان اسرار است و از خطا و غلط مصئون اور ارقام فرماتے ہین کہ این مقام را بفرزند ارشدی عنایت فرمودہ اند و داخل ولایت ایشان ساختہ فقیر اینجا در رنگ مسافران در ولایت نشستہ است اور ایک جگہ فرماتے ہین استفادہ کہ این فقیر از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت ہست و استفادہ فرزندے اعظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت - ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی نہایت علیل ہوئے اور ضعف بدرجہ غایت ہوا اس بیماری مین موت و حیات حضرت کے اختیار پر چھوڑ دی گئی تہی خاطر مبارک مین خیال آیا شاید ارتحال اختیار کرنا پڑے تو امانت حضرت خواجگان کسی کے سپرد کرنا چاہئے اوسوقت بجز میر نعمان و خواجہ محمد صادق صاحبزادہ کلان اور کوئی اس قابل نہ تہا چنانچہ وہ امانت اونکے سپرد کی بعد ازان صاحبزادون و بعض مخلصون کے کہنے سے اپنی حیات اختیار کی چنانچہ اللہ تعالے نے بفضل خود صحت کلی عطا فرمائی حضرت نے فرمایا کہ اس نسبت کے سپرد کرنے مین یہہ بہید تہا کہ بعض مقامات و معاملات کا حاصل ہونا اس نسبت کے عطا کرنے پر منحصر اسکے چند سال کے بعد ایک دفعہ سرہند شریف مین ایسی وبا پڑی کہ ہر روز صدہا آدمی لقمہ اجل ہوتے اور کسیطرح وبا کم ہوتی نہتی بلکہ روز بروز بڑہتی جاتی لوگ حضرت کیخدمت مین دفع بلیہ کے واسطے عرض کرتے تو آپ فرماتے کہ ابہی دعا کا موقعہ نہین بلکہ ہاتہہ اوٹہانا بہی گستاخی ہے کہ او سبحانہ تعالے جلال مین ہے آخرکار ایک روز حضرت نے فرمایا کہ اب دعا کا وقت آگیا اور بعد دوگانہ نماز دعا مانگی بعد دعا فرمایا کہ بارہ روز کے بعد وبا دور ہو جائیگی یہ بات کسی نے خواجہ محمد صادق سے کہی اونہون نے کہا کہ بارہ دن سے اونکا یہ مطلب ہے کہ بارہ دنمین ہمارے گہر سے جائیگی اوس کے دوسرے تیسرے روز صاحبزادہ محمد فرخ کا کہ اوسوقت گیارہ برس کے تہے انتقال ہوا بعد ازان صاحبزادہ محمد عیسی کا انتقال ہوا اونکو دفن کر کے آتے تہے کہ خواجہ محمد صادق پر آثار طاعون ظاہر ہوئے لکہا ہے کہ قبل ازین حضرت خواجہ محمد صادق نے فرمایا تہا کہ وبا لقمہ چرب چاہتی ہے جب تک مین نہین جانے کا تسکین نہیں پائیگی غرضکہ آپ پر بیماری کا غلبہ شروع ہوا چونکہ آپ حجرہ خانقاہ مین تہے اور اپکی والدہ شریفہ کو کمال شوق دیدار تہا اور اوسکے سونڈہون پر ہاتہہ رکہکر محلسرا مین تشریف لیگئے اور وہان والدہ اور دیگر اہل حقوق سے حق بخشوا کر پہر حجرہ مین تشریف لائے اور بچہونے پر آرام کیا اور فرمایا کہ نم کنوم العروس

چنانچہ دوسرے دن بکمال حضور و استغراق رحلت فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون بعد تجہیز وتکفین حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت خواجہ محمد صادق کو اوس زمین مین دفن کیا جسکا ذکر حضرت کے مقامات مین آچکا ہے اور جہان حضرت بعد ازان خود مدفون ہوئے ہر وقت دفن کرتے۔ حضرت خواجہ محمد صادق کے حضرت نے فرمایا تہا اس قبر کے محاذی مین مجھکو دفن کرنا کہ اس زمین کو زمین روضہ جنت سے پاتا ہون حضرت خواجہ محمد صادق کا انتقال ہونا تہا کہ وبا کو تسکین ہوئے چنانچہ انہین دنون مین ایک خط حضرت مجدد الف ثانی نے کسی اپنے مخلص کو لکہا ہے کہ بتاریخ ۹ ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ فرزند مرحوم خواجہ محمد صادق بجوار رحمت حق پیوستند وخود را فدائے عموم خلائق ساختند انا للہ وانا الیہ راجعون فوت ایشان وتسکین ورو با محسوس گشت ومردم شہر در واقعات دیدند کہ میان محمد صادق میفرمایند کہ این بلیہ را من برخود گرفتم و دو روز ہست کہ در شہر تسکین ہست مردم آنقدر بہ قبر ایشان غلو دارند کہ روزانہ فاتحہ خواندن تعسر میسر میگردد و مریضانیکہ شفائے یابند نیاز ہا مے آرند۔ نقل ہے کسی نے خواب میں دیکہا کہ جو کوئی حضرت خواجہ کا نام لکہکر اپنے پاس رکہے وہ وبا سے محفوظ رہے چنانچہ اوسوقت بہی ہزارون ادمیون نے یہ عمل آزمایا اور فایدہ پایا اور اسوقت تک جاری ہے چنانچہ حضرت مرشدنا ومولینا حضرت مولانا حافظ غلام نبی صاحب مجددی دہلوی سلمہم اللہ تعالٰے کی معمولات سے ہے حضرت خواجہ محمد صادق کے انتقال سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو نہایت افسوس ہوا چنانچہ اس واقعہ اور اور اس افسوس کو خواجہ حسام الدین کے خط مین اسطرح ظاہر کیا ہے مخدوما مفارقت فرزندی اعزی قدس سرہ از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کسے مثل این مصیبت شدہ باشد اما صبرے وشکرے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالٰے درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم واعظم انعامات ہست از حضرت حق سبحانہ وتعالٰے مسالت مینماید کہ جزا این مصیبت سعد بآخرت باشد ودر دنیا ہیچ از ان جزا ظاہر نشود وہر چند سیدانند کہ این مسالۃ از تنگی سینہ است والا او تعالٰے واسع الرحمت فللہ الآخرۃ والاولی اور ایک جگہ تحریر فرماتے ہین اخوی مولینا محمد صالح واقعات اہل سرہند را شنیدہ باشد فرزندے اعظمی رضی اللہ عنہ نیز با دو برادر خود محمد فرخ ومحمد عیسٰی سفر آخرت اختیار فرمودند انا للہ وانا الیہ راجعون حمداً للہ سبحانہ کہ اولی باقیماندگان را قوت صبر عطا فرمودند ثانیہ بلیہ را سر دادند وخوش گفت

سن از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری ٭ کہ خوش زعزیزان تحمل وخواری ٭ فرزند مرحوم آنست

بود از آیات حق جل و علا و رحمتے بود از رحمتہائے رب العالمین و درین بست و چہار سالگے آن یافت کہ کم کسے
یافت پایہ مولویت و تدریس علوم نقلیہ و عقلیہ را بحد کمال رسانیدہ بود حتی کہ تلامیذہ ایشان بیضاوی
و شرح مواقف و امثال اینہا را بقدرت تام درس دارند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شہود و کشوف
ایشان مستغنی است از آنکہ در بیان آرد و معلوم شما است کہ درین ہشت سالگی بر نہجے مغلوب حال شدہ بودند کہ
حضرت خواجہ ما قدس سرہ معالجہ التسکین حال ایشان را بطعامہائے بازار کہ مشکوک و مشتبہ است میفرمودند
میفرمودند کہ محبتے کہ مرا بمحمد صادق است با ہیچکس نیست ازین سخن بزرگی باید دریافت ولایت موسوی
را بنقطہ آخر رسانیدہ بود و عجائب و غرائب آن ولایت علیہ را بیان میفرمودند و ہموارہ خاضع و خاشع
و ملتجی و متضرع و متذلل و منکسر بودہ میفرمودند کہ ہر یکے از اولیا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ چیزے
خواستہ است و من التجا و تضرع خواستہ ام۔ بعد انتقال حضرت خواجہ محمد صادق رحمہ حضرت
محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی ایسے بیمار ہوئے کہ سبکو یاس ہوگئی حضرت مجدد الف ثانی کو
کمال نگرانی خاطر ہوئی کہ اسی اثنا میں ایک شب تجلی خاص الخاص و ظہور مخصوص بارگاہ الٰہی ہوا
اور معلوم ہوا کہ یہ نزول اجلال واسطے تسلی و تشفی کے ہے حضرت فرماتے ہین کہ اسی عنایت کے ضمن ہین
حکم اقدس اعلیٰ صادر ہوا کہ محمد سعید و محمد معصوم کو لاؤ چنانچہ دونون کو لائے اور میرے زانون پہ
بٹھلایا نہایت معمر اور سفید ریش تھے حکم ہوا کہ یہ دونون فرزند ہمنے تجھکو بخشے حضرت اس عنایت و بشارت سے
نہایت فرخندہ دل ہوئے اور یہ مژدہ سبکو سنایا ؛:

مقام تیرہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثانی
خواجہ محمد سعید ملقب بہ خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ کے حالات مین

فرزند ثانی حضرت کے شیخ محمد سعید ہین ایکی ولادت سنہ ۱۰۰۵ ہجری مین ہوئی بچپن ہی سے آثار سعادت و نجابت
پائی جاتی تہی ایام طفولیت مین کہ ابہی خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ہی زندہ تہے حضرت صاحبزادہ بیمار ہوگئے
نہایت ضعف تہا حضرت مجدد الف ثانی نے اوسی حالت مین دریافت کیا کہ کسی شی کو دل چاہتا ہے

بیساختہ دل سے نکلا کہ حضرت خواجہ کو دل چاہتا ہے حضرت مجدد الف ثانی کہتے ہین کہ مینے یہ نقل
حضرت خواجہ کے سامنے بیان کی حضرت خواجہ سنکر فرمانے لگے کہ محمد سعید نے حریفی و رندی کی اور ہم
غائبانہ نسبت لیگیا چنانچہ حضرت خواجہ گاہ گاہ حضرت کے خط مین انکو دعا بھی یاد فرمایا کرتے تھے علم
ظاہری قدرے اپنے بھائی خواجہ محمد صادق اور قدرے اپنے والد بزرگوار اور کچھ مولانا طاہر لاہوری سے
تحصیل کیا تھا قرآن شریف کو تجوید عالی پڑھا تھا حدیث مین سند جید رکھتے تھے فقاہت مین ایسا ید بیضا
رکھتے کہ اگر خود حضرت مجدد الف ثانی کو کسی مسئلہ غامضہ مین تحقیق کی ضرورت ہوتی تو انسے دریافت
کیا کرتے تھے باس خوبی سے بیان کرتے کہ حضرت مجدد نہایت خوش ہوا کرتے معرکہ علماء مین اگر کسی مسئلہ
کی بحث کا اتفاق ہوتا تو بدلائل ساطع و براہین قاطع مخالف کو خاموش کر دیا کرتے تھے غرض کہ سترہ برس
کی عمر مین حضرت علوم ظاہری سے کما حقہ فارغ ہوگئے اخذ طریقہ و مراقبہ اپنے والد بزرگوار سے کیا
تھا اور بسیمائے اصل ممتاز ہوئے حضرت مثل اپنے والد بزرگوار بکمال تشرع و تقویٰ و متابعت سنت
آراستہ و پیراستہ تھے انکی بشارت مین حضرت نے فرمایا ہے کہ خلعت قیومیت جب خواجہ محمد معصوم کو عطا ہوا
اور بیچ اوس کے خلعت جدیدہ مجھکو عطا ہوا تو معلوم ہوا کہ امید ہے کہ اوسکو بکمال کرم فرزندی محمد سعید کو
عطا کرین حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد سعید علماء راسخین سے ہے محمد سعید زمرہ سابقین سے ہے
محمد سعید خلیل خدا کا ہے خلعت خلت جو مجھپر اوترا گیا وہ اوسکو عطا ہوگا محمد سعید خازن رحمت الٰہی ہے
قیامت کے دن تقسیم خزاین رحمت اوسکی سپرد ہوگا محمد سعید کو مقام شفاعت سے حظ وافر ہے محمد سعید
نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کیطرح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام دائرہ نفی قطع کیا اور اب اثبات مین
میرا شریک ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ ایک روز عرصہ قیامت مجھپر ظاہر کیا گیا کیا دیکھتا ہون
کہ محمد سعید میرے آگے آگے ہاتھہ مین کتاب بصراط سے چلے جاتے ہین حتی کہ بہشت مین پہونچے
حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ہر قطب کو دو امام چاہئے تم دونون (ایک خواجہ محمد سعید دوسرے خواجہ محمد معصوم
میرے امام ہو ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ محمد سعید تو میرا ضمنی ہے اور اس بات سے
تنگدل نہونا کہ حضرت ابابکر صدیق جناب رسول صلعم کے ضمنی تھے حضرت فرماتے ہین کہ جن ایام
مین کہ حضرت مجدد الف ثانی علیل تھے تو مجھکو امامت خلوت خانہ تفویض فرماتے تھے چونکہ ان دنون
مین کمالات عظیمہ و مقامات جسیمہ بجہت تمام حضرت پر از قسم اسرار واجب الاستتار وارد ہوئے تو حضرت

مجدد علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے کہ محمد سعید یہ حلیہ نتائج نماز مین جسکا کہ تو امام ہے اسواسطے تجھکو بھی انہین نصیب وافر ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا ہے کہ مین کسی ایسے مقام عروج و نزدل مین نہین گیا جہان کہ محمد سعید میرے ہمراہ نہو فرمایا کہ نزدل مین جب مین مقام شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ پر آیا دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ ہین فرمایا کہ محمد سعید ولایت تیری احمدی ہے فرمایا کہ تیری دنیا کو حکم آخرت ہو گیا ہے ولقد آتینا آخرہ فی الدنیا کے مصداق ہو فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ظاہر محمد سعید سے ملتجی رہینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اورنگ زیب عالم شاہزادگی مین دارا شکوہ سے لڑتا تھا کہ حضرت کا بتقریب حج اوسطرف گذر ہوا اورنگ زیب نے دعا فتح کی واسطے عرض کی آپ نے فرمایا کہ جو اظہار شریعت کرے اوس کی فتح ہے اورنگ زیب نے عرض کی کہ اسی طرح ارادہ ہے فرمایا تو انشاء اللہ فتح ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ تعالے نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی نے مجھسے فرمایا کہ عمر کا کچھہ اعتبار نہین اور موت قریب معلوم ہوتی ہے یہ دل چاہتا ہے کہ محمد سعید مسند نشینی کے قابل ہو جاتا اس بات کو مینے حضرت خواجہ محمد سعید کے سامنے بیان کیا آبدیدہ ہو کر بکمال افتقار و انکسار فرمانے لگے کہ مین ناقابل کسیطرح اپنے تئین شایان اس امر کا نہین دیکھتا حضرت جہان تشریف لیجاتے ہین برادرم محمد معصوم کو اپنی جگہ بٹھلا جایا کرین اور اگر یہ امر حضرت قبول نفرمادین تو مجھکو اجازت دین کہ بیرون شہر حضرت جد امجد کی مزار شریف پر گوشہ اختیار کر لون اور مسند داری حوالہ قرۃ العین محمد معصوم کے فرمائین اسکو مینے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالی سے بیان کیا وہ سنکر انکھو نمین آنسو بھر لائے اور کہنے لگے کہ بھائی صاحب مجھکو اپنی خدمت کے لائق نہین سمجھتے ہین مین جو اپنے تئین خیال کرتا ہون تو اون کے ادنے شاگرد کے برابر نہین پاتا خواجہ ممدوح کہتے ہین کہ یہ معاملہ مین نے حضرت مجدد الف ثانی سے عرض کیا وہ سنکر نہایت خوش ہوے غرض کہ صاحبزادہ ایک عجائبات قدرت سے تھے ایکدفعہ مراقبہ مین دیکھا کہ رسول صلعم و اصحاب کرام جمع ہین یہ بھی معہ اپنے چند یاران کے وہان حاضر ہین اصحاب کرام نے اس مضمون کی عرض کی کہ ہم اور یہ عنایات الہی جلشانہ مین برابر ہین۔ حالانکہ ہمنے بڑی بڑی مشقتین اور تکلیفین اوٹھائی ہین بخلاف اسکے کہ انہون نے کچھہ بھی نہین کیا۔ اس کا کیا سبب ہے حضرت رسول صلعم نے اوسکے جواب مین یہ الفاظ قرآنی تحریر کئے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ۔ حضرت خازن الرحمۃ حرمین شریفین گئے فرمایا کہ جب مینے حجاز

کا ارادہ کیا تو بحکم وشاورہم فی الامر بہ گون کے مزار پر گیا چنانچہ رستے میں بہ بشاشت تمام ملاقات کی اور
بشارت سفر خیریت کی فرمایا کہ راستہ مین جس شہر مین گذر ہوتا وہان کے اولیاؤن کے مزار پر جاتا اور
وہ بزرگ مجھکو بخوشی وداع کرتے فرمایا کہ دہلی مین جب متوجہ مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی ہوا راستہ مین سورہ فاتحہ پڑھکر ہدیہ ثواب حضرت خواجہ کے روح مبارک پر بھیجا گیا
دیکھتا ہون کہ حضرت خواجہ بصد اہتمام استقبال کو تشریف لائے ہین فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اور شیخ شرف الدین بو علی شاہ قلندر اپنے مقامات مین مثل شیرون کے ہین فرمایا کہ شیخ
صلاح الدین سہروردی کی زیارت کو گیا اونکی نسبت انوار متابعت سنت نبوی سے منور پائے
اور مشابہ نسبت نقشبندیہ تھے فرمایا کہ جب حضرت چراغ دہلی کی زیارت کو گیا - اونکی نسبت کو بین الاصل
والظل مندرج پایا اور معلوم ہوتا تہا کہ تجلی ذات سے بہی اونکو نصیب ہے فرمایا کہ اسکے بعد حضرت سلطان
المشایخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے مزار پر گیا نسبت عالی ومحبوبیت رکھتے ہین -
فرمایا کہ ماجرائے صحبت طویل الذیل ہے فرمایا کہ اوسجگہ میری ملاقات کو حضرت امیر خسرو تشریف لائے
اونکی نسبت کو اونکے پیر کی نسبت سے ایسی فوت ہتی کہ کم دیکھنے مین آئے فرمایا کہ جب آگرہ مین پیر نہان
قدس سرہ کی زیارت کو گیا وہان انوار عجیبہ وآثار غریبہ دیکھنے مین آئے منجملہ ازان ایک یہہ ہے -
کہ جو شخص صدق دل سے اونکی مزار پر کسی مطلب کیواسطے دعا مانگے باذن اللہ وہ دعا قبول
ہوجاتی ہے الغرض جب آپ حرمین شریفین تشریف لیگئے تو بانواع عنایات وانعامات جناب
رسول صلعم مشرف ہوئے منقول ہی کہ جب آپ حرم نبوی مین تحیۃ المسجد پڑہتے تھے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی العجل العجل فانا منتظرون الیک یعنے جلدی کر جلدی مین تیرا منتظر
ہون اور وہان حضرت پر کمال غلبہ نسبت بروز وکمون ہوا - ایک روز فرمایا کہ الیوم نسبتی کنسبت
المجدد یعنے آج میری نسبت مانند نسبت مجدد الف صاحب کے ہے کہتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت خازن الرحمۃ
نے رسول صلعم کو بچشم ظاہرہ دیکہا تہا کشف وکرامات وغیرہ آپ بہت پوشیدہ فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک
بڑہصیا حضرت خازن الرحمۃ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ آپ کی ولادت مشہور ہے بطور خرق عادت مجھکو بیٹا عطا
ہو حضرت نے فرمایا کہ تیرے بیٹا پیدا ہوگا چنانچہ بیٹا پیدا ہوا - نقل ہے کہ ایک شخص کا بیٹا حالت نزع مین تہا
وہ ہمراہ حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت عیسی ؑ مردہ کو زندہ کردیتے تھے آپ ہی وارث انبیا ہین -

بہرے بیٹے کے حال پر توجہ فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ تیرا بیٹا اچھا ہو جائے گا چنانچہ آپکی دعا کی برکت سے
بفضلہ اُسکے لڑکے کو آرام ہو گیا **نقل ہے** ایک شخص کو حضرت نے چادر عطا فرمائی وہ شخص اتفاقاً
کسی عورت پر عاشق ہو گیا اور چاہتا تھا کہ مرتکب کبیرہ ہو کہ ناگاہ چادر اگر درمیان مین حائل ہو گئی
اور وہ گناہ سے بچ گیا **نقل ہے** ایک حضرت کا خادم کسی عورت پر مبتلا ہو کر مرتکب زنا کا ہوا چاہتا تھا کہ
ناگاہ حضرت کی شکل حاضر ہوئی اور اُسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا کہ وہ فی الفور اپنے ارادہ سے باز آیا
لکھا ہے کہ ایک مدت تک اُس کے رخسارون پر انگلیوں کا نشان بنا رہا روضۃ القیومیہ مین حضرت زبیر سے
منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک جوان امیر آدمی حضرت خازن الرحمۃ کے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا کہ سیر
باغ کا ارادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ بیٹھے رہو اسجگہ تمکو سیر باغ کرا دین گے یہ فرما کر اپنا کپڑا اوسپر
ڈالدیا گیا دیکھا کہ ایک عجیب و غریب باغ ہے اور تا دیر اُسکی سیر کرتا رہا بعد ازان حضرت جی نے وہ
کپڑا اوٹھالیا دیکھا تو وہی وقت تھا **نقل ہے** کہ جسوقت حضرت جی نے وہ کپڑا اوٹھالیا دیکھا تو وہی
وقت تھا **نقل ہے** کہ جسوقت حضرت درس پڑھایا کرتے تھے ایک فاختہ سامنے آکر بیٹھ جاتی اور
جب تک پڑھایا کرتے تھے بیٹھی رہتی حضرت فرماتے کہ یہ جانور ہے ورنہ ایسی استعداد تھی کہ اگر کسی
آدمی کی ہوتی تو ولی کامل ہوتا **نقل ہے** کہ ایک شخص اکثر اہل باطن کی خدمت مین حاضر ہوا۔لیکن
مقصد برآری کہین نہین ہوئی آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ کل کو حلقہ مین باوضو حاضر ہونا
چنانچہ دوسرے دن وہ حاضر حلقہ ہوا حضرت نے اُس پر توجہ فرمائی اُسقدر موثر ہوا کہ تمام اسباب راہ
خدا مین صرف کرکے آستانہ عالیہ پر بیٹھ گیا اور کمالات باطنی کو پہونچکر مشرف بہ اجازت طریقہ ہوا
تحریر فرماتے ہین آدمی تا زمانیکہ گرفتار ماوون اوست تعالی و ساحت سینہ او منقوش ماسوا منقش بمرض
باطن گرفتار است واز قرب او تعالی و دور مہجور نکر ازالہ این مرض درین فرصت لیسر از مہم جہام است اعلاج فرصہ
این علت معنوی در مہلت قلیل از اعظم مقاصد ازالہ این مرض مربوط بذکر کثیر داشتہ اند و طہارت این باطن از نوش ماسوی
منوط بیاد او تعالی گردانیدہ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً و سبحوہ بکرۃ و اصیلاً ذکر کثیر وقتے
متحقق گردد کہ غفلت در قفاے آن نبود کہ درین راہ سم قاتل است و مدمرض باطن عزیزے میفرماید لو اقیل تقبیل علی اللہ
من تو عمرہ ثم اعرض لحظۃ کان خاتہ اکثر ما نالہ کمال این ذکر آنست کہ ماسوائے مذکور از ساحت سینہ رخت بربندد و کوس رحلت
زند و از جمیع بالیتہا پاک و مصفا شود نہ از شادی دنیا شادمان گردد و نہ از غم آن غمگین بجدیکہ اگر تکلیف اخطار ماسوے

نماید سیر نماید بواسطہ لنیا نیکہ دل را از ما سوئے حاصل گشتہ ہست وہرچہ دران شرکت غیر است ۔ شایان جناب قدس او تعالے نیست الا للّٰہ الدین الخالص وقال تعالی واذکر ربک اذا نسیت ای ما سوا تعالی این حالت معتبر لقبا وقدم اول ہست درین راہ سیر الی اللہ اینجا بانجام برسد بعد ازان شروع در سیر فی اللہ و سیر در کمالات اسماء و صفات او تعالے انتہی سلطان عالمگیر نے کہ اس خاندان عالیشان سے کمال خصوصیت رکھتا تھا حضرت خازن الرحمۃ کو بالتجا تمام آپ کی آخری عمر مین دھلی مین بلایا حضرت بھی بلحاظ اس اسکے اخلاص کے تشریف لیگئے اور بہت دنون تک اوسجگہ مقیم رہے کہ آپ کو علالت عارض ہوئی ہرچند حکماء شاہی علاج کرتے تھے لیکن نفع نہوتا تھا آپ فرماتے کہ کیون اسقدر تکلیف کرتے ہو آخر کار جب آپکو معلوم ہوگیا کہ ایام وصال قریب ہین تو بادشاہ سے رخصت ہوکر حضرت سرہند چلے راہ مین جب مقام سنبالکہ پہونچے تو بتاریخ ۲۷ رجادی الثانی سنہ ۱۰۰ ہجری کو انتقال فرمایا ۔ ان للّٰہ وانا الیہ راجعون آپ کو تجہیز تکفین کرکے ایک پالکی مین سرہند لیچلے شیخ سعد الدین حضرت کے فرزند چہارم سے منقول ہے کہ حالات بیقراری مین مین رانکو اوٹھا وٹھا کر دیکھ کرتا تہا ایک بار کیا دیکھتا ہون کہ صرف چادر ہی چادر ہے اور جسم مبارک نہین ہے کمال اضطراب سے میری آنکھ ہوئی حضرت کیجانب متوجہ ہوکر کہاکہ مجھکو یقین ہے کہ ایکا جسم بھی بہشت مین گیا لیکن اسی امر سے مجھکو کمال ندامت و خجالت ہوگی پھر جو چادر مین دیکھتا ہون تو جسم شریف موجود تہا جب سرہند مین جنازہ پونہچا تو حضرت خواجہ محمد معصوم کو نہایت غم ہوا فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی کے مقبرہ مین دفن ہون ۔ جب آپکو قبر مین رکھا تو آنکھین کھولدین اور حضرت محمد معصوم کو دیکھتے رہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے باشارہ چشم فرمایا کہ آپ آنکھین بند کرلیجیے چنانچہ آپنے آنکھین بند کرلین اور آپ کو دفن کردیا ستر اسی سال کے آپ کی قبر کثرت بارش سے بیٹھ گئی بس تقریب سے جو قبر کو درست کرنیکا اتفاق ہوا تو جسم لطیف مع کفن بجنسہ اس طرح رکھا تہا گویا کہ ابھی دفن کیا ہے اور اسمین سے خوشبو نکلتی ہے ۔

مقام چودہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقی کے حالات مین

فرزند ثالث حضرت کے عروۃ الوثقے مجدد الدین خواجہ محمد معصوم ہین آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۰۹ ہجری

مین ہوئی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ولادت محمد معصوم مجہپر نہایت مبارک ہوئی -
کہ جس سال مین یہ پیدا ہوئے اوس سال مین حضرت خواجہ کی خدمت مین مشرف ہوا آپ تین برس کے
تھے جو کلمات توحید زبان مبارک سے نکلے فرمایا کہ مین زمین آسمان دیوار حق و اشجار حق ہین مہینہ مین قرآن
حفظ کیا گیارہوین برس اخذ طریقہ و مراقبہ کیا چودہوین برس حضرت سے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکہا
ہے کہ ایک نور میرے بدن سے نکلتا ہے کہ تمام عالم اوس سے منور ہے اور ہر ذرہ ذرہ مین جاری ہے
اگر مثل آفتاب غروب ہو جاوئے تو تمام جہان اوس سے تاریک ہو جاوے حضرت نے سنکر فرمایا کہ تو قطب
ہوگا اور اس بشارت کو یاد رکھنا الحق کہ وجود حضرت عروۃ الوثقے ایسا ہی ہو کہ آخرکار قطب الاقطاب
ہوئے حضرت ان کی استعداد کی کمال تعریف فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد معصوم بالذات
ولایت محمدی رکھتا ہے اور محمدی المشرب ہے سولہ برس کی عمر مین حضرت عروۃ الوثقے علم ظاہر
سے کماحقہ فارغ ہو گئے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اور قیاس محبوبیت
اس سے کرنا چاہیے کہ حضرت کو ان کی شادی کرنے کی منجانب اللہ اجازت نہوتی تھی ہر چند استخارہ التجا
کرتے تھے لیکن قبول نہوتی تھی آخرکار بعد مدت اجازت ہوئی اور ظاہر کیا کہ یہ منع بوجہ غایت غیرت
الہی جلشانہ تھا حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت حاصل کرنے مین مثل حال صاحب
شرح وقایہ کا ہے کہ جسقدر اسکا دادا تصنیف کرتا جاتا جس روز اس کا تصنیف کرنا ختم ہوا اسی روز
اس کا حفظ کرنا ختم ہوا چنانچہ حضرت شیخ عبدالاحد وحدت نے اپنی نظم مین اشارۃ اسی
مضمون کو بکمال لطافت و نزاکت ادا کیا ہے **نظم** مجدد بتوصیف اولب کشاد :: بفرسود کاے
نور عرفان نزاد :: زعرفان نوشتم ورق در ورق :: ہمہ خواندی ازمن سبق در سبق ::
تو یک نقطہ زین لوح نگذاشتی :: ہرانچہ نہادم تو بر داشتی :: تو آخر چو من قطب دوران
شوی :: زمن بشارت بہا و آوری :: ایک روز فرمایا کہ محمد معصوم تجہکو اصالت
سے بھی بہرہ ہے اور تیری خمیر طینت مین بقیہ حبیب رب العالمین بھی مندرج ہے محبوبیت
ذاتیہ جو تجہہ مین پائی جاتی ایسکے آثار سے ہے اور تجہکو زمرہ شائقین ثلثۃ من الاولین وقلیل من
الآخرین سے پاتا ہون اور اسی طرح سے اسرار متشابہات قرانی و مقطعات فرقانی سے
تجہ کو حظ وافر حاصل ہوگا - **نقل** ہے کہ جب حضرت امام ربانی پر متشابہات و مقطعات

قرانی کھلے تو حضرت خواجہ محمد معصوم نے عرض کی کہ یہ اسرار مجھ پر بھی ظاہر فرمایئے لیکن حضرت مجدد رحمت اللہ علیہ اس بات پر بھی راضی نہوتے تھے آخر کار جب صاحبزادہ صاحب نے بہت اصرار کیا تو حضرت نے اسرار حرف ق ظاہر کیے رمز شناس کہتے ہین کہ خصوصیت حرف ق کی اسوجہ سے کہ ق کو قیومیت سے مناسبت ہے اور حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کو بھی قیومیت سے مناسبت تھی حضرت نے فرمایا کہ محمد معصوم خلعت قیومیت تجھ کو عطا ہوا الحق کہ یہ صاحبزادہ مثل اپنے والد بزرگوار ایک آیت از آیات عظیم الہی سے تھی جہان ظلمانی اُن کی برکات سے منور ہوا العہد حضرت مجدد الف ثانی زینت بخش مسند ارشاد ہوئے لکھا ہے کہ نو لاکھ ادمیون نے اُن کے ہاتھ پر توبہ کی اور سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے ایک ہفتہ مین اُن کی صحبت مین طالب کو فناء حاصل ہو جاتے اور ایک مہینہ مین کمالات ولایت کو پہونچ جاتا اور کبھی کبھی ایک توجہ مین طالب کو جمیع مقامات سے گذار دیتے کشف مقامات الٰہیہ نہایت صحیح تھا اپنے مریدون کو جائے دور دراز سے فرمایا کرتے تھے کہ تیری ولایت محمدی یا موسوی یا ابراہیمی ہے شاہ اورنگ زیب اُن کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تھا اور مثل عوام الناس کے حلقہ مین اگر پس و پیش کا کچھ خیال نکرکے جہان جگہ ملتی تھی او سجگہ بیٹھ جاتا رعب اسقدر غالب تھا۔ کہ زبانی گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ جو عرض معروض کرنی ہوتی تحریری پیش کرتا حضرت کے تین جلد مکتوبات یہ تحقیق غوامض و دقایق و مغلقات حضرت مجدد الف ثانی و پند و نصایح مین ایک جگہ تحریر فرمایا ہے

اما بعد این تذکار لیست ازین خستہ دل افگار برائے احیائے ہوشیار فاعتبروا یا اولی الابصار بدانکہ مقصود از آفرینش انسان تحصیل معرفت حق ہست جل و علا و در معرفت متفاوت اقدام در معرفت ہست یا قلبہا استعداد بعضہا فوق بعض ہر کس در معرفت بقدر عرفان خود سخن کردہ ہست اما آنچہ مجمع علیہ این طایفہ علیہ است و قدر مشترک ہست ولا بد ہست در مدارج قرب آنست کہ معرفت بے فناء در معرفت صورت نہ بندد ؎ ہیچکس را نگردد او فناء : نیست راہ در بارگاہ کبریا ؎ از تست حجاب تو یقین است شرط ہمہ رہ تو ان ہمین است : پس بر یاران ہوشمند ناگزیر ہست کہ در حاصل کار و نقد روزگار خود نیک تامل فرمایند ہر کرا معرفت مسطورہ حاصل است فطوبی لہ و بشری باید کہ این حاصل صرف امور غیر حاصلہ نہ نماید ہمت بران گمارد کہ اصل را در رنگ خلل واگذارد ہر کرا اے بمعرفت نکشودند و در طلب و فقدان این دولت سرندادند فالویل لہ ثم الویل انچہ مقصود از خلقت او بود او ازان نمود و امرے را

که درین انروسے طلب داشتند بجا نیاورده وبا مور دیگر پرداخت وتعمیر چیزیکه تخریب او خواستند نمود وبقیه عمر گرامی را در هوا از لا یعنی مصروف بمناخت وزین استعداد خود را با وجود حصول اسباب معطل گذاشت کمال انفعال است که مطلوب را درین مهلت قلیله باوجود دعوت بآن در آغوش نکشیده ازین دعوت نگار خفت برسهند وفردا بکدام روز حضرت صمدیتش در آید وبکدام حیلت زبان عذر بکشاید که عذاب بعد حرمان بدتر از عذاب جحیم است چنانچه لذت قرب وصال زیاده از لذت حیات نعیم است فیا ویلنا علی من اعرض عن الله ویا حسرتا علی من فی جنب الله ودر باره در دنیا آمدن بنیست من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی واضل سبیلا ؎ ترسم که یار با ما آشنا نماند ٭ تا دامن قیامت سما ما بماند ٭ با خدمات اشرف عمر که ایام جوانیست وهنگام درستی قوے وجوارح گذشته میرود واز ارذل عمر رسیده مے آید افسوس که اشرف اشیا را که معرفت الهیه است بارذل عمر که موهوم محض است حواله نموده آید واشرف عمر را بهوا وهوس که ارذل اشیا است صرف باید لیعرفون مقصود از خلقت ثقلین تحصیل این معرفت است درین نشاه فانیه و کسب رضاے مولائے حقیقی است درین مهلت یسیره وامثال ما ابوالهوسان در پے آرزو هاے بیهوده تا کے ازین دولت مطلوبه محجوب باشیم وچند بر رضاے نفس وشیطان از رضاے خداوندی جلشانه دور و مهجور گردیم الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق حاجب حصین مانع قوی از معرفت کام آواے وهوا پروریست وآرزو هاے لاطائل وامانی بیهوده هرچه مقصود تست معبود تست شنیده باشند افرأیت من اتخذ الهه هواه ٭ نفس تو اگر نیست ؎ عشوه ابلیس تست ٭ در تو یک ابلیس نیست ٭ چون کنی یک آرزوے خود تمام ٭ در تو صد ابلیس زاید والسلام ٭ ایضاً اے برادر از صحبت ناجنس ومخالف احتراز نماید واز مجالست مبتدعه بگریز یحیی معاذ رازی قدس سره میگوید اجتنب من صحبة ثلثة اصناف العلماء الغافلین والفقراء المداهنین والمتصوفة الجاهلین وکسیکه خود را بسند شیخی گرفته است وعمل بر وفق سنت رسول الله صلے الله علیه وسلم وبحلیه شریعت متحلی نیست زنهار از دور باش بلکه در آن شهر که اوست مباش مباد که بمرور ایام والاهاد میلانے پیدا آید وخلل عظیم در کارخانه انداز داو وزدیست پنهان وادی است از برائے شیطان هرچند از انواع خوارق عادت بینی وازدنیا بظاهر بے تعلقش یابی فرار من صحبته اکثر مما من الاسد سید الطائفه جنید بغدادی قدس سره میفرماید الطریق کلها مسدوده الا علی من اقتفی اثر رسول الله صلے الله تعالٰی علیه واله

وسلم نیز فرمودہ من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی ھذا الشان لان علمنا مقید با
الکتاب والسنۃ وہم گفتہ ان طریق السادات المقربین المصادقین السابقین مقید بالکتاب والسنۃ تفہم
الصوفیہ علی الحقیقۃ والعلما العاملون بالشریعۃ والطریقۃ وھم وارث النبی علیہ وعلی آلہ الصلٰوۃ
والسلام والمتبعون فی اقوالہ واخلاقہ وافعالہ وافاض اللہ سبحانہ علینا من برکاتہم مکرر مینویسد
کہ تہاون آداب نبوی و ترک سنن مصطفوی را علی مصدرہا الصلوۃ والسلام زینہار عارف
خیال نکنید و فریفتہ تبتل و انقطاع خوارق عادات او نشوید و شیفتہ زہد و توکل و معارف توحید
او نگردید کہ فرق مبطلہ مثل یہود و نصاری و جوگیہ و براہمہ درین امور با فرق محقہ شرکت دارند ابوعمر
نجید رضی اللہ تعالی عنہ گفتہ است کل حال لا تکون عن نتیجۃ علم وان جل فان ضررہ علی صاحبہ اکثر من
نفعہ سئل عنہ یا التصوف قال الصبر تحت الامر والنہی مدار کار بر اتباع شریعت است و معاملہ نجات
مربوط باقتضاے اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زہد و توکل و تبتل بلا تبعیت او علیہ السلام
نامقبول است و اذکار و اشواق و اذواق بے توصل او علیہ الصلوۃ والسلام غیر مامول مدار خوارق
عادات بر جوع و ریاضت است بمعرفت کارے ندارد و عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ
فرمودہ من تہاون بالآداب عوقب بحرمان السنن ومن تہاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن
تہاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفت ولہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المعاصی برید الکفر
سلطان وقت شیخ ابوسعید ابوالخیر را گفتند فلان کس در ہوا میپرد گفت زغن و مگس نیز در ہوا میپرد
گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بشہرے میرود گفت شیطان در یکنفس از مشرق بمغرب میرود این
چنین چیزہا را پس قیمت نیست مرد آن بود کہ درمیان خلق بنشیند و داد و ستد کند و زن خواہد با خلق در
آمیزد و یک لحظہ از خدا عزوجل غافل نباشد از قدوۃ اہل اللہ در بارے پرسیدند از کسیکہ ملاہی میشنود
و میگوید کہ این مرا حلال است چراکہ من بدرجہ رسیدہ ام کہ اختلاف احوال درین تاثیر نمیکند او جواب داد
آرے تحقیق رسیدہ است ولیکن بجہنم رسیدہ ابوسلیمان دارانی قدس سرہ میگوید ربما وقعت فی
قلبی نکتۃ من نکت ایاما فلا اقبل منہ الا بشاہدین من الکتاب والسنۃ و در حدیث آمدہ است
اصحاب البدعۃ کلاب النار و نیز آمدہ است من عمل بدعۃ خلاہ الشیطان فی العبادۃ والقاء
علیہ الخشوع والبکا و اگر گناہے بوقوع آید زود تدارک آن بہ توبہ و استغفار نماید گناہ پوشیدہ

را توبه پوشیده و گناه آشکار و توبه آشکار و توبه را بر وقت دیگر نیندازی منقول است که کرام الکاتبین
تا سه ساعت در نوشتن گناه توقف میکنند اگر صاحب گناه درین میان توبه کرد آنرا نمی نویسند الا
در دیوان اعمال او را ثبت مینمایند و جعفر بن شبان قدس سره گوید غفلت عن توبة ذنب ولکنه شر
من ارتکابه و اگر باین زودی توبه میسر نشود و هرگاه توبه نماید پیش از آنکه معامله بغرغره رسد مقبول است
و در حدیث آمده است که ان الله یبسط یده بالیل لیتوب مسیء النهار و یبسط یده بالنهار
لیتوب مسیء اللیل باید که ورع و تقوی شعار خود کند و در منهیات و شبهات قدم
ننهد که درین راه انتها از نواهی بیش از اتیان و امتثال اوامر ترقی بخش و سودمند است و در
هر امر که دل تو بایستد آنرا بگذارد و مرتکب آن بر فتوای نفس مرو در امر متردد و دل را تقی ساز
الحلال بین والحرام بین فدع ما یریبک الی یریبک ازین حدیث مفهوم میشود که جاییکه شک
در دل ایستاده آنرا باید گذاشت و اگر شک نباید ارتکاب معفو است فارق دیگر برای کسیکه با امور
مشتبه مبتلا گردد آنست که دست خود را بر سینه یا بر دل خود بگذارد و اگر ساکن یابد دران اقدام
نماید و اگر مضطرب یابد خود را یکسو کشد جمیع طاعات و عبادات خود را متهم دارد و خود را از
اداء حق آن مقصر داند و دیگر از برای قوت خود و عیال خود کسبی اختیار کند مثل تجارت و مانند آن
مانع نیست بلکه مستحسن است که سلف اختیار آن کرده اند و در حدیث فضائل کسب بسیار است و اگر
بر قدم توکل بنشیند هم زیبا است لیکن بشرطیکه از کسی طمع نداشته باشد از محمد بن سالم پرسیدند نحن
متعبدون بالکسب ام بالتوکل فقال التوکل حال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم والکسب سنة
رسول الله علیه و آله و سلم وانما سن الکسب لمن ضعف عن حال التوکل و سقط من درجة الکمال
التی هی حاله علیه الصلوة والسلام فمن اطاق التوکل فالکسب غیر مباح له الا کسب اعتماد ومن ضعف
عن حال توکل التی هی حال رسول الله صلی الله علیه و سلم ابیح له طلب المعاش والکسب
مثلا کیلا یسقط عن درجة حاله علیه و علی آله الصلوة والسلام ابو محمد بن منازل قدس سره گوید
التفویض مع الکسب خیر من خلوه عنه و در خوردن طعام اعتدال نماید نه انقدر خورد که
کسل در طاعت پیدا آید و تیره سازد و نه آنقدر قلت نماید که از کار و طاعت باز ماند حضرت
خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند لقمه را چرب بخور و کار خوب بکن بالجمله مدار کار طاعت است هر
قدر که مدد آنست مبارک است و آنچه که مخل این کارخانه است ممنوع است و در جمیع افعال و حرکات مقصد کند که نیت با

سعی بدارد و در هیچ عمل تا نیت صالح دست ندهد مهما امکن اقدام ننماید و بعزلت و خاموشی راغب بود و در حدیث آمده است الحکمة عشرة اجزاء تسعة فیها فی العزلة واحد منها فی الصمت واختلاط با مردم بقدر ضرورت بکند و سایر اوقات را بمراقبه و اذکار بسر برد وقت کار است هنگام صحبت داشتن درویش است مگر صحبتی که برای افاده و استفاده بود که محمود بلکه لابد است و همچنین صحبت داشتن با اهل الطریق بشرط فانی بودن بایکدیگر و سخن لایعنی درمیان نیاوردن نیز مستحسن بلکه در بعضی اوقات از عزلت راجح است و بمخالف طریق خود صحبت نباید داشت و بهر نیک و بد کشاده پیشانی باید پیش آمد باطن خواه منبسط بود خواه منقبض و هر که بعذر پیش آید عذر او را قبول نماید و خلق نیکو داشته باشد و اعتراض بر کسی کم کند و سخن نرم و ملایم گوید و بهیچکس بالعنف پیش نیاید مگر از برای خدای عزوجل شیخ عبدالله قدس سره گفته است که درویشی نه نماز و روزه است و نه احیای شب است اینجمله اسباب بندگی است درویشی نه رنجیدن است و نه رنجانیدن اگر این حاصل کنی واصل گردی از محمد بن سالم پرسیدند بماذا یعرف الاولیاء فی الخلق قال بلطف لسانهم وحسن اخلاقهم وبشاشة وجوههم وسخاوة انفسهم وقلة اعتراض وقبول عذر من اعتذر الیهم وتمام الشفقة علی جمیع الخلق اه و در سخن گفتن رعایت قلت باید کرد و خواب بسیار نباید نمود که دل اسیر شود و جمیع امور خود را بحق تعالی سپارد و خود در خدمت باش تا از تدابیر امور فارغ باشی و چون دل تو بیکجانب باشد جمیع امور ترا کفایت خواهد کرد نیز بندها خود را بر تو آسان سازد که بامور تو قیام نماید بالجمله در باش و الا مباش بتدبیر نفس خود مشغول مشو بهیچکس اعتماد جز بفضل پروردگار ننمائی با عیال و فرزندان سلوک نیک باید کرد و اختلاط بقدر ضرورت باید نمود که حق ایشان بر ذمه واجب است و موانست بانها نباید پیدا کرد تا سبب اعراض از جناب مقدس نشود احوال باطن به نااهل وانمود و با اهل هوا صحبت نباید داشت و در جمیع احوال سنت را باید گزید و از بدعت مهما امکن احتراز باید نمود و در زمان بسط حدود شرعیه را نیک رعایت باید کرد و از جانب آمد و رفت و هنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شدن مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا در شدن در خا قصد کند که یکسان باشد و در وجود و عدم بیک نمط بود بلکه در عدم مستریح باشد و در وجود مضطرب از ابوسعید اعرابی قدس سره از اخلاق فقرا پرسیدند گفت اخلاق فقرا سکون است نزد فقد و اضطراب نزد وجود انس است به هموم و وحشت نزد فرحها و در حوادث مذبذب نشود و بر عیوب مردم نظر نکند و محبوب خود را همواره نظر دارد و خود را

هیچ مسلمانی فضل ندهد و همه را افضل از خود انگارد و بهر کدام از مسلمانان چنان اعتقاد داشته باشد که کفاره گناهان
کار من از برکت نفس او و همای او تواند که شود و اسیر اهل خوف بود و سیر سلف را همه وقت ملحوظ داشته باشد و
بصحبت اهل غربت و فقر و مسکنت راغب بود و غیبت هیچکس نکند بلکه غیبت کننده را هم الکن مانع آید و امر
معروف و نهی منکر را شیوه گیرد و بر اتفاق مال حریص بود و از ایشان حسنات خوشوقت بود و از ارتکاب سیآت
دو سیاشند و از فقر ترسیده تنگدل نه نماید و از قلت معیشت دربار نبود که هنگام عیش در پیش است
ان العیش عیش الآخرة - تنگی اینجا هیچ وسعت آنجاست و در خدمت فقرا و اخوان دینی خود را معاف
نباید داشت ابو عبد الله خفیف رضی الله تعالی عنه گوید یاری از یاران مهمان من شد اتفاقاً او را علت
شکم در گرفت من خدمت او را بجود گرفتم و خدمت او را میکردم و تمام شب طشت از پیش بر میداشتم یکبار
مرا پینکی ربود مرا گفت نمت لعنک الله - یعنی بخواب رفتی لعنت کناد ترا خدا تعالی از من پرسیدند
که نفس خود را چگونه یافتی هنگامیکه او ترا لعنک الله گفت گفتم چنان یافتم که مرا رحمت الله گفت و بجاییکه
نرسیده بی تقریب در آن تکلم مکن و خدمت صوفیه را بآداب کن تا از برکات شان بهره ور گردی - الطریقة کلها
ادب هیچ بی ادبی بخدا نرسیده نشنیده باشند بالجمله خاک بی وجود شده بخدمت اینها بالکلیه اقدام نماید و الله
هوس مصاحبت این بزرگواران نکند که درین صورت احتمال ضرر غالب است نفع موقوف ابوبکر بن سعدان
رضی الله تعالی عنه گفته است هر که صحبت صوفیه را گزیند پس صحبت با ایشان دارد بی نفس و بی دل و بی
ملک و هرگاه بچیزی از اشیاء خود نظر کند الله از رسیدن مطلوب باز دارد و در طلب حق جل علا خود را
آرام مده و مضطرب باش ابوبکر طمستانی رضی الله تعالی عنه گوید تصوف اضطراب است چون سکون آمد تصوف
نماند محب را بی محبوب آرام نیست و با سواد و انس و الفت نه همواره از سر این مدا سر بیز زند شعر چه مشغول
کنم دیده و دل را که مدام ٭ دل ترا میطلبد دیده ترا میخواهد ٭ مرید را بدین صفت باید شد که درین آیه کریمه است
حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت و ضاقت علیهم انفسهم و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا الیه
چون تعطش او بدین مرتبه رسید و تمام روی زمین باین فراخی بر وی تنگ و تاریک شود تخیل که بحر رحمت
در جوش آید و آن شیفته خانمان برباد را از روی بهانه بدر در خلوتخانه وحدتش جا دهد بیت
دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ٭ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ٭ التماس این مسکین از امثال شما دوستان آنست
که این مهجور عاصی را از دعای مرجوعه خویش فراموش نکنند و از کرم عمیم او تعالی در خواهند که این گناه

گار تباہ کار فرداۓ قیامت در قفاۓ عاصیان مرحوم داخل باشد شعر کجا با و کجا زنجیر زلفش * عجب
دیوانگیها در سر افتاد و سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین ایضاً این درویش در وقتے از اوقات از موجودات عالم امکان مثل زمین و سحاب
دایمان و شمس و نبات و حیوان استفسار نمودہ کہ آنکہ ارباب وحدت وجود در سرا پاۓ تما شہود
مشاہدہ مطلوب اثبات مینماید راست ہست و مطلوب در شما جلوہ گر ہست ہمہ جدا جدا تقدس و تنزیہ
او تعالی کردند و وانمودند کہ بر ما این تہمت منہید ما را چہ یاراۓ آنکہ دعوی مظہری و مرائیت او نمایم
و سبحانہ آن علو شان تنزیہ چگونہ بر در ما ظہور فرمودہ باشد منہ تہمت سایہ بر آفتاب - خود را خالی محض
و ساذج صرف وانمودند حقیقت آسمان بیش از حقایق دیگران ازین دعوی تبری نمودہ بکمال اظہار عجز
نوزاری و ذل پیش آمد و چون جماعت بان بیچارہ سرگردان امور عجیبہ واقع منتسب میدارند و ارجاع
حوادث کونے و امثال آن باو مینمایند ازین جہت القدرہ استیلاۓ ہیبت خداوندی جل سلطانہ فرو گرفتہ
بود کہ بیان آن نمیتوان نمود از ترس و خجالت گداختہ و آب شدہ میرفت درین اثناء افتاب از عابدان
خود نیز تبری کردہ نمود کہ این جماعت مرا شہر شدہ و رسوا ساختہ اند من باین نامرادی سرگردانی و اینہا
درین مقام ایضاً قیوم درین عالم خلیفہ حق ہست جل و علا و نائب مناسب او و اقطاب و ابدال در
دایرہ ظلال وے مندرج اند و افراد و اوتاد در محیط کمال او مندرج ہمہ افراد عالم بوے روۓ حاجت
و قبلہ توجہ جہانیان اوست دانند یا ندانند بلکہ قیام عالمیان بذات اوست چہ افراد عالم چونکہ مظاہر اسماء
و صفات اند ذاتے در میان شان کائن نیست ہمگی اوصاف و اعراض و اوصاف را از ذات چارہ
نیست تا قیام شان بآن بود و عادت اللہ جاری ہست کہ بعد از قرون متطاولہ عارفے را نصیبے از
ذات ارزانی داشتہ وے را ذاتے عطا میفرمایند کہ بحکم نیابت و خلافت قیوم اشیا میگردد و اشیا
بوے قایم باشد حضرت حرمین شریفین بھی تشریف لیگئے اور وہان بانواع الطافات حضرت
حق سبحانہ تعالی و رسول صلعم مستعد ہوئ جب حضرت جہاز سے اترے اور خشکی کا سفر اختیار کیا
ایک روز فرمایا کہ آج کعبہ اپنی جگہ سے منتقل ہوا اور میری جانب تبسم کنان بشاشت تمام آکر بغلگیر ہوا
جب مکہ شریف مین مقیم تھے فرمایا کہ امورات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوتے ہین اکثر اوقات یہ دیکھتا ہون
کہ کعبہ حسنا مجھ سے گلے لگ کر ملتا ہے اور باشتیاق تمام ہاتھ چومتا ہے بلکہ ایک روز ایسا معلوم ہوا

که مجهه سے بغل گیر ہوکر سخت دبوچا فرمایا انہین ایام مین ایک روز معلوم ہوا که مجهه سے انوار و برکات
نکلنے شروع ہوئے اور اسقدر پھیلے که تمام اشیا پر مسلط ہوگئے اور تمام صحرا و دشت بھرگئے چنانچه
اس امر کے دریافت سے معلوم ہوا که مجهه کو اپنے سے انخلاع اور کعبه حسنا سے تحقق ہوگیا ایک روز
حضرت اہل معلے کی زیارت کو تشریف لیگئے جب حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی کی قبر پر تشریف لیگئے
فرمایا که بحر انوار موجزن ہے اور کمالات صحبت خیر البشر صلعم تابان و درخشان ہین اسکے بعد حضرت ام المومنین
حضرت خدیجه الکبریٰ کے مزار پر گئے اور بعد مراقبه طویله فرمایا که حضرت امہات المومنین سے اسقدر عنایات
پیش آئین که ایسی عنایات کسی نے نہین کی تھی بلکه بکمال نوازش پرده سے باہر تشریف لاکر فرمایا که فلان
شخص کو یه عطیه دو اور یه نعمت بخشو جب حضرت حج سے فارغ ہوئے معلوم ہوا که فرشتے نے کاغذ اجره
قبولیت حج وسخطی و مہری مجهه کو عنایت کیا ایام اقامت مکه معظمه مین حضرت کے بڑے بھائی خواجه محمد سعید
صاحب کی طبیعت سخت علیل ہوئی حضرت نے انکی شفا کیواسطے دعا مانگنے کو ہاتھ اٹھائے کیا دیکھا که
ہزارہا اقسام مخلوقات بلکه جمیع خلایق اسماء و الصفات اصول و ظلال نے بتبعیت میرے اٹھائے
تھے که دعا قبول ہوئی اور انکو صحت حاصل ہوئی ایک روز حضرت نے واسطے حصول بعض کمالات
کے کمال تضرع و التجا کی اور بعد دعا فرمایا که ما للعبد الا ارادات بمجرد اس خطره کے شرح صدر بکمال
بسط ہوا اور معلوم ہوا که خلعت عبودیت عطا ہوا ایک روز بیٹھے ہوئے تھے که خلعت ارشاد بکمال
علو شان عطا ہوا اور اپنے تئین مقام ارشاد سے کمال مناسب پایا اور یه بھی دیکھا که دوات قلم لاکر
سامنے رکھا گویا که منصب وزارت عطا ہوا اور معلوم ہوا که یه خلعت وداع ہے ایک روز حضرت ملتجی
ہوئے که معامله ارشاد قایم رہے یا ترک کر دیا جاوے کس امر مین مرضی ہے معلوم ہوا که قایم رہے
اور ترک ہرگز مرضی نہین ہے حضرت مکه مشرفه مین بعد معاودت طایف مبارک ایک روز مصلائے
مان کے پر حلقه فرماتے تھے کیا دیکھا که گویا ایک خلعت جلیل القدر که کثرت ضیا و شعشان سے ایک نور صرف
معلوم ہوتا تھا عطا فرمایا اور آواز آئی که حق سبحانه تعالے لے یہی لباس یا اسکے مناسب پہننا ہے چنانچه حدیث
قدسی مین آیا ہے الکبریاء ردائی و العظمة ازاری بعد ازان حضرت مدینه منوره مین روانه ہوئے جس روز
وہان پہونچنا تھا اوس روز شب کو کثرت شوق سے نیند نه آئی صبح کو مدینه منوره مین داخل ہوئے اور
کمال عنایت حضرت صلعم معاینه کین جب مواجهه شریف مین پہونچے حضرت رسالت صلعم حجره سے

باہر تشریف لائے اور راگر لغلگیر ہوئے فرمایا محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف حضرت رسالت صلعم عرش سے فرش تک مرکز جمیع عالمیان ہے ہر چند کہ دہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کسیکو فیض پہونچتا ہے وہ حضرت کے توسل سے پہونچتا ہے اور مہمات ملک وملکوت حضرت کے اہتمام سے انصرام پاتی ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ شب وروز انعامات کافہ مخلوقات پر روضہ مطہرہ سے پہونچتے ہین اور اگرچہ حضرت خاتمیت - ما ارسلناك الا رحمة العالمين ہین مگر استغناء وعظمت بھی کہ لازمہ محبوبیت ہے بوجہ اتم پائی جاتی ہے اور اسیواسطے حضرت کی خدمت مین عرض احتیاج کو توسل کی ضرورت ہوئی ہے ایک روز فرمایا کہ آج عجیب اسرار درمیان آیا کہ اُسکو باشارہ بھی بیان نہین کرسکتا اور اگر کچھ بیان کرون قطع العلوم وذبح الحلقوم ہو اور یہ کمون وبروز کی طرف اشارہ ہے فرمایا کہ اگر شیخ کامل چاہتا ہے کہ اپنے جملہ کمالات کسی اپنے مرید صادق مین افاضہ کرے تو اپنے سے غایب ہو کر نفس مرید مین ظاہر ہوتا ہے اُسوقت جملہ کمالات پیر کے اس مرید مین ذرہ ذرہ آجاتے ہین اس حالت کو کمون وبروز کہتے ہین فرمایا کہ ایک روز خواجہ کریم مین کھڑا تھا کہ ایک خلعت سرخ رنگ عطا ہوا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت صدیق اکبر ہے پھر ایک اور خلعت زرد عطا ہوا کہ عطیہ حضرت فاروق اکبر ہے اور وہان سے آتے وقت ایک خلعت سبز رنگ عطا ہوا کہ یہ مرحمت خیر البریہ علیہ وعلی آلہ الف الف صلوٰۃ والسلام وتحت ہی ایک روز حضرت جنۃ البقیع تشریف لیگئے جب وہان سے واپس مراجعت فرمائی فرمانے لگے کہ جس قبر پر جاکر بیٹھتا تھا صاحب قبر بکمال عنایت پیش آتا اور جس قبر پر جانیکا ارادہ ہوتا اون کو منتظر پاتا تھا اور اہل قبور میری ملاقات کو اس طرح جمع ہوتے تھے جیسے کہ مہمان عزیز کیواسطے ہوا کرتے ہین جب حضرت عثمان کی زیارت سے فارغ ہوا ایک خلعت تازہ پایا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت عثمان سے ہے اسکے بعد مین حضرت ابراہیم علی آبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گیا دیکھکر میری طرف چلے اور لپٹ گئے اور گود مین بیٹھ گئے اور کمال مہربانی سے معانقہ کرتے ایک صرف نور ہی نور دیکھنے مین آئے اور کیون نہوتے کہ وہ جگر گوشہ رسول صلعم ہین جنکے واسطے فرمایا لو عاش لکان نبیا حضرت نے فرمایا کہ اُن کے ظہور نسبت اور عنایت سے اس قدر لذت آئی کہ امید نہین کہ جائے اور اسی طرح سے اور جو جو اصحاب مثل عبداللہ بن مسعود اسجگہ مدفون ہین سب عنایات لے بسیار باستقاق بسیار پیش آئے امام ان امام اجل مالک بن انس کے مرقد پر پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ شتابی تمام میری طرف آئے ہین اور بکمال انبساط ملاقات کی بعد ازان مہربانی وعنایات ازواج مطہرات خصوصاً حضرت صدیقہ بدرجہ کمال پاسکے

گئی اور علی ہذا القیاس شفقت حضرت زہرا بتول علی ابیہا و علیہا الصلوٰۃ مفہوم ہوئے اور شفقت اہل
بیت و بنات مطہرات امیر المومنین حضرت عباس و حضرت حسن اور ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم
خارج از تعداد پائی گئی بعد ازان فرمایا کہ وہان میری نسبت نے عجیب ظہور پیدا کیا محسوس ہوا
کہ تمام فرش سے عرش تک نور نسبت سے بھر گیا اور مکونات عالم صف بصف گرد میرے کھڑے ہین
اور انواع فیوض و برکات خلائق بطفیل اس درویش کے پہونچتا ہے اور تمام مخلوقات کیا اولیا کیا غیر
اولیا اس ضعیف سے منتظر حصول برکات و ترقیات ہین جسقدر ظہور نسبت بڑھتا جاتا تھا مین شرمندہ
ہوتا تہا کہ حضور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور نسبت کے ظہور کرنے کا کیا موقع ہے
لیکن چونکہ یہ حالت بھی نہین کی عنایت اور اثر و برکت سے تھی اسواسطے خوشی بھی ہوتا تھا جب مدینہ منورہ سے
چلنے لگا تو رخصت کے واسطے مسجد مین گیا اور حزن فراق وداع سے رونے لگا کہ اسی اندوہ مین حضرت
رسالت خاتمیت بکمال عظمت و حشمت چہرہ کریمہ سے تشریف لائے اور ایک تاج ثنا نہ کہ اوسپر طرہ شبیہ
لگا ہوا تہا میرے سر پر رکھا اور معلوم ہوا کہ یہ خلعت خاصہ ہے کہ حضرت کے بدن مبارک سے جدا ہوتا
ہے غرض کہ بانواع سرفرازی مشرف ہوکر واپس تشریف لائے حضرت کے تصرفات زاید از حد ہین
مگر اس جگہ بمقتضاے ماکان ید رک کلہ لا یترک کلہ زیر قلم آتے ہین اعظم تصرفات سے تو یہ ہے
کہ حضرت نے اپنے فرزند کو ایک توجہ مین ابتدا ے قلب سے تا لاتعین پہونچا دیا نقل ہے کہ ایک جوگی جادو
سے آگ باندھ دیتا تھا اور لوگون کو اس شعبدہ سے فریفتہ کرتا حضرت کو یہ سنکر غیرت آئی اور بہت سے
آگ جلوا کر اوسپر پارہ کوتی بردا گوسلاما علی ابراہیم دم کیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اسمین بیٹھکر ذکر کر چنانچہ
وہ بیٹھکر مشغول ذکر ہوا اور آگ اوسپر گلزار ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگئی نقل ہے ایک شخص نے
کابل مین خواب دیکھا گویا حضرت نے مجھکو تبرک عطا فرمایا ہے بیدار ہوا تو تبرک موجود تہا۔
نقل ہے کہ چند شخص حضرت کی خدمت مین راہ دور دراز سے حاضر ہوئے حضرت نے ہر ایک کو
ملبوس خاص عطا فرمایا لیکن ایک شخص محروم رہا جب وہ اپنے مکان پر مع رفیقان پہونچا اُس کو
اپنی محرومی کا نہایت افسوس ہوا اور اسی حسرت مین تہا کہ ناگاہ غل و شور حضرت کی تشریف آوری
حضرت کا بلند ہوا اور آدمی استقبال کیواسطے چلے وہ شخص بھی بخوشی تمام روانہ ہوا جب بیرون شہر پہونچا
کیا دیکھتا ہے کہ حضرت اپنے گھوڑے پر سوار ہین اُسکو دیکھ کر فرمانے لگے تو کیون افسردہ ہوتا تہا۔ یہہ تبرک

سے لے اور کلاہ شریف ہاتھ مین دیدی مجرد کلاہ دینے کے حضرت نگاہ سے غایب ہوگئے اور کلاہ شریف اُس کے ہاتھ مین رہی۔ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ناگاہ خادم سے لوٹہ لیکر دیوار سے مارا چنانچہ وہ لوٹا گیا اور ٹوٹی سے وضو کیا حاضرین نے اس امر کو ذہن نشین رکھا مدت کے بعد ایک سوداگر آیا اوس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مین بنگالہ کیطرف ایک صحرا مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شیر میریطرف غراتا چلا آتا ہے دیکھکر نہایت خوف ہوا کہ ناگاہ حضرت کو دیکھا کہ لوٹا لئے آتے اور اُس شیر کے پھینک کر ز ور سے مارا بارہ ہزار روپیہ نذرانہ حاضر ہوا اور نہایت اخلاص سے پیش آیا حضرت نے اُس بشارت سلطنت کی اوس نے عرض کی کہ آپ مجھکو لکھہ بھی دین چنانچہ حضرت نے اُس کو لکھدیا۔ فوقع کما قال گوہر آرے اُسکی ہمشیرہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی اورنگ زیب نے بارہ ہزار روپیہ کو سلطنت خریدی ہے۔

نقل ہے ایک شخص اپنے بیٹے کو حضرت کی خدمت مین لایا اور عرض کی کہ یہ کسی عورت پر عاشق ہوگیا ہے ہمارے ہاتھون سے بالکل جاتا رہا نہ کام دنیا کرتا ہے نہ عاقبت حضرت اُس کو سمجہانے لگے اوس نے کہا۔ در کوئے نیکنامی مارا گذر ندادند ٭ اگر تو نے پسندی تبدیل کن قضارا حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری قضا تبدیل کی چنانچہ وہ فی الفور تائب ہوا اور خیال عشق جاتا رہا **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت کی سواری مین ایک سید براہ ادب آگے آگے پا پیادہ چلے جاتے تھے ازدحام خلائق سے کسی جگہ ایک گلی مین گر پڑے دل مین خطرہ گزرا کہ مین سید اور ایسا ذلیل سواری مین جارہا ہون مجرد اس خطرہ کے حضرت نے فرمایا کہ سید صاحب مینے آپسے کب کہا کہ آپ سواری پا پیادہ چلکر ذلیل ہون وہ بیچارہ اس خطرہ سے تائب ہوا **نقل ہے** کہ ایک شخص بیمار تھا ہرچند علاج معالجہ کیا لیکن نفع نہوا حضرت سے رجوع کیا۔ اور عرض کیا کہ حکماء ظاہر کے علاج سے امید شفا نہین آپ دعا فرمایئے کہ صحت ہو فرمایا کہ خاطر جمع رکھو۔ انشاء اللہ تعالے آرام ہوگا اور پس ماندہ وضو کا پانی پلایا چنانچہ بفضلہ تعالے آرام ہوگیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص کی آنکھین دکھنی آئین ہر قسم کا علاج کیا لیکن فایدہ نہوتا تھا ایک شخص نے اُس سے اپنی ایک مجرب دوا کی تعریف کی اس بیچارہ نے اُس کا استعمال کیا مجرد لگانیکے اُسکی آنکھین بالکل جاتی رہین کہ اسی اثناء مین حضرت حج سے واپس تشریف لائے یہ بھی کسیکا ہاتھ پکڑ کر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت نے اُس کو دیکھ کر بہت افسوس کیا اور لعاب دہن

اُس کی آنکھون پر لگاکر فرمایا کہ اسی طرح گھر چلا جا وہان جاکر آنکھین کھولنا چنانچہ اُس شخص نے ایسا ہی کیا آنکھین جو کھولین تو بینائی موجود تھی **نقل ہے** کہ ابتدا نا صر علی شاعر کی طبیعت شاعری مین مناسب نہ تھی اور میلان دل اس جانب تھا ایک روز حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض باقی الضمیر کیا آپ اسوقت وضو فرماتے تھے وہی پانی پلایا بمجرد پینے کے طبیعت مین وہ موزونی و شوخی پیدا ہوئی کہ سبحان اللہ چنانچہ کہتے ہین ؎ باین شوخی غزل گفتن علے از کس نمے آید ٭ بایران سفر بسم تاکہ میگوید جوابش را ٭ **نقل ہے** کہ ایک حضرت کا داما د ایک اور عورت کی جانب متوجہ ہوا صاحبزادیون نے اس امر کی حضرت سے شکایت کی آپ کی زبان سے بیساختہ نکلا کہ مرجائیگا صاحبزادیون نے عرض کی کہ جیتا ہے فرمایا کہ بس اب جو کچھ ہونا تھا ہوگیا اب ایمان کی دعا کرو چنانچہ اُس کے تیسرے چوتھے دن اُن کا انتقال ہوگیا۔ **نقل ہے** کہ حضرت کے خادمون مین سے ایک شخص نے ایک دوا کسی امیر کو دی تھا وہ دوا ناموافق آئی امیر نے چاہا کہ اس کو ایذا پہونچائے یہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین بسبب فلان امیر کو دوا دی تھی اُسکو نقصان ہوا وہ مجھ کو تکلیف دیا چاہتا ہے آپ نے تبسم کرکے فرمایا کہ پہلے تو طبیب نہ تھے لیکن اب تو طبیب ہوگئے جاؤ اس کو دوا دو فایدہ کرے گی اور آیندہ سے جو دوا دوگے آرام ہوجایا کرے گا چنانچہ بازار سے کچھ دوا لیکر اس کو دی فی الفور آرام ہوگیا **نقل ہے** کہ حضرت کے خادم کے چھ مہمان آئے اُس کے پاس کچھ موجود نہ تھا وہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور خاموش بیٹھا رہا کہ اتنے مین آنب آئے اور حضرت کے ہان کا معمول تھا کہ حاضرین کو دس دس آنب دیئے جاتے تھے چنانچہ حضرت نے اُس شخص کو بلاکر اپنے ہاتھ سے دس آنب دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے پھر دس اور دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارے ایک مہمان کا حصہ ہے دس اور دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارے دوسرے مہمان کا حصہ ہے غرض کہ چھون کا حصہ اسطرح دیا اور بعد ازان چھ اشرفیان جیب سے دیکر فرمایا کہ تم بجائے فرزند کے ہو جس وقت ضرورت ہوا کرے بے تکلف خانقاہ سے لیا کرو اور انشاء اللہ تعالی یہ تنگی مبدل بفراغت ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اُس شخص کو کمال فراغت ہوئی۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے وضع وعبادات و عادات

حضرت تمام قد۔ پر اندام گندم رنگ کشادہ ابرو طلبہ بینی تھی آنکھین بڑی بڑی ڈاڑہی سفید تھی تمام اعضا لطیف خوبصورت اور خوش شکل تھے لباس مین جبہ بطور نورانیون کے پہنا کرتے تھے اور کبھی ہندوستانی لباس جامہ بھی پہنا کرتے تھے عمامہ سر پہ باندہتے تھے لباس عمدہ پہنتے تھے ثلث یا رابع شب باقی رہے نماز تہجد کو اٹھتے تھے اور بکمال احتیاط و آداب استنجا وضو سے فارغ ہوکر نماز شروع کرتے اور آٹھ رکعت سے کم نہ پڑہتے اور اوس مین [illegible] تلاوت قرآن مجید کرتے اور دس شب مین ختم کرتے شب اول مین سورہ فاتحہ سے سورہ آل عمران کی آیت ولله ما فی السموات وما فی الارض و الی الله ترجع الامور تک پڑہتے دوسری شب کو وہان سے لیکر سورہ مائدہ کو ختم کرتے تیسری شب مین سورہ انعام سے سورہ توبہ کی اوس آیت تک من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون چوتھی شب کو وہان سے لیکر سورہ ختم فرماتے پانچوین شبکو سورہ ابراہیم سے سورہ طٰہٰ ختم فرماتے چھٹی کو سورہ نمل ختم فرماتے ساتوین کو سورہ قصص سے سورہ یٰسین ختم فرماتے آٹھوین کو صافات سے حم ختم فرماتے نوین کو سورہ محمد سے سورہ تحریم ختم فرماتے دسوین کو سورہ تبارک سے والناس تک پڑھ کر پہر اول رکوع مین الم پڑہتے اور جس جگہہ آیت سجدہ آتی اوسجگہ سجدہ فرماتے اور بعد ہر دوگانہ مراقبہ بخضوع تمام فرماتے و استغفار و کلمات تسبیح و تحمید و تمجید بہی پڑہتے اور بعض صاحبزادون کو جو حرم سرا مین ہوتے توجہ فرماتے بعد ازان آرام فرماتے کہ تہجد بین النومین واقع ہو۔ پہر جو وقت صبح کی اذان ہوتی اٹھتے اور استنجا و وضو بکمال احتیاط کرکے دو رکعت سنت پڑہکر متوجہ مسجد ہوتے اور وہان خود امامت کرکے فرض پڑہتے بعد ازان دعوات ماثورہ پڑہکر متوجہ قوم ہوتے اور دعا مانگتے بعدہ مراقبہ فرماتے اور حاضرین پر القا فیض کرتے اوسوقت حافظ قرآن پڑہا کرتے جو وقت کہ آفتاب بقدر نیزہ بلند ہوجاتا تب نماز اشراق چہار رکعت دو سلام سے ادا کرتے اور استخارہ یومی و لیلی بہی پڑہتے بعد ازان صحبت عمومی ہوتی اوسوقت حاضرین سے بات چیت بہی ہوا کرتی تہی۔ اور دعوات ماثورہ صبح بہی اوسوقت پڑہی جایا کرتی تہین اسکے بعد خاص خاص خدام کو توجہ سے مشرف فرماتے و بشارات مقامات ارجمند دیتے بعد ازان تلاوت قرآن شریف مین مشغول ہوتے ہر روز موافق منزل تہجد پڑہتے بعد تلاوت قرآن شریف دعا فرماکے متوجہ دولتخانہ ہوتے اور محلسرا مین پہونچکر تجدید وضو فرماتے اور آٹھ رکعت نماز ضحی پڑہتے اور گاہ گاہ یہ نماز باہر ادا کرکے گہر مین تشریف لیجاتے اور یہ نماز قریب دوپہر ادا کرتے بعد ازان طعام تناول

فرماتے بعد تناول ادعیہ ماثورہ پڑہکر ہاتہہ دہوتے پہر قیلولہ فرماتے پہر جسوقت موذن اذان دیتا بسرعت تمام پہونچتے اور استنجا و وضو باحتیاط تمام کرکے متوجہ مسجد ہوتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتے بعد اذان چار رکعت فی نماز زوال پڑہتے پہر سنت پڑہتے اور جیسی ہی سنتون سے فراغت ہوتے مکبر تکبیر کہتا اور بنفس نفیس امامت کرتے البتہ ایام مرض مین اور کوبہی امام کردیتے اور اس نماز مین طوال مفصل پڑہتے اور کبہی غیر طوال مفصل بہی پڑہتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار پڑہکر ایک مرتبہ اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام پڑہکر بلاتوقف اٹہہ کہڑے ہوتے اور دو رکعت سنت پسینہ ظہر ادا کرتے بعد ازان آیۃ الکرسی پڑہتے پہر دو رکعت یا چار رکعت پڑہکر دعامین مصروف ہوتے اور بکمال خضوع دعا مانگتے اور پہر دعوات ماثورہ پڑہتے بعد نماز ظہر یا درس فرماتے یا نماز بطول قرأت ایسی پڑہتے کہ عصر کا وقت آجاتا یا کبہی گہر مین جاکر مستورات کو وعظ ونصیحت فرماتے یا مریدین کو خط تحریر فرماتے پہر جسوقت موذن اذان عصر کہتا نماز کے واسطے تیاری کرتے اور طہارت سے فارغ ہوکر مسجد مین تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پہر چار رکعت سنت پڑہکر فرض عصر پڑہتے بعد ازان دعوات ماثورہ سے فارغ ہوکر درس کتب احادیث مثل مشکوۃ شریف وصحیح بخاری ومسلم فرماتے یا مکتوبات شریف کا درس فرماتے یا تلاوت قرآن شریف فرماتے اور مکتوبات کا درس اسپر موقوف نہ تہا بلکہ صبح وظہر کو بہی گاہ گاہ ہوتا تہا کہ اتنے مین شام ہوجاتی تہی اور حضرت سو مرتبہ استغفار پڑہتے اور پہر وضو فرماتے کہ اتنے مین موذن اذان کہتا اور فرض مغرب پڑہتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار پڑہکر اللہم انت السلام الخ پڑہکر فی الفور اٹہہ کہڑے ہوتے اور دو رکعت سنت پڑہتے اور پہر ادعیہ ماثورہ پڑہتے بعد ازان چہہ رکعت اوابین پڑہتے اور اوابین تکرار واقعہ کرتے پہر خاص خاص مریدین کو توجہ کرتے چونکہ حضرت کے ہان طالبان خدا کا کثرت سے ہجوم ہوتا تہا اس سبب سے ان کیوقت اور نوبت مقرر ہتی اور حاجی محمد عاشور بخاری کہ جامع مکتوبات جلد ثالث مین اس خدمت سے سرفراز تہے کہ مریدین کو نوبت بہ نوبت توجہ کیواسطے حاضر کرین اور بلا نوبت کوئی نہ آنے پائے لیکن صاحبزادہ وخلفا خاص اس حکم سے مستثنے تہے انکو جسوقت چاہتے بلا توسط حاجی محمد عاشور صاحب طلب کرلیتے اور اسی طرح محلسرائے مین عورتونکی توجہ کی نسبت یہی قاعدہ تہا اور وہان بہی صاحبزادیان ودیگر اقارب اس دستور مین داخل نہ ہین بعد نماز اوابین جسوقت حضرت توجہ فرماتے تو جن لوگون کی نوبت

نہ ہوتی وہ قدرے فاصلہ پر ختم خواجگان پڑہتے اور آخر ختم مین حضرت بہی شریک ہوا کرتے یا صرف فاتحہ ہی پر اکتفا فرماتے - اور اسیوقت داخل طریق بہی کیا کرتے اس کے علاوہ ہر وقت داخل طریق کرلیتے غرض کہ انہین اشغال مین وقت عشا ہو جاتا اور بعد غیبوبت بیاض موذن آذان اور حضرت تجدید وضو کرکے اکثر چار رکعت اور گاہے دو رکعت پڑہکر فرضون کی نیت باندہتے اور اسمین مثل عصر کے اوساط مفصل پڑہتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار پڑہکر اللھم انت السلام الخ پڑہتے پہر دوگانہ سنت پڑہتے بعد سنت آیت الکرسی پڑہکر چار سنت زایدہ پڑہتے بعد ازان تین وتر پڑہتے غالباً اول رکعت مین سبح اسم دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑہتے مگر وتر کا یہ دستور تہا کہ ایک شب اول مین پڑھ لیا کرتے اور ایک شب تہجد کے وقت پڑہتے اور وتر مین قنوت حنفی کو شافعی سے جمع کرتے وترون سے فارغ ہوکر تین مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑہتے قدوس کو تیسری دفعہ بلند پڑہتے اس کے آخر مین رب الملائکۃ والروح بصوت خفی پڑہتے بعد ازان دو رکعت بیٹہکر پڑہتے اول رکعت مین اذا زلزلت الارض دوسری مین قل یاایہا الکافرون پڑہتے پہر دعا بکمال تضرع مانگتے اور بعد دعا متوجہ دولتخانہ ہوتے رستہ مین اگر کوئی عرض معروض کرتا اس کا جواب موافق ذہن مخاطب دیتے دولتخانہ مین پہونچکر سورہ الم سجدہ و تبارک الذی پڑہتے بعد ازان طعام تناول فرمانے بیٹہتے اور بسم اللہ کہکر ہاتہہ بڑھاتے اور جو ساتہہ کہانا کہانیوالا ہوتا اُس کی طرف کہانا اگر کم ہوتا بڑہاتے جایا کرتے اور جو خود تناول فرماتے وہی تابعین کو بہی دیتے اور بہت سے صالحات جو توجہ وغیرہ کو آتین اُن کی ہمراہ عمدہ کہانا بغرض تمام کردیتے تاکہ اپنی اپنے خاوند اور بچون کے ساتہہ بفراغت کہالین بعد فراغ طعام چند قدم ٹہلتے اور پہر بیٹہکر کوئی بات چیت کرتے اور مستورات کو توجہ فرماتے بعد ازان وضو کرکے چہار رکعت قیام اللیل پڑہتے اور پہر استغفار و تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر مین مشغول ہوتے اور قریب نصف شب بچہونے پر آرام کو تشریف لاتے اور پہلوے راست پر آرام فرماتے اور دعوات ماثورہ پڑہتے ہوئے سو جاتے حضرت ہر جمعہ کو غسل فرماتے اور کپڑا عمدہ پہنکر مسجد کلان مین تشریف لیجاتے حضرت کا غسل صحت پر موقوف تہا اور نجاست نہی غالب اسی سعد ہوا کرتے نماز عیدین کو باہر عیدگاہ پر تشریف لیجاتے اور رستہ آن کے انے جانے مین مخالف طریق فرماتے ایام رمضان مین تین قران شریف سنتے اور عشرہ اخیرہ مین معتکف ہوتے

ماہ مبارک رمضان مین عبادت اضعاف مضاعف کردیا کرتے تھے اور روزہ مین کلام کم کیا
کرتے تھے اور بکمال احتیاط وادب روزہ رکھتے اور ان ایام کی گرسنگی وتشنگی سے بہت خوش ہوتے
تھے اور بشرط یقین روزہ جلد افطار کیا کرتے تھے البتہ روز ابر وغبار مین تاخیر فرمایا کرتے اور ہمیشہ اہل شہر
خاص وعام کی دعوت افطار کیا کرتے خدام ومخلصین کو کمال تاکید استقامت شریعت ومحبت
مشایخ کی فرماتے اور اہل وحدت الوجود کی تقلید سے منع فرماتے شیخ محی الدین ابن العربی کو بزرگ جانتے
اور ان کی خطاء کشفی کو معذور رکھتے اور شطحیات شیخ کی توجیہ وتاویل فرماتے اور کسی مسلمان کی
غیبت نفرماتے اور طالبان خدا کی نہایت خاطر کرتے اور جسوقت وہ مراتب ولایت عظمی مشرف
ہوتے خلافت وقطبیت عطا فرماکر رخصت کرتے طرق صوفیہ مین طریقہ نقشبندیہ کو اکمل وافضل جانتے
اگرچہ طریقہ چشتیہ وقادریہ مین بھی مرید کرتے تھے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا پڑھنا جایز
رکھتے دعوات خاصہ مین تشریف لیجاتے اور دعوت عام مین نہ جاتے شادی یا عرس مین اگر بدعت
نہ ہوتی تو تشریف لیجایا کرتے اور خود بھی سال مین دو عرس کیا کرتے ایک عرس حضرت پیغمبر خدا
صلعم دوسرا حضرت مجدد الف ثانی کا ان عرسون مین حفاظ قرآن پڑھتے اور قسم قسم کا طعام وشیرینی
وغیرہ ادمیون کو تقسیم ہوا کرتے ایام بیض کے روزہ متصل رکھا کرتے عشرہ ذی حج کو سوائے روز
عید وایام تشریق روزہ رکھتے یوم عاشورہ کا اور ایک روز پہلے سی روزہ رکھتے اور کبھی تمام عشرہ
کا روزہ رکھتے یتیم کے کنوے سے پانی نہ پیتے تھے حضرت خازن الرحمت کا نہایت ادب کرتے چنانچہ
ایام گرما مین جب حضرت کوٹھی پر تلاوت قران کیا کرتے تو شام کے وقت حضرت خازن الرحمت
پالکی مین سوار ایک تیر کے فاصلہ سے اپنے محلسرا کو تشریف لیجاتے گذرتے تو حضرت باوجود اس قدر
بعد کے جسوقت ان کی پالکی پر نظر پڑتی اوٹھہ کھڑے ہوتے اور جبتک نظرون سے نہ غائب ہوتے
کھڑے رہتے ایک مرتبہ کسی خادم نے عرض بھی کی کہ حضرت وہ تو دور ہوتے ہین اگر نہ کھڑے ہون تو بھی
آپ کیون کھڑے ہوجاتے ہین فرمایا کہ ان کو دکھانا مقصود نہین ہے آپکے مکان مین ایک بیری
کا درخت کھڑا تھا اس کے بیر پہلے جبتک خازن الرحمت کو نہ بھیجتے خود نہ تناول فرمایا کرتے حضرت کو
مرض وجع مفاصل اکثر رہا کرتا تھا اور اس قدر اس کی شدت ہوتی کہ ہرچند معالجہ کیا کچھ فایدہ نہ کیا بلکہ
حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اب دوا فایدہ نہ کریگی حقتعالے نے اوسی اثر زایل کردیا ہے اور یہ مرض

ہے عنقریب یہانسے کوچ ہے اور فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ معاملہ ارشاد اب انتہا کو پہونچ گیا ہے گویا کہ جو آفرینش سے مقصود تہا۔ وہ حاصل ہوگیا ہے اب تمکو مختار کیا کہ چاہو یہان رہو یا دنیا مین رہو فرمایا کہ مین نے لقاء پروردگار اختیار کیا اس بات سے تمام آدمی نہایت پریشان ہوے اون بعد حضرت نے اپنا کتب خانہ جملہ صاحبزادون پر تقسیم کیا حضرت کو جب درد زانو نہایت ہوا اور رنگ زیب نے فرنگی ڈاکٹر کو علاج کیواسطے بہیجا چند مدت اس نے علاج کیا اور زخم کو شگاف بہی دیا دوا بہی لگائی لیکن کچہہ فائدہ نہوا تب حضرت محمد عبید اللہ المعروف بہ مروج الشریعت حضرت کے فرزند ثالث نے انگریزی ڈاکٹر کو علاج سے منع کردیا چنانچہ یہ امر عنایت نہایت رضامندی حضرت کا ہوا لکہا ہے کہ جسوقت ڈاکٹر نے شگاف وغیرہ کیا اور مقراض سے گوشت وغیرہ کاٹا آپ کی پیشانی پر سر مو چین نہوتین اور مقامات معصومیہ مین لکہا ہے کہ قرآن شریف پڑہنے گئے دسوین محرم سنہ ۷۹ کو حضرت نے تمام وضیع شریف کو بلاکر وصیت کی کہ مین نے تم سے پہلے بہی کہا ہے اور اب بہی کہتا ہون کہ قرآن و حدیث و اجماع و اقوال مجتہدین پر عمل کرنا اور فقرا خلاف شرع سے پرہیز کرنا اور جو سر مو مخالف شریعت کرے اوسکو نہ قبول کرنا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات مثل قیومت و قطبیت و اصالت کے معتقد رہنا دوسرے روز حضرت اپنے اجداد مثل حضرت مخدوم و حضرت امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لیگئے فرمایا کہ ان دنون حضرت مجدد الف ثانی بہت ظاہر ہوتے ہین اور گویا مجھکو طلب کرتے ہین ان ایام مین حضرت نے اپنی قرب و جوار کے بزرگوارون کو رقعہ متضمن استدعاء سلامتی خاتمہ بہیجی چنانچہ ایک رقعہ کو صاحب مقامات معصومیہ نے حضرت خواجہ محمد زبیر رح کی زبانی اس طرح نقل کیا ہے کہ فقیر محمد معصوم از دنیا میرود و باید کہ بدعائی خیریت خاتمہ ممد و معاون باشند چنانچہ سید مرزا نامی ایک بزرگ نے اوس کے جواب مین یہ دو شعر لکہے تہے ؎ در ہر پیر زن منزد ہمیر ✤ کہ اے زن درد عاہا یادم آر ✤ یقین میدان کہ شیران شکاری ✤ درین راہ خواستند از مور یاری ✤ آخر ماہ صفر مین جب حضرت مجدد الف ثانی کا عرس ہوا تو حضرت نے عین ہنگامہ مین فرمایا کہ بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ ماہ ربیع الاول مین مین بہی حضرت رسول صلعم کی خدمت مین حاضر ہون امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس دعا کو قبول فرما دے بعد عرس حضرت مجدد الف ثانی حضرت پر غلبہ مرض شروع ہوا لیکن حضرت کے اوقات و اوراد مین مطلق فرق نہوتا تہا حتے کہ آٹھوین تاریخ ربیع الاول کو کہ اس کے اگلے دن آپ کا انتقال ہوگا جمعہ کا دن تہا حضرت جمعہ کی نماز کو مسجد مین تشریف

لائی اور بعد نماز فرمایا کہ امید نہین کہ کل اسوقت دنیا مین ہون اور سبکو پند و نصایح فرماکر خلوت خانہ مین تشریف لیگئے شام کیوقت نہایت زلزلہ آیا اور قریب غروب آفتاب کوئی شخص ندا کرتا تہا کہ ای آدمیون ہشیار ہوجاؤ کہ قطب وقت کا انتقال ہوتا ہے جسکو دیکہنا ہو دیکہ لو صبح کو حضرت نے نماز بکمال تعدیل ارکان ادا کی نماز کے بعد مراقبہ معمولہ کرکے نماز اشراق پڑہی پہر آپ پر سکرات موت شروع ہوئی لکہا ہے کہ اوس وقت آپ کی زبان جلد جلد چلتی تہی صاحبزادون مین سے ایک نے کان لگاکر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ سورۃ یٰسین شریف پڑہتے ہین غرض کہ دوپہر کے وقت شنبہ کو بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۰۳۴ھ کو جان بجانان تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

مقام پندرہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند اصغر شاہ محمد یحییٰ کے حالات مین

سب سے چہوٹے فرزند حضرت مجدد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہین انکی ولادت باسعادت ۱۰۲۴ھ مین ہوئی اور وفات ۱۰۹۶ھ مین انکی تولد سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تہا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ اور اسی روایت سے ان کا نام محمد یحییٰ رکہا اور شاہ کے لقب سے ملقب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت شاہ اسکندر نبیرہ شاہ کمال کتیہلی حضرت مجدد الف ثانی کے پاس آئے اور فرمایا کہ میان شیخ احمد ایک بیٹا اپنا ہمکو دو کہ ہماری طرح دانا و دیوانہ ہو حضرت نے فی الفور حضرت محمد یحییٰ طلب کرکے حوالہ کیا حضرت شاہ اسکندر نے ان کو گود مین بیٹہا کر اپنے نسبت خاصہ عنایت فرمائے حضرت شاہ اسکندر نے حضرت مجدد الف ثانی سے مخاطب ہوکر کہا کہ یہہ ہمارا ہے اور آج سے اسی شاہ کہا کرنا چنانچہ اس روز سے ان کو شاہ محمد یحییٰ کہتے ہین جب وہ مجلس موقوف ہوگئی حضرت فرمانے لگے سبحان اللہ بحمدہ کہ صغیر سنی مین محمد یحییٰ مقبول اولیاء اللہ ہوا حضرت کو ان کے حال پر کمال شفقت تہی بعض مقامات اور کمالات کی بشارت دی اور ان کے علو استعداد کی تعریف فرمایا کرتے تہے حضرت اجمیر مین تہے کہ آپ دیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ میرا ارادہ تہا کہ محمد یحییٰ بہی مثل اپنے بہائیون کے اس نسبت سے بہرہ ور ہوتا مگر وہ ابہی کم سن ہے اور میری اجل قریب

انیس سال کی عمر میں تمام علوم عقلی ونقلی اپنے برادران خواجہ محمد سعید محمد رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل کرکے
بعد فراغ تحصیل علم ظاہری اخذ طریقہ حضرت شیخ محمد سعید صاحب سے کیا اور تمام حضرت
عروۃ الوثقی سے حضرت عروۃ الوثقی ان پر کمال مہربانی فرمایا کرتے اور بشارت حصول مقامات
مبشرہ مجدد الف ثانی اور بعض دیگر مقامات فرماتے دو مرتبہ حرمین شریفین تشریف لے گئے اور جناب
رسالت مآب صلعم سے انواع عنایت مشاہدہ کیں حضرت شاہ کمال [illegible]
ہو زیب بخش مسند ارشاد تھے شاہ اورنگ زیب ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور بہت سے
تبرکات ان کی نیاز کئے۔ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

∴ تمت تمام شد ∴

تتمہ

چونکہ اس کتاب میں اول مرتبہ چند جا غلطیاں و بعض ضروری حال رہ گئے تھے اس باعث سے طبع ثانی پر اسکی نظر ثانی کے ضرور ہوئی چنانچہ چند مدت سے یہ شغل مبارک درپیش تہا بارے الحمد للہ کہ آج بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ ہجری بمقام اللہ شریف اس سے بفضلہ تعالے فراغت پائی مگر آج اس امر کو یاد کرتے نہایت افسوس وملال ہوتا ہے کہ اول دفعہ میں حضرت مرشدنا و مولینا قطب جہان غوث دوران واقف علوم جلی وخفی حضرت مولینا غلام نبی صاحب مجددی الٰہی موجود تھے اور اوسوقت اُن کے وصال کو جو کہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری واقع ہوا ہے چھہ سال اور چھہ مہینہ اور آٹھہ روز گذر چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت کی پیدائش ۱۲۳۲ھ میں بمقام اللہ شریف ہوئی ۱۲ سال کی عمر تک آپنے تحصیل علم ظاہری پشاور وغیرہ جا کر کیا بعد ازان آپ واپس تشریف لائے سات آٹھہ برس درس تدریس ظاہری میں مشغول رہے اُس کے بعد آپ بخدمت جامع الکمالات منبع الفیوضات امام الطریقہ بدر الملتہ صاحب دوام الحضوری حضرت غلام محی الدین قصوری رحمہ سے مشرف بیعت ہوئے اور سات سال تک کسب کمالات باطنی کئے بعد ازان ۳۶ سال تک مشغول درس ظاہری وارشاد باطنی رہے اس مدت میں ہزار ہا لوگ آپکے ہاتھہ پر توبہ کی قریب چالیس پچاس کے ایسے شخص ہیں جنہوں نے آپ کی خدمت میں تمام وکمال نسبت مجددیہ حاصل کیا ہے منجملہ ازان سب سے اعلی واجل وارث ظاہری باطنی حضرت کی صاحبزادی جامع الکمالات مجددیہ وحاوی مقامات احمدیہ مقبول الصمد حضرت مولینا حافظ دوست محمد صاحب ہیں صاحبزادہ عالیقدر والاشان نے بعد حفظ کلام اللہ علم ظاہری حضرت کے خلیفہ اعظم مولوی محمد اللہ جوایا صاحب سے اور چند کتب جناب حضرت صاحب علیہ الرحمتہ سے پڑہی ہیں بعد تحصیل علم ظاہری آنحضرت نے توجہ فرمایا اور کسب نسبت شروع کی ان کے احوال باطنی سنکر حضرت فرمایا کرتے تھے کہ یہہ حالت فقیر کی کسی منتسب میں نہیں پائی جاتی اور بعض اپنے اہل راز سے یہہ بہی فرمایا کہ میں متردد تہا کہ دیکھئے نسبت خاصہ فقیر کی جانب منتقل ہوتی ہے مگر الحمد للہ کہ برخوردار دوست محمد کی جانب مائل ہے اور فی الواقع بعد انتقال حضرت علیہ الرحمتہ اوس بشارت کے

آثار پائے جاتے ہیں کما لایخفی اہل الفراست حضرت صاحبزادہ کو بعد القائی حصول جمیع مقامات مجددیہ دستار خلافت بمقام سرہند مسجد کلاں میں بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۹۹ھ بابہائے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ عطا فرمائے بعد انتقال اپنے والد علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ صاحب زیب بخش مسند ارشاد ہیں اور مشغل سابق حلقہ و مراقبہ طالبان خدا بر اتفاق فیض جاری ہے بفضلہ تعالیٰ و برکت پیران کبار معاملہ وفور ہے تسلیک جمیع مقامات مجددیہ لکان راہ کراتی ہیں اور اونکو بخوبی و مناسب و امتیاز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ باین فیض رسانی سلامت باکرامت رکھے آمین یارب العالمین خلفا میں حضرت کی سب سے قدیم مولنیا غلام مرتضے صاحب ساکن بیریل متصل شاہ پور ہیں مولنیا ممدوح ایک روز مجھ سے فرماتے تھے کہ ایک روز دوپہر کے وقت حسن اتفاق سے ہمارے یہاں مسجد میں جناب حضرت قبلہ گاہ کا گزر ہوا۔ اسوقت کو میری عمر تخمیناً آٹھ ہی سال کی تہی مگر بمجرد زیارت کے دل کو ایک مناسبت و تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اور اوسی مناسبت و انجذاب کی وجہ سے تیرہ برس کی عمر میں اپنے والد کے انتقال کے بعد کہ ہنوز حضرت مرشدنا علیہ الرحمۃ کو داخل طریق ہوئے چند ماہ گذرے تھے کہ بارادہ حصول علم ظاہری لعہ شریف میں حاضر ہوئے مولنیا جناب حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں پانچ برس رہے اور اس مدت میں جمیع علوم معقول و منقول بکوشش تمام پڑہے ایام طالبعلمی میں انکو اسقدر شوق پڑہنیکا تہا کہ رات و دن مطالعہ کتب میں مشغول رہتے جسوقت جناب حضرت صاحب علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت تشریف لاتے اور ان کے پڑہانیکے واسطے مطالعہ کتب کرتے اوسوقت تہوڑی دیر کے واسطے سو رہتے۔ بعد حصول علم ظاہری مولنیا اپنے مکان پر چلے گئے ان کو پڑہانیکا نہایت شوق تہا لیکن طالب علم میسر نہوتے تھے ایک مرتبہ اس امر کی شکایت جناب حضرت صاحب سے کی آپ نے پانچ سات طالب علم تبرکاً حوالے کئے بعد ازان اس قدر ہجوم طلبا ہوا کہ قیام کو جگہہ نہ ملتی تہی مولانا ممدوح حضرت صاحب قصور والونکی داخل طریق ہوئے تھے کیونکہ جناب حضرت صاحب قبلہ کا قاعدہ تھا کہ براہ ادب خود داخل طریق نہ کرتے تھے بلکہ بڑے حضرت کے پاس بمقام قصور بہیجدیا کرتے تھے حتے کہ تا قیام حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ قصوری یہی قاعدہ جاری تہا کہ جہان تک ممکن ہوتا داخل طریق قصور میں کراتے اور خود توجہ فرمایا کرتے غرضکہ بعد حصول علم ظاہری مولنیا ممدوح کا یہ دستور رہا کہ چند ماہ لعہ شریف میں حاضر ہوتے اور پندرہ روز تک اس جگہہ قیام رکہکر کسب نسبت کرتے اور حضرت اون پر بوجہہ شفقت و مناسبت اوستادی و شاگردی نہایت عنایت فرماتے اور اون کے واسطے ایک

ایک خاص وقت فرمایا کرتا دہر توجہات قویہ کو کام فرماتے حتی کہ چند سال کے بعد جمیع مقامات پر کوشش
و تقید تمام توجہہ فرکر دستار خلافت عطا فرمائی - تہذیب اخلاق و تبتل وانزوا مین مولینا بے نظیر ہین فراست
باطنی خوب رکھتے ہین حضرت ان کو مثل اپنے فرزند کے جانتے تہے اور بکمال شفقت کہ دوسری
اوس مین ہمسری کم رکھتے ہین پیش آتے مگر باوجود شفقت پرداشت جلالی بہی ان کی ایسی ہوئی ہے
کہ دوسرے کی تاب و تحمل اوس کی نہ تہی ولہذا جامع النورین و مجمع البحرین اللہ تعالے بمعیشہ سلامت
رکھے کہ اون کا وجود نہایت غنیمت ہے مولوی غلام حسن صاحب ساکن ڈہنڈیان
متصل للہ شریف جامع ظاہر و باطن ہین ابتدا سے اخیر تک جمیع کتب معقول و منقول جناب حضرت
صاحب علیہ الرحمۃ سے پڑہے ہین و نسبت مجددیہ تمام و کمال جناب حضرت صاحب سے نہایت حاصل
کی ہے نہایت اصحاب خواص و رازدار تہے ان کی افضلیت اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ
حضرت کو اپنی حیات مین کچہہ تردد تہا تو آپنے حضرت صاحبزادہ صاحب کو وصیت فرمائی تہی کہ اگر
تمکو مجہہ سے مقامات حاصل کرنیکا اتفاق نہو تو مولوی غلام حسن ڈہنڈیان والون سے حاصل کرنا فقہم -
مولانا محمد اللہ جوایا صاحب ساکن جہوریان ضلع شاہ پور مین علم ظاہری مین اگر انکو بحر بہام
و قمقام کہا جاوے تو بیجا نہین و اس تدریس مین ایسی قوت قویہ رکہتے کہ ان کے شاگرد دوسرے اوستاد
کو گو وہ بجاے خود کیساہی علامہ کیون نہو پسند نہین کرتے اور اس خوبی و فصاحت سے متعلقات کتاب
بیان کرتے ہین کہ طالب کے ذہن مین کنقش فی الحجر ہو جاتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اوستاد ہین
سلوک مجددیہ بہ تقید تمام جناب حضرت صاحب قبلہ سے حاصل کیا ہے اور اس قدر تفصیل سے مقامات
ہوے کہ دوسرے کو نصیب نہوئی ہو حسن اخلاق و آداب طریقت مین ان کے ساتہہ کسیکو شریک کرنا
ظلم عظیم ہے جناب حضرت صاحب قبلہ کے محرم اسرار ہین حضرت کی مرضی مین جسقدر ان کو فنا تہی
اوسقدر اور کو معلوم نہین - کہ ہر حقائق و دقائق صوفیہ سے بدرجہ غایت واقفیت ہے وعظ ایسا
پرتاثیر و دلچسپ کہ سامعین محو ہو جاتے ہین ترک وطن کرکے معہ اہل و عیال للہ شریف مین بود و باش
اختیار کی اور نہایت خاک بے وجود ہو کر خدمتگذاری مین مصروف ہین اللہ تعالی سلامت رکہے
کہ نہایت عزیز الوجود و مغتنمات سے ہین شیخ جمال الدین جہنڈیوال ضلع گجرات کے رہنیوالے
ہین پہلے کسی اور بزرگ کے بیعت تہے بعدہ اس جگہ داخل طریق ہوے جمیع مقامات مجددیہ حاصل



گئے آداب طریقت جو ان سے ظاہر ہوتے ہیں دوسرے سے نہیں نہایت قوی النسبت ہیں مولوی ابراہیم
صاحب ساکن موضع سیتھل ضلع گجرات جامع معقول و منقول ہیں - سلوک مجددیہ تمام و کمال جناب
حضرت صاحب قبلہ سے حاصل کیا ہے ایام سلوک میں ایک روز واقعہ میں دیکھا کہ گویا حضرت خواجہ
نقشبند تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو خلیفہ ماستی - نسبت رنگین و باکیف رکھتے ہیں - اون کے
مریدین کو دوسرے کے حلقہ میں کیفیت نہیں آتی ان مسترشد نہایت مہذب و صاحب تقوے ہیں
مولوی احمد الدین صاحب ساکن بُن ضلع گجرات جامع علوم ظاہری و باطنی ہیں -
جمیع مقامات مجددیہ طے کئے ہیں عجیب تہذیب اخلاق کے آدمی ہیں نہایت توکل و قناعت سے
بسر کرتے ہیں اور کمال پابند شریعت و طریقت ہیں جناب حضرت صاحب قبلہ کو ان سے نہایت خصوصیت ہے
مولوی امام الدین صاحب ساکن رتہ ضلع جہلم علوم معقول و منقول کے جامع ہیں جمیع مقامات
مجددیہ حاصل کئے ہیں - وعظ میں نہایت تاثیر ہے اور خوب معانی سے کہتے ہیں ان کے سوا بہت سے
حضرت کے خلفاء ہیں - کہ جن کا حال بالتشریح اس جگہ لکھنا خالی از تطویل نہیں ہے لہذا انشاء اللہ تعالیٰ
فی مقام آخر ان وفقنی اللہ تعالیٰ - علاوہ ازیں آپ کے بہت سے تلامذہ کا کہ صاحب مقامات علیہ و کشف
کرامات تھے انتقال ہوگیا اور نہ یہہ رسالہ اوس کا موضوع ہے پیر غلام شاہ ساکن بہیرہ ضلع شاہپور
ہیں حضرت کے شاگردان خاص و خادمان باخلاص سے ہیں علوم عقلیہ و نقلیہ کو جناب حضرت صاحب
قبلہ سے بکوشش تمام پڑہا ہے فقاہت میں خوب دستگاہ رکھتے ہیں سالہا سال حضرت کے ساتھ سفر و حضر میں
رہے ہیں تا کمالات نبوت حاصل کیا ہے نہایت مخصوصان بارگاہ سے ہیں اور نہایت خیرخواہ اس خاندان
کے ہیں شریعت کا بدرجہ غایت لحاظ و ادب رکھتے ہیں ادنیٰ اعمال شریعت کو ناغہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ
خوش رکہے کہ عجیب آدمی ہیں میاں بھولا صاحب ساکن ضلع گجرات ترک علایق کرکے حاضری
علیہ اختیار کی اور ہمہ تن شب و روز سفر و حضر میں خدمتگذاری میں مصروف رہے حضرت صاحب
قبلہ کے معتمدان خاص میں ہیں اور جمیع اسباب خانہ داری بہی ان کے سپرد ہی بارگاہ عالی میں ہمیشہ
ساٹھ ستر آدمی مقیم رہتے ہیں اون کا تقسیم طعام بہی ان کے سپرد ہی اب بہی جناب حضرت صاحبزادہ
صاحب کے وقت میں مثل سابق کے دخیل کار ہیں تا بحقیقت الحقائق حاصل کیا بارک اللہ فیما اعطاہم وجعلنی
محشورا معہم فی زمرتہم بحرمت سید المرسلین وخاتم النبیین وصلی اللہ تعالیٰ وعلی آلہ واصحابہ واولیاء اجمعین ۞



علاوہ کتب مندرجہ ذیل کے جملہ اقسام کتب کتب خانہ سے آپ پرشاد و بھوانی و گردھاری لال واقعہ دہلی دریبہ کلان سے قیمت نقد پر بصیغہ ویلو مل سکتی ہین

سے نے دیئے ہین واقعی دریا کے دہرم شاستر کو کوزے مین بند کیا ہے کوئی معاملہ متعلق دہرم ایسا نہین ہے اس خلاصہ سے معہ حوالہ بقانیہ کے باہر ہو قیمت ۸ر

گلستان ناگری مترجمہ پنڈت مہر چند صاحب نے لفظی با محاورہ اور نثر کیجگہ نثر اور نظم کی جگہ نظم کے ترجمہ کرنے مین وہ کوشش بلیغ فرمائی ہے جسکے عام شائقین جسقدر ثنا اور قدردانی کرین وہ تھوڑی ہے اس ایڈیشن مین بغرض اظہار عمدگی ترجمہ اور واسطے آسانی امتحان ترجمہ ایک کالم مین اصل مضمون فارسی اور دوسرے کالم مین ترجمہ بخط دیوناگری کیا گیا ہے اس کتاب کی کمیابی اور ضرورت سے عام لوگ واقف ہین کہ بچون اور عورتون کی تعلیم کے لیے باستثنائی باب پنجم نہایت عمدہ کتاب ہی۔ قیمت ۱۲ر

شرح سبعہ معلقہ جس کو سید ابوالحسن صاحب لکھنوی نے واسطے فایدہ امیدواران امتحان یونیورسٹی پنجاب و کلکتہ تیار کیا ہے یہ شرح جس درجہ کی ہے اور شرحون سے مقابلہ کرنے پر اس کی عمدگی معلوم ہوگی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۱۴ر

خلاصۃ الرمل - یہ رسالہ نہایت ہی پورانے اور عمدہ نسخہ سے ترجمہ کیا ہی جسمین اصول اور عمل اور طریق دریافت حال کو اس عمدگی سے بیان کیا ہے - جیسا کہ ہو سکتا ہے قیمت ۲ر

کتب اردو دینیات وغیرہ

لبش بھگتی - مصنفہ منشی منالال صاحب کایستھ دہلی ڈپٹی انسپکٹر پنشن یافتہ جو بیان جوگ ابھیاس - کرم - کانڈ - گیان - اپاسنا سی بالب ہی جس کا دل چاہے اس سے سیری حاصل کرے قیمت ۳ر

بھگت لیلا - اردو یہ ان لیلاؤن اور سہنت بھگتون کی بھگتی سے پر ہین جو وقتاً فوقتاً بھگتون نے اپنی بھگتی سے نتایج حاصل کرنیکے لیئے ان کی رفع تکلیف کے لیئے لیلائین ظاہر ہوئی ہین اور وہ وہ سنت درج ہین جو شایان وقت ہوئے ہین قیمت ۱ر

تذکرۃ الفقرا - اسمین ہفت گروہ اور چودہ خانوادہ ہین اور جو گروہ اُن سے ہین سلسلہ وار معہ سنہ وفات اور جائے مزار اور ہر ایک بزرگ کی نہایت تشریح سے لکھے گئے ہین - معہ ہفت رقعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قیمت ۳ر

مجموعہ تصوف - اس ذخیرہ مین پانچ رسالے ہین اول رسالہ مین اصطلاحات صوفیہ درج ہین دوسرے نکات فقرا ہین اور تیسرا آداب فقرا ہین اور چوتھا سوالات ہاتھی ہین پانچوان بیان انفاس مین ہے قیمت ۲ر

سلاسل فخریہ - حضرت مولانا فخر الدین کے پانچ سلسلون کا بیان ہے یعنے قادریہ - نقشبندیہ - سہروردیہ - فخریہ - چشتیہ وغیرہ ۲ر

جمال العارفین - شرح رسالہ حق نما - قیمت ۱ر

مرقات - یعنے ترجمہ مفتاح الجنان اردو ہر سہ حصہ جو مجموعہ حدیث مسائل ضروریہ اور اعمال مجوبہ کا ہے - قیمت ۹ر

نقش آسمانی - اسمین قران مجید کی صورتون کے خواص اور دعا خوان کے طریقہ اور بیان حروف تہجی اور نوو لونام وکیفیت سیارگان اور ترکیب حاظرات اور ہر مرض کے تعوید درج ہین قیمت ۲ر

(کتب طب) تحفہ بیدک - یہ کتاب بیدک کی معتبر کتابون سے ترتیب دی گئی ہے - اور دیگر نسخہ جات مولف سے پُر ہے قیمت ۴ر

کلید حکمت - یعنے رسالہ نبض جو معلومات بیدک اور یونانی سے ترتیب دیا گیا ہے اور دوسرے طریقون سے ترکیب تشخیص امراض دکھائی گئی ہے قیمت ۲ر

قرابادین سلطانی اس مین حکیم مجھلے صاحب کے وہ نسخہ درج ہین جو اپنے قلعہ کے شہزادون کے لیئے تجویز کیے تھے - مولفہ شہزادہ احمد اختر صاحب قیمت ۲ر

رسالہ کبوتر بازی - مع کھیل بلبل اسمین کبوترون کا دانہ پانی دینے کا طریق اور ان کے امراض کا علاج اور طریق کھیل درج ہے مصنفہ مرزا احمد اختر صاحب ۳ر

علاوہ ان کتب مندرجہ ذیل کے جملہ اقسام کی کتب کتبخانہ سرآبھوانی پشاور وغیرہ براہ راست قصہ دہلی مع بیکلان قیمت نقد پر بصیغہ ویلو منگا سکتی ہین

رسالہ گلٹ - اس کے دو حصہ ہین ان رسالون مین جو جو ترا کیب عمل وتیاری نسخجات لکھی ہین وہ نہایت تجربہ اور تحقیق کے ساتھ درج ہین - جنکی کیفیت لاحظہ اوہ عمل سے بخوبی واضح ہوگی اس کے اول حصہ مین جملہ اقسام کے گلٹ کرنیکا بیان ہے اور دوسرے مین تیاری بیٹری اور ادویات اور سامان متعلقہ گلٹ قیمت ۱۲/

نقشہ مقامات متبرکہ - جس کے متن مین پورا نقشہ کعبہ شریف کا ہے اور اگرد اسکے نقشہ جات مقامات متبرکہ مثل مدینہ منورہ بیت المقدس جنت المعلیٰ نجف اشرف جنت البقیع طایف شریف - کربلا سے معلیٰ حجر اسود بیرزمزم جاشق القمر جبل نور حجرہ ادل حجرہ واسطے حجرہ کتیبے - بیخ نزول قرآن و نقشہ مسجد وادی طیبہ - مقام ولادت - اور مقام ابراہیم مسکن فاطمہ مسجد جن شہداے احد جبل احد مسجد قبلتین مسجد قوت الاسلام مسجد قبا جای شہادت و مدفن شریف ان سب مقامات کے نقشہ اس خوبی سے بنائے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین قیمت ۸/

ناول مرقعہ روم ۳/ ناول ناوک الفت ۴/

رسالہ فوٹو گراف ۴/

تفسیر موضح القرآن جواہر الاتقان سعادت الکونین

تفریح الاحباب ۱۲/ گلشت زار ۱۳/ تفسیر الم نشرح ۱۳/ مولود لطیف

۶/ ۹/ ۴/ ۳/

گلستان خواجہ یعنے سوانح عمری خواجہ معین الدین چشتی ۳/

سفرنامہ مولوی شبلی صاحب ۱۴/ نالہ محزون ۴/ کلمات طیبات

مجربات مسیح رسالہ فن صنعت میرزاہد رسالہ مع بدر الدجی

منفردات بکری کلیات جرت ببول بلبلان انوار النجوم

مفتاح المجد ۸/
مجموعہ مشارق النجوم ۸/
تسہیل العلاج ۱۲/
مجموعہ دلکی ۲/
نیر اعظم طب ۸/
نیر اعظم نجوم ۸/
نالہ دلشکن یعنے واسوخت حاصی ۴/
فتوحات اسلام ۶/
موطا امام مالک اردو ۶/
حیات طیبہ ۶/
منصب امامت ۴/
قرابادین ویدک - اول دوم سوم جسکو حصہ اول و دوم کی کلید کہنا چاہیئے۔ ۱۲/
اکسیر الصبیان جو بچون کے علاج مین لاجواب کتاب ہے۔
سوم حصہ ۳/ چہارم حصہ ۳/
اذکار محمدی ۳/
رقعات عنایت علی ۸/
ریاض لطافت ۱۲/
عقاید الاسلام ۱۴/
پچیورہ مترجم پرقلم تحتی کلان ۱۰/
کوکب دری ۴/
یادگار صغیر ۸/
شرح یاقوت رمانی ۱۰/
تذکرۃ الشہادتین ۶/
تذکرۃ الموتے ۲/
جامع الحسنات ۱۴/ دیوان حضرت علی مترجم ۸/
تاریخ مکہ ۸/ اشرف اللغات ۸/